# SENATE OF PAKISTAN

## SENATE DEBATES

### Tuesday October 3, 1989

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at ten of the clock in the morning, with Mr. Presiding Officer (Mr. Sartaj Aziz) in the Chair.

*(Recitation from the Holy Quran)*

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِىْ لِلَّتِىْ هِىَ اَقْوَمُ وَ
يُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا ﴿٩﴾
وَّاَنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿١٠﴾
وَيَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالْخَيْرِ وَكَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا ﴿١١﴾
وَجَعَلْنَا الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اٰيَتَيْنِ فَمَحَوْنَا اٰيَةَ الَّيْلِ وَجَعَلْنَا اٰيَةَ
النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ
وَالْحِسَابَ وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنٰهُ تَفْصِيْلًا ﴿١٢﴾ وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ
طٰٓئِرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ﴿١٣﴾
اِقْرَاْ كِتٰبَكَ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ﴿١٤﴾

# SENATE OF PAKISTAN

## SENATE DEBATES

**Tuesday October 3, 1989**

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at ten of the clock in the morning, with Mr. Presiding Officer (Mr. Sartaj Aziz) in the Chair.

*(Recitation from the Holy Quran)*

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ أَقْوَمُ وَ
يُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا كَبِيْرًا ﴿٩﴾
وَّأَنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ أَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا أَلِيْمًا ﴿١٠﴾
وَيَدْعُ الْإِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالْخَيْرِ وَكَانَ الْإِنْسَانُ عَجُوْلًا ﴿١١﴾
وَجَعَلْنَا الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اٰيَتَيْنِ فَمَحَوْنَآ اٰيَةَ الَّيْلِ وَجَعَلْنَآ اٰيَةَ
النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ
وَالْحِسَابَ وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنٰهُ تَفْصِيْلًا ﴿١٢﴾ وَكُلَّ إِنْسَانٍ أَلْزَمْنٰهُ
طٰٓئِرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰهُ مَنْشُوْرًا ﴿١٣﴾
اِقْرَاْ كِتٰبَكَ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ﴿١٤﴾

ترجمہ: بے شک یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو سب سے سیدھی ہے اور ان ایمان
والوں کو جو (اس کی حقانیت پر اس کے فرمان پر یقین رکھتے ہیں اور) عمل صالح کرتے ہیں
بشارت دیتا ہے کہ ان کے لیے (اللہ کے ہاں) بہت بڑا اجر ہے (دنیا اور آخرت
کے بیشتر حقائق ان پر کھل جاتے ہیں)
اور (بھول میں پڑا ہوا) انسان (اللہ سے) برائی کا بھی اسی طرح طالب ہوتا ہے۔ جیسے
بھلائی کا۔ اور انسان تو (حقیقت سے ناآشنا) بہت جلد باز واقع ہوا ہے۔
اور ہم نے رات و دن کو (اپنی قدرت و حکمت کی) دو نشانیاں بنایا ہے۔ پھر ہم نے رات
کی نشانی کو مٹا دیا اور دن کی نشانی کو روشن کر دیا، تاکہ تم (دن میں) اپنے رب کا فضل
تلاش کرو (سعی معاش کے ساتھ اس کے کرم سے لو لگاؤ) اور برسوں کا شمار اور حساب
جانو (نظر، حیات مستعار پر رہے۔ سوچو کتنی گزر گئی، کیا جانے کتنی باقی ہے) اور ہر شے کو
ہم نے تفصیل سے بیان کر دیا ہے (اگر نور ہدایت سے قلب مزین کر دو گے تو یہ اجمال و
تفصیل سب پا جاؤ گے، غیر کے تصور سے گریزاں ہو گے۔ خدا کی خدائی سمجھ جاؤ گے
خیر و شر خدا کے حوالہ کر دو گے۔ قضاو قدر، اللہ کی حاکمیت اس کی مصلحت سے قلب
میں کوئی خلجان پیدا نہ ہوگا)
اور ہر انسان کے اعمال ہم نے اس کے گلے لگا دیئے (اس کے اعمال اس کے گلے کا ہار بنا
دیئے ہیں) اور قیامت کے دن (یہ) نامۂ اعمال ہم اسے نکال کر دکھائیں گے۔ جسے وہ اپنی
آنکھوں کے سامنے) کھلا ہوا دیکھے گا (ہر عمل نظر کے سامنے ہوگا اور حکم ہوگا)
(دیکھ) اپنا نامہ اعمال پڑھ لے (اور تو ہی اپنا ان اعمال کے پیش نظر فیصلہ کر لے) آج
کے دن اپنا حساب کرنے کے لیے تو خود کافی ہے۔

## QUESTIONS AND ANSWERS

**Mr. Presiding Officer (Mr. Sartaj Aziz):** Questions Hour.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui.

## JOB OPPORTUNITIES FOR PAKISTANIS ABROAD.

132. ***Mr. Muhammad Mohsin** Siddiqui **Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state :**

**(a) number of delegations sent abroad to negotiate export of Pakistani manpower during the last financial year, indicating also composition of each delegation and expenditure incurred these visits ; and**

(b) the progress achieved so far by the present Government in exploring job opportunities abroad for Pakistani manpower?

**Malik Mukhtar Ahmed Awan :** (a) During the last financial year, two delegations were sent abroad for negotiating the export of Pakistani manpower. One of the delegation, headed by the Minister for Commerce visited Iraq while the other delegation led by the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis visited Libya, Saudi Arabia, Kuwait and UAE. The total expenditure incurred on the visits was Rs. 673862.15 composition of the delegations and expenditure is at Annex A.

(b) Since December, 1988 the Government has sent 66694 workers abroad for the purpose of employment. Details are at Annex B.

Annex 'A'

### COMPOSITION OF DELEGATIONS AND TOTAL EXPENDITURE ON VISIT

DELEGATION I

| S. No. | Name of members of delegation | Country | Period | Total expenditure incurred |
|---|---|---|---|---|
| 1 | 2 | 3 | 4 | 5 |
| | | | | Rs. |
| 1. | Mr. Faisal Saleh Hayat Minister for Commerce (Leader). | Iraq. | 14-3-1989 to 17-3-1989 | 63,865.68 |
| 2. | Dr. Nasir A. Sheikh Special Assistant to the Prime Minister for Overseas Affairs and Science & Technology (Member). | Do. | Do. | 63,865.68 |
| 3. | Mr. Javed Ahmad Mirza, ex-Secretary (L&M), (Member). | Do. | Do. | 41,028.13 |
| | | | Total : | 1,68,759.49 |

[Malik Mukhtar Ahmed Awan]

| 1 | 2 | 3 | 4 | 5 |
|---|---|---|---|---|
| | | DELEGATION II | | Rs. |
| 1. | Malik Mukhtar Ahmad Awan Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis (Leader). | Libya, UAE, Kuwait and Saudi Arabia. | 15-3-1989 to 3-4-1989 | 1,47,536.29 |
| 2. | Dr. Nasir A. Sheikh, Special Assistant to the Prime Minister for Overseas Affairs and Science & Technology (Member). | (Could not visit Libya because of his other pre-engagements). | Do. | 1,54,412.82 |
| 3. | Mr. Khalique Ahmad Khan Joint Secrtary Manpower & Overseas Pakistanis Division (Member). | Do. | Do. | 1,05,662.99 |
| 4. | Mr. Imran Kadir Managing Director Overseas Employment Corporation (Member). | Do. | Do. | 97,490.56 |
| | | | Total : | 5,05,102.66 |
| | | | Grand Total : | 6,73,862.15 |

Annex 'B'

**MONTH WISE BREAKIUP OF EXPORT OF MANPOWER BY BE & OE AND OEC SINCE DECEMBER 1988 TO 31-8-1989**

| | BE & OE | O.E.C. | Total |
|---|---|---|---|
| December, 1988 .. .. .. | 7358 | 108 | 7466 |
| January 1989 .. .. .. | 6943 | 244 | 7187 |
| February 1989 .. .. .. | 7400 | 226 | 7626 |
| March, 1989 .. .. .. | 7941 | 356 | 8297 |
| April, 1989 .. .. .. | 6790 | 876 | 7666 |
| May, 1989 .. .. .. | 6764 | 135 | 6899 |
| June, 1989 .. .. .. | 6718 | 177 | 6895 |
| July. 1989 .. .. .. | 7390 | 195 | 7585 |
| August, 1989 .. .. .. | 6952 | 121 | 7073 |
| Total : | 64256 | 2438 | 66694 |

**Mr. Presiding Officer:** Any supplementary question?

**Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui:** Yes. Would the honourable Minister be pleased to indicate as to what steps have been taken to augment the foreign exchange resources previously earned through manpower export as they are dwindling every day?

**Dr. Sher Afgan Khan Niazi:** Mr. Chairman, will he repeat his question?

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: وہ پوچھ رہے ہیں کہ جو باہر ہم افراد بھیجتے ہیں اس سے جو آمدنی ہوتی ہے اس کو زیادہ کرنے کے لیے حکومت نے اب تک کیا اقدام کیے ہیں۔

**Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui:** Except the two delegations that have been mentioned in the reply, what other steps have been taken?

ڈاکٹر شیر افگن: چیرمین صاحب اب وزارت خارجہ کی طرف سے

Special Commercial Counsellors have been appointed to explore the possibilities with different countries.

ایک special step یہ لیا گیا ہے اور اس کو strengthen کیا جا رہا ہے۔ ان کی efficiency check کی جا رہی ہے اور اس ضمن میں میں معزز سینیٹر کو بتانا چاہتا ہوں کہ تین کونسلر جو اس سیکٹر میں صحیح کام نہیں کر رہے تھے ان کو واپس بلا لیا گیا ہے اس طریقے سے کہ اس میدان میں ان کا کام تسلی بخش نہیں تھا دوسری بات یہ ہے کہ جمہوری حکومت ہونے کی وجہ سے اب ہمارے حالات دوسرے ممالک سے بہت بہتر ہیں تو جہاں کہیں بھی جیسے یہ ایران عراق جنگ ختم ہوئی ہے تو وہاں construction ہونی ہے ایسی صورت حال ہے اس کے لیے سفارت خانے کی سطح پر بھی کہا گیا ہے اور اپنے طور پر بھی یہ وفود وہاں گئے ہیں جو بھی اقدام ممکن ہے وہ لیا جا رہا ہے تاکہ ہم اپنی افرادی قوت کو برآمد کر سکیں اور پھر اس کے علاوہ جو exporting agencies وغیرہ ہیں ان کو بھی زیادہ وسیع کیا گیا ہے لائسنس زیادہ

[Dr Sher Afgan Khan Niazi]

جاری ہوئے ہیں اور ان کے خلاف بھی اقدامات مضبوطی سے لیے جا رہے ہیں تاکہ صحیح کام ہو اور cheating نہ ہو اس کی prevention کے اقدام بھی لیے گئے ہیں تاکہ manpower export easy ہو اور لوگوں میں distress نہ ہو اور پھر ہماری نگاہ میں جہاں کہیں پاکستانی جا سکتے ہوں وہاں متعلقہ لوگوں کے ساتھ مذاکرات کئے جا رہے ہیں۔

جناب احسان الحق پراچہ: جناب والا! میں بھی عرض کرتا ہوں کہ ایران عراق جنگ کے بعد دونوں ملکوں میں reconstruction کا کام شروع ہو چکا ہے حکومت پاکستان حکومت عراق سے manpower supply کرنے کے بارے میں گفت و شنید کر رہی ہے اور وہ deferred payment basis پر شاید پاکستانی لیبر کو لے لیں۔ حالیہ واشنگٹن کے دورے میں، میں ایران کے وزیر خزانہ سے ملا اور ان کے وزیر خزانہ سے بھی درخواست کی کہ وہ ایران کے reconstruction کے کام کے لیے پاکستانی labour کو employ کریں اور انہوں نے وعدہ کیا کہ واپس ملک میں جا کر وہ اس امر کا جائزہ لیں گے اور مجھے اُمید ہے کہ پاکستانی لیبر کے بارے میں دونوں ممالک میں یعنی ایران اور عراق سے معاہدہ ہو جائے گا اور انشاءاللہ تعالیٰ ہم اس قابل ہو سکیں گے کہ لیبر کو وہاں بھیج سکیں اور اس سے یقیناً Foreign exchange earnings میں اضافہ ہو گا۔

**Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui:** Mr. Chairman, the performance of Overseas Employment Corporation which according to the figures supplied have been able to export only 2,438 persons during the relevant period. The performance from any standard is very poor, while the expenditure on this corporation are quite heavy. Would the honourable Minister be pleased to indicate what steps are being taken to galvanize and make them more effective and work oriented?

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جناب چیئرمین! نہیں شاید انہوں نے Figures صحیح نہیں پڑھی یا ان کی معلومات صحیح نہیں ہیں بلکہ اگست ۱۹۸۹ء تک 7073 persons

88 یہ اگر دسمبر were exported اور دسمبر 1988 میں 7466 اشخاص بھیجے گئے تھے
. تا اگست 89 شمار کریں تو in thousands بنتے ہیں یعنی 6.6 کے 642 Overseas اور
Immigration کی طرف سے جو حکومت کا ادارہ ہے اور Emp. Corporation
Bureau سے اور دوسرے اداروں سے 2438 تو اور سیز ایمپلائمنٹ کارپوریشن کی طرف
سے بھیجے گئے اور دوسرے اداروں سے بھی اور جو Employment Promoters ہیں
ان کی طرف سے 6.6 کے 6425 ہیں دسمبر 88 سے لیکر اگست 89 تک

**Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui:** Mr. Chairman, my question is about the promoters. My question is only with Overseas Employment Corporation's performance. I know and have the figures but why the performance of the Overseas Employment Corporation which is a government body and over which we are expending huge amounts of money, why their performance is so poor from any standard?

ڈاکٹر شیر افگن خاں نیازی : جناب چیئرمین! اس کارپوریشن کا کام صرف افرادی قوت کو بھیجنا ہی نہیں بلکہ supervise کرنا بھی ہے انہی کے تحت تمام دوسرے ادارے ہیں۔ نیز جو ایجنسیاں دی جاتی ہیں ان کی Supervision بھی اسی کا کام ہے اس وجہ سے کہ private sector میں یہ حکومت کی پالیسی ہے کہ ان تمام چیزوں کو جس سے ہمارے ملک کے لئے بہتری ہو سکتی ہو کریں آپ بھی Finance میں expert ہیں جانتے ہیں کہ privatization کو encourage کیا جائے تاکہ صحیح معنوں میں ہم ترقی کر سکیں اس بنیاد پر میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کا یہ ایک کام ہے لیکن ساتھ اس کے دوسرا کام بھی اسی کا ہے supervision کا جو دوسری ایجنسیوں میں اور ان کے Licences اور تمام چیزیں under command Overseas Emp. Corporation کے ہی آتی ہیں تو اس کی کارکردگی اب پہلے سے بہتر ہے اور تسلی بخش ہے۔

**Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui:** *Then what was the performance during the last two years?*

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میرا خیال ہے کہ یہ confusion اس لیے create ہوا ہے کہ یہاں کام ہیں OE اور BE اور O.E.C. وہ حوالہ دے رہے ہیں OEC کا۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: میں سمجھ رہا ہوں جناب اس کو میں نے دیکھا ہے اور پھر یہ ٹوٹل ہے اور صورتحال یہ ہے جو یہ پوچھنا چاہتے ہیں تو اس کے لیئے یہ ایک fresh question دے دیں اس کے طریقہ کار سے ۸۶، ۸۷، ۸۸ تمام کے لیئے ہم ایک comparative chart بنا کر بھیج دیں گے۔

**Mr. Presiding Officer:** It requires a fresh notice for giving comparison.

**Dr. Sher Afgan Khan Niazi:** Fresh question is needed for that.

**Mr. Presiding Officer:** Yes please Gen. Saeed Qadir.

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر: جناب چیئرمین! وزیر مملکت برائے خزانہ نے فرمایا کہ عراق سے جو بات چیت ہوئی ہے اس میں deferred payment پر شاید ہماری لیبر جا سکے۔ کیا وہ یہ فرمانا چاہیں گے کہ جو پچھلے حسابات ہیں عراقی حکومت کے ساتھ جس میں ہماری لیبر وہاں جا چکی ہے اور جن منصوبوں پر ہم نے حصہ لیا تھا کیا ان سب کی payment ہو چکی ہے اب جو ہم deferred payment پر اور بھیجنے کے لیئے تیار ہیں۔

جناب احسان الحق پراچہ: میں نے تو عرض کی تھی کہ عراق کے deferred payment on a bank guarantee provided by the Iraqi Government پر گفت و شنید جاری ہے باقی وصولی جو ہوئی اس کے لیے ایک نیا سوال وزارت سے کریں یہ تو میں نے supplement کا جواب دیا تھا اگر یہ وزارت خزانہ سے نیا سوال کریں گے تو میں انشاءاللہ ضرور جواب فراہم کروں گا۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر: میری عرض یہ ہے کہ جہاں وزیر موصوف کو اتنی معلومات حاصل ہیں کہ وہ deferred payment پر تیار ہیں یہ کوشش وہ کر رہے ہیں کیا وزیر صاحب کو یہ نہیں پتہ کہ پچھلے قرضہ جات جو باقی ہیں باقیات کی وصولی کی بات نہیں کرتے آگے اور قرضے بڑھانے کی بات کر رہے ہیں۔ شکریہ۔

**Mr. Ehsan-ul Haq Piracha:** But I am not supposed to answer this.

میں اپنے rota day پر جواب دوں گا۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر: یہ سوال کا جواب نہیں ہے یہ انفارمیشن آپ کی وزارت میں موجود ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جناب میں پہلے سوال کے سلسلے میں صدیقی صاحب کی ایک بات clarify کرنا چاہتا ہوں۔ کچھ فگرز ہیں وہ میں ان کو دے دیتا ہوں میرے پاس year-wise تو نہیں ہے لیکن کچھ فگرز ہیں تاکہ ان سے آپ conclude کر سکیں۔

جناب محمد محسن صدیقی: آپ ذرا verify کر کے دیں تو بہتر ہوگا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ نے سوال پوچھا۔ انہیں جواب دینے دیجئے۔

*(interruption)*

**Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui:** First he took the plea that I should give him a fresh notice. Now this is belated answer It means that he had the papers and was avoiding to give us.

**Mr. Presiding Officer:** No. No.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: نہیں نہیں split-up میرے پاس اب بھی نہیں ہے۔ ٹوٹل ہے year-wise ہو سکتی ہے۔ تین چار سالوں کا comperative study کا۔ اس کے لیئے fresh question چاہیئے۔

**Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui:** I would also like to give a fresh question to have the details so that I can have the supplementaries.

Now the next supplementary. Is the honourable Minister aware that these private promoters are charging something like 30-40 thousand rupees and sometimes 50 thousand rupees

[Mr. Myhammad Mohsin Siddiqui]

per person and fleecing the common man. There is also bribery rampant in the Overseas Corporation to enlist people to provide jobs? What steps have been taken to stop this corruption which is just eating away the social order of this country?

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جناب والا! promoters پر بہت ساری پابندیاں
ہیں جیسے لائسنس دیتے وقت انہیں character certificate دینا پڑتا ہے۔
Intelligence Bureau سے scrutiny کے بعد یہ اجازت دی جاتی ہے۔
پھر وہ Economically healthy party. ہو تو بینک سے سرٹیفکیٹ لینا پڑتا
ہے۔ بہت سارے پروسیجر سے گزر کر پھر پروموٹرز کو لائسنس دیا جاتا ہے یہ وہ
بنیادی طور پر checks ہیں اس طریقہ کار سے یہ کیریکٹر سرٹیفکیٹ دیا جاتا ہے جہاں
تک آنریبل ممبر کے یہ کہنے کا تعلق ہے کہ وہاں پر فراڈ ہوتا ہے۔ تو اس کے لیے
باقاعدہ لاء موجود ہے ان کے خلاف کیس رجسٹر ہوتے ہیں اور اگر ثابت ہو جائے تو
ان کا لائسنس وغیرہ منسوخ کر دیا جاتا ہے اور اس کے خلاف legal action لیا
جاتا ہے اب بات یہ ہے کہ جب ایسی کرپشن ہو اور اس کا کوئی مدعی ہو تب steps
لیئے جا سکتے ہیں صرف rumours کی بنیاد پر یہ کہہ دینا کہ ساری کی ساری
Overseas Employment Corporation itself has gone corrupt
یہ کہنا آسان نہیں ہے اگر ان کے علم میں کوئی ایسے کیسز ہیں ان کے بارے میں حکومت
سنجیدگی سے سوچے گی نہ صرف سوچے گی بلکہ ان کے خلاف action لے گی اور قانونی
کارروائی ہو گی ان کے پاس اگر کوئی ہو تو وہ گورنمنٹ کو مہیا کر دیں اور

serious action shall be taken against those who are doing this bungling and all that.

**Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui:** Mr. Chairman, Sir, I am in dismay to hear the answer. There are numerous cases pending with the FIA, there are numerous cases pending in the courts for years together and the poor people who have

been fleeced they have not been provided employment while those very persons, those very promoters are still continuing. Would he check up before answering and giving a generalization of steps like this. We know all, how a promoter is appointed. We know what guarantees are required, we know what character certificate is required. My specific question is, is he going to take some speedy measures to check it; and if such a thing happens, prompt action should be taken so that the poor people are saved. Some people have to sell their properties, their lands even the ornaments of their wives to get such employment and after that they are fleeced, they are without job and still roaming unemployed?

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جناب والا! یہ سوال کم ہے اس میں تقریر یا ڈسکشن
زیادہ ہے دوسری بات یہ ہے کہ معزز رکن بہت سمجھدار ہیں سینیٹر ہیں جانتے ہیں
کہ عدالتیں آزاد ہیں اور یہ ہمارا دستوری era ہے ہم کسی طریقے سے عدالتوں میں دخل
اندازی نہیں دے سکتے یہ ان کا کام ہے کہ

to expedite and dispose of the cases. It is not the government to interfere with the functioning of the courts.

اور وہ allowed بھی نہیں ہے میں اس ضمن میں عرض کروں گا کہ ان کا کہنا بجا لیکن ہم نہیں
چاہتے کہ عدالتوں کے کام میں مداخلت کریں اور اس لحاظ سے میں معذرت خواہ ہوں کہ عدالتوں
کے کام میں دخل اندازی نہیں کی جا سکتی یہ ان کا اپنا کام ہے ان کا دیا ہوا set طریقہ
کار ہے اس کے مطابق وہ کیسز cases dispose of تے ہیں decide کرتے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ان کا ایک پوائنٹ اس میں valid تھا کہ اگر بعض
ایجنسیز کے خلاف بہت سی شکایات ہیں اس کے باوجود ان کا لائسنس منسوخ نہیں ہوا اور
گورنمنٹ کے پاس یہ اختیار ہے اور ان کو یہ خطرہ ہو کہ اگر اس قسم کی شکایتیں آتی رہیں تو
ان کا لائسنس منسوخ ہو سکتا ہے یا ان کے خلاف کوئی ایڈمنسٹریٹو کارروائی ہو سکتی ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جناب چیئرمین صاحب وہ statute موجود
ہے اور وہ باقاعدہ ایکٹ موجود ہے امیگریشن ایکٹ، اس کی provisions موجود ہیں

[Dr. Sher Afgan Khan Niazi]

اس کا طریقہ کار ہے معذرت سے آپ محسوس نہ کریں ایک کتاب ہے۔
'To Have and Have nots' اس میں انہوں نے لکھا ہے کہ Asian میں
ایک drawback ہے کہ جب بھو کاٹ لیتا ہے تو وہ بجائے اس کے کہ اس کا علاج
کریں وہ رونا دھونا زیادہ کرتے ہیں They do not go for the treatment.
ہائے ہائے کی بات کرتے ہیں مصیبت یہ ہے۔ That is the thing.

The thing is available with the Statute and the Immigration Act.

امیگریشن ایکٹ میں سب کچھ موجود ہے We do not pursue it.
اگر اس کے خلاف صحیح طور پر steps لیں اور عدالتوں میں اس کی کارروائی کے لئے رجوع کریں
تو لازماً آپ کی یہ بات درست ہے جن کے خلاف بہت ساری شکایات ہیں۔
They can be hauled up. ان کے لائسنس suspend ہو سکتے ہیں کینسل
ہو سکتے ہیں There is a procedure laid down in that very Act.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میرے خیال میں سوال کافی ہو گئے ہیں اس کو اگر آپ
مزید pursue کرنا چاہیں تو سٹینڈنگ کمیٹی میں لے جائیں۔

**Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui:** Mr. Chairman, only a point of personal explanation. In his opening remarks he said that I am making a speech. As a matter of fact instead of replying, he is making a sermon. The main question, as the Chair noted, is why those licences against whom any complaint is lodged with the FIA or any proceedings pending in the courts are not suspended or cancelled?

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: any کا تو خیر ..... نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ کوئی بھی شکایت
کرتا ہے لیکن frequency زیادہ ہو اور یہ ثابت ہو۔ تو ہو سکتا ہے۔

**Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui:** Of course, I mean against whom there are complaints, why their licences are not suspended?

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: اسے آپ کمیٹی میں لے جائیں اگر آپ سمجھتے ہیں کہ اس
کو مزید pursue کرنے کی ضرورت ہے۔ اگلا سوال۔

## WOMEN'S WELFARE PROJECTS

133. *Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui: Will the Minister Incharge of the Women's Division be pleased to state:

(a) the projects undertaken by the Women's Division for the welfare of women during the current year; and

(b) the proposed plan to promote Women's participation in the development activities?

Begum Rehana Sarwar: (a) 66 Welfare projects have been undertaken by the Ministry of Women Development since January, 1989. List attached at Annexure I.

(b) The following schemes have been prepared which will be undertaken during the current financial year 1989-90:—

(1) Computer Training Centre for Women at Islamabad.

(2) Working Women's Hostel, Islamabad.

(3) Centre for Research on Muslim Women, Karachi.

In order to formulate future policies for women's development, the Ministry of Women Development has formed the following four Committees comprising women from all the provinces:—

(i) Women's Committee for Katchi Abadies.

(ii) Women's Jail Committee.

(iii) Women's Legal Rights Committee.

(iv) Women's Legal Aid Committee.

On the basis of recommendations to be made by these committees, future projects will be developed.

At present three major sectors, education, health and social welfare, are receiving our particular attention. Major future programmes in these fields will include:—

(i) Establishment of Working Women's Hostels to solve the accommodation problems faced by the working women.

(ii) Establishment of Women's Development Centre to provide training in sewing|garments, sanitation, personal hygiene, nutrition and adult education.

[Begum Rehana Sarwar]

(iii) Establishment of Training Schools at Tehsil level to meet the shortage of nurses and midwives in the country.

(iv) Training of good house keeping and governesses etc.

(v) Seminars / workshops at national level to assess the problems of women working in different professions *e.g.* lawyers, writers, teachers, scientists, journalists etc.

(vi) Small Industries to be run exclusively by women in different provinces.

(vii) Industrial Homes.

Annexure - I

**STATEMENT OF THE PROJECTS UNDERTAKEN BY THE MINISTRY OF WOMEN DEVELOPMENT FOR THE WELFARE OF WOMEN SINCE JANUARY, 1989 UP TO DATE.**

| Sl. No. | Name of the Scheme | Amount in Million |
|---|---|---|
| 1. | Women Community Centre, Kamoke, District Gujranwala .. | 0.428 |
| 2. | Model Day Care Centre, Islamabad .. .. .. | 0.036 |
| 3. | Vocational Training Centre for Women, Larkana .. .. | 0.498 |
| 4. | Industrial Home for Women at Karachi (Village Iqbal) .. | 0.1300 |
| 5. | Expansion of Happyland School (Additional of Girls section) emphasis on technical education, Rawalpindi .. | 0.5260 |
| 6. | Financial Assistance for Working Women Association for Establishment of hostel working women at Islamabad .. | 0.2000 |
| 7. | Multipurpose Technical Training Centre, Lahore .. .. | 0.1975 |
| 8. | Establishment of Poultry Training Centre for women in Jacobabad .. .. .. .. .. .. | 0.0886 |
| 9. | Industrial Home for Ladies at Jacobabad .. .. .. | 0.0886 |
| 10. | Establishment of an Industrial Home for Ladies, Shadman Colony, Nowshera, N.W.F.P. .. .. .. | 0.1050 |
| 11. | Industrial Home for Women at Village Mela, Tehsil Bhalwal, District Sargodha .. .. .. .. | 0.1390 |
| 12. | Establishment of Industrial Home for Ladies, Bhatigate, Lahore .. .. .. .. .. | 0.1050 |
| 13. | Establishment of Industrial Home for Ladies Sarkey, Sakha Kot, Malakand .. .. .. .. .. | 0.1050 |

| Sl. No. | Name of the Scheme | Amount in Million |
|---|---|---|
| 14. | Industrial Home for Ladies at Wazirabad .. .. .. | 0.1050 |
| 15. | Women Rural Libraries Programme (Federal Cell) .. .. | 0.303 |
| 16. | Establishment of Peoples Industrial Home for Women at Hast Khiva, Tehsil Chiniot .. .. .. | 0.105 |
| 17. | Award of Study on Mass Quality Survey of Women NGOs .. | 0.634 |
| 18. | Award of Study on Marketable Skills .. .. .. | 0.632 |
| 19. | Drinking Water Supply Scheme for Women in Mina Khel, Haqdad Abad, Laki Marwat .. .. .. .. | 0.524 |
| 20. | Provision of facilities for free treatment of Women and Children through Naz Hospital Shadman, Lahore .. .. | 0.998 |
| 21. | Bokhari Welfare Hospital, Lahore. .. .. .. | 0.800 |
| 22. | Construction of Inservice Training Institute Peshawar .. | 3.000 |
| 23. | Survey of Women's Division's funded project in Punjab .. | 0.291 |
| 24. | Establishment/Renovation of Female Barracks at Central Jails Muzaffarbad and District Mirpur, Azad Kashmir | 1.008 |
| 25. | ABAD Technical Training Programme for Scheme—Rural Women in Punjab Barani Areas, Scheme No. I, II and III .. | 10.444 |
| 26. | Consolidation of Requirements of Government Vocational Institute for Women, Kartarpura, Rawalpindi .. .. | 0.430 |
| 27. | Five Women's Studies Centres at Universities .. .. | 19.588 |
| 28. | Additional Water Supply Scheme District Karrak .. .. | 1.106 |
| 29. | Establishment of Design Centre for Women, Lahore .. | 4.746 |
| 30. | Relief Project for the Riot Affected Families in Hyderabad .. | 0.560 |
| 31. | Training of Birth Attendents in Northern Areas .. .. | 0.515 |
| 32. | Training of Nurse Aids in Northern Areas .. .. .. | 0.851 |
| 33. | Construction of Patient Ward for Females in Civil Hospital Panjgur .. .. .. .. | 1.400 |
| 34. | Working Women Hostel, Quetta .. .. .. .. | 3.444 |
| 35. | Rearing and Development of Industrial Insects for rural women in Sindh (Sericulture) .. .. | 11.869 |
| 36. | Establishment of Tailoring-*cum*-cutting Training Centre in Chinananazai, District Zhob .. .. .. | 1.156 |
| 37. | Establishment of Coordination Cell for Women's Programmes in Azad Jammu & Kashmir .. .. .. | 0.197 |
| 38. | Sazda Sale and Display Centre, Quetta .. .. .. | 1.000 |

[Begum Rehana Sarwar]

| Sl. No. | Name of the Scheme | Amount in Million |
|---|---|---|
| 39. | Introduction of Geltaftan "Architecture Khuda-ki-Busti for setting up Low Cost House Models .. .. .. | 0.251 |
| 40. | Vocational Training Centre for Women at Larkana .. .. | 0.970 |
| 41. | Mobile Dispensary in Azad Kashmir .. .. .. | 0.270 |
| 42. | Construction of Working Women's Hostel, D.I. KHAN .. | 0.224 |
| 43. | Improvement of Ladies Park in Dial Bagh, Quetta .. .. | 0.604 |
| 44. | Major repair in Y.W.C.A. Hostel at Karachi .. .. | 1.000 |
| 45. | Construction of Women Park, Bahawalpur .. .. .. | 0.221 |
| 46. | Construction of a Women Park at Multan .. .. .. | 0.458 |
| 47. | Establishment of Women Hostel at International Islamic University Islamabad .. .. .. .. | 1.826 |
| 48. | Establishment of Five Maternity Homes in Azad Jammu & Kashmir .. .. .. .. .. | 4.470 |
| 49. | Purchase of one Bus for Islamabad Model College, F-7/4, Islamabad .. .. .. | 0.625 |
| 50. | Purchase of two Buses for Islamabad College, F-6/2, Islamabad .. .. .. .. .. | 1.250 |
| 51. | Behbood Centre, Ladies Club, Model Town, Lahore .. | 0.450 |
| 52. | Purchase of one Bus for Islamabad Model School F-10/2, Islamabad .. .. .. .. | 0.625 |
| 53. | Thal Women Social Development Community Centre, Quaid Abad .. .. .. .. .. | 0.139 |
| 54. | Construction of Science Rooms in Girls High Schools in Baluchistan .. .. .. .. .. | 5.758 |
| 55. | Construction of Building for 09 shelterless Girls Schools in District Gujranwala .. .. .. .. | 1.287 |
| 56 | Pilot project on Dissemination Appropriate Rural & Income Technologies for Women .. .. .. | 2.727 |
| 57. | Purchase of three Mobile Dispensaries in Baluchistan .. | 1.815 |
| 58. | Establishment of six Rural Mobile Dispensaries in FATA .. | 3.330 |
| 59. | Establishment of nine Rural Mobile Dispensaries in NWFP .. | 4.995 |
| 60. | Construction of Student Hostel for 60 students in Government College, Toba Tek Sing .. .. .. | 1.972 |
| 61. | Construction of Hostel for 30 students in Government Inter College for Women, Jhang .. .. .. | 1.017 |
| 62. | Provision of Hostel accommodation for 60 students in Government College for Women, Jhang .. .. .. | 1.583 |

| Sl. No. | Name of the Scheme | Amount in Million |
|---|---|---|
| 63. | Provision of additional Hostel for 60 students in Government College for Women, Sheikhupura .. .. .. .. | 1.724 |
| 64. | Establishment of Women Training Institute, Sahiwal .. | 0.611 |
| 65. | Construction of 05 Working Women Hostel in Sindh .. | 3.617 |
| 66. | Provision of Bus facilities at Bahria College for Girls E-8, Islamabad .. .. .. .. .. | 1.250 |

**Mr. Presiding Officer:** Supplementary.

**ڈاکٹر نور جہاں پانیزئی:** میں وزیر صاحبہ سے پوچھنا چاہوں گی کہ جزو (ب) میں Women's legal Rights Committee, Women's Committee for Katchi Abadis.

کا ذکر کیا گیا ہے۔ Women's Jail Committee کیا اس میں انہوں نے سارے ممبر ruling party سے لئے ہیں یا اپوزیشن سے بھی کوئی ہے؟

**Begum Rehana Sarwar:** Sir, I would like to bring to the notice of the honourable Member that in these committees we have included women outside the party. I can give a list. Particularly for Katchi Abadis the Chairperson that we have for the Committee on Katchi Abadis is Tahira Mazher Ali and she is not from PPP.

**جناب شاد محمد خان:** کیا وزیر صاحبہ فرمائیں گی کہ 66 projects جو عورتوں کی بہبود کے لیے ہیں اور سارے پاکستان پر محیط ہیں کیا ہزارہ ڈویژن میں عورتیں نہیں بستیں جن کے لئے وہاں کوئی centre یا project نہیں کھولا گیا اس کی کیا وجہ ہے؟

**Begum Rehana Sarwar:** Whenever a viable scheme comes to us we do take it into consideration. If the honourable Member has in mind some schemes which are viable, we will definitely take them into consideration.

**جناب شاد محمد خان:** عورتوں کی بہبود کے لیے جو فنڈ دیا گیا ہے وہ آپ کہاں خرچ کر رہی ہیں مانسہرہ کے لیے جو دیا ہے وہ کہاں گیا؟

**Begum Rehana Sarwar:** Sir, I deal with women's development and this has got nothing to do with social welfare. I think Begum Nadira Khakwani deals with family planning.

**Mr. Presiding Officer:** That means fresh notice is required for this.

**Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui:** Sir, although the question is mine but I had no opportunity to put any supplementary. I hope you will give me indulgence.

**Mr. Presiding Officer:** Yes please.

**Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui:** The honourable Minister has indicated that there are schemes for setting up small industries by women. Would she elaborate the blue print of that and what steps have been taken in that behalf?

**Begum Rehana Sarwar:** Sir, the Ministry of Women's Development is taking this into consideration. We have chalked out a programme for integrated schemes. We are starting about three schemes in Punjab, two in Sindh, one in Baluchistan and one in NWFP. In this integrated programme we would like to have hostels for working women, component of income generating programme, skill training, awareness of women, health centre, day care centre, mother and child care, education, family planning - all these components we would like to add into that.

Regarding the other point, I already held a meeting which I chaired and we invited Minister for Industries, Minister for Finance, Ministers for Youth, Social Welfare, Education and Health. We are working very actively so that we can have these bigger programmes which can be seen and we are going to have Women Houses which is going to be a big programme to start.

**Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui:** I am sorry, I know the programmes - they have been enumerated but I am talking only about small scale industries to be set up by the Women Division.

**جناب پریذائیڈنگ آفیسر:** یہ نمبر 6 item جو ہے۔

(vi) Small Industries to be run exclusively by women in different provinces.

اس کی طرف اشارہ ہے۔

**Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui:** I am not talking about the total items.

**Begum Rehana Sarwar:** Which item?

**Mr. Presiding Officer:** This is sub-item (vi) - "Small Industries to be run exclusively by women in different provinces." اس کا کیا طریقہ کار ہوگا؟

**Begum Rehana Sarwar:** In small industries we have identified certain areas where we would like to put up small industries and they are going to be specially in food processing, garment manufacturing, electronics, shorthand, typing, etc.

**Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui:** Would the honourable Minister consider the desirability of first setting up industrial homes so that the trained women folk are available before putting them on the industrial side. Of course, they should make a beginning, my suggestion is that they should first give highest consideration to set up all over the country industrial homes where our women folk are trained and they will be paid, there will not be a free training. What they will do they will be paid for it and then once they are trained they have the pre-requisites, they have the skills for industrial homes. Therefore, as a preliminary what steps she would like to take or the government proposes to take or has already taken to set up industrial homes?

**Begum Rehana Sarwar:** We have already taken steps to set up industrial homes in Wazirabad, Kamoke, Lahore, Karachi, Peshawar, some other parts of the country are included in these thirty three schemes but as I have already narrated that when a viable scheme comes to us we take into consideration and then these projects are put before the DDWP meeting and after the approval these industrial homes are set up. But the present government want to uplift and upgrade the women specially in the rural areas and we are now looking that some viable schemes should come up. When we set up these small industrial homes we seeout

[Begum Rehana Sarwar]

that those established previoulsy most of them do not exist now, therefore, we are taking into consideration the ways and means how we should put these up so that women are provided job opportunities. Besides this we have also taken into consideration that embroidery is now outdated, we would like the women rather to go in for garment manufacturing which is a more viable scheme.

**Mr. Presiding Officer:** Last supplementary, Abbas Shah Sahib.

**Syed Abbas Shah:** Sir, through you I draw the kind attention of the Minister on page 4 item 19 and on page 5 item 28, as she has explained that they are doing their best to help women and particularly in the rural areas, do you think this is not a misuse of fund in these small rural areas - Drinking Water Supply Scheme for Women in Mina Khel, I don't think it comes under this.

جس کو وہ عورتوں کی "بہبود" کہتے ہیں۔

It doesn't come under that and similarly item 28 - Additional Water Supply Scheme at District Karrak, Sir. So, there is other facilities Public health they could have taken but they should have utilized for some better scheme for the development of women in that area. I draw the attention of the Minister to this misuse of funds Sir,

**Begum Rehana Sarwar:** These projects were passed in the DDWP meeting before I became the Minister on 23rd of march 1, 1989. However, these projects are for providing pure drinking water to women, because women who live in rural areas have to carry water in earthen pots on their heads. So, I think this is the basic facility which has been provided and the Member should be grateful for that.

**Syed Abbas Shah:** Sir, I don't agree with her but it is her remarks.

جناب پریزائیڈنگ آفیسر: آخری سوال، ڈاکٹر صاحبہ۔

ڈاکٹر نور جہاں پانیزئی: میں وزیر صاحبہ سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ انہوں نے یہاں

جو project تعمیر کیئے ہوئے ہیں یہ اپنی جگہ ٹھیک ہیں لیکن پچھلے آٹھ، نو مہینوں سے
ایک یہ project ہے کوئٹہ میں جس کا میں نے پی۔ سی I بنا کر بھی بھیجا ہوا ہے اور
recommend بھی کیا ہے لیکن یہ بار بار اسے reject کر رہے ہیں اس کی وجہ
کیا ہے؟ کیا یہ وجہ تو نہیں ہے کہ اس کو ایک اپوزیشن کے ممبر نے recommend کیا ہے

**Begum Rehana Sarwar:** Most of these projects which are above ten lac rupees they come through the provinces. PDWP (Provincial Departmental Working Party) has to prove these schemes. Once these schemes are passed by the provincial government then they come to us and we put up these schemes in the PDWP meeting. There is a member from Planning and Development, there is a member from Finance, there are members from the Ministry. I don't think it is so that this scheme was not taken into consideration. But if the honourable Member would like to come and see me we can work out and see how we can help because we want to uplift and upgrade women all over Pakistan.

**Dr. Noor Jehan Panezai:** That scheme is already approved by the P&D Department.

جناب پریزائیڈنگ آفیسر، انہوں نے assurance دے دی ہے کہ اگر
آپ وہ اسکیم ان تک پہنچا دیں تو وہ دیکھ لیں گی آخری سپلیمنٹری صدیقی صاحب۔

**Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui:** Would the honourable Minister indicate as to what is happening to the Women Bank for which there was a lot of publicity in the press and which was of course very necessary and what steps have been taken so far?

**Begum Rehana Sarwar:** Mr. Chairman, I am very happy that these questions are being asked. It means that gents are now becoming really interested in the development of women who represent nearly fifty two per cent of the population of this country and were the ones who were neglected during the Martial Law regime. But the present government under the dynamic leadership of our Prime Minister Mohtarma Benazir Bhutto is taking keen interest for the development

[Begum Rehana Sarwar]

of women and in this respect a bank is also being set up. We are already working on it and very soon we are going to have its branches all over the country and this bank is going to provide loans and credit to those women who would like to set up small industries specially in rural areas.

**Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui:** Mr. Piracha may supplement it.

**Akhunzada Behrawar Saeed:** May I ask the honourable Minister rather I would like to say the dynamic lady incharge of the Division as to what incentives she is offering to the nurses to come forward and join the profession particularly in the rural areas?

**Begum Rehana Sarwar:** Well, I would like to bring to the notice of the honourable Member that Ministry of Women's Development doesn't deal hundred per cent with health. We do not deal hundred per cent with education but what we do is, we try to fill in the gaps and if there is a scheme for these nurses, already we are setting up a training centre for nurses in Punjab but if a viable scheme comes from NWFP we will definitely look into it.

**Mr. Presiding Officer:** Next question - 134.

## TELEPHONE QUOTA FOR SENATORS AND MNAS

134. ***Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui:** Will the Minister for Communications be pleased to state :

(a) is it fact that the policy and procedure in regard to monthly telephone quota fixed for MNAs and Senators has been changed; and

(b) if answer to (a) above is in negative, then why the telephone connections on the recommendations of the MNAs and Senators are not dealt with in accordance with the previous practice and why the quota for July and August in respect of telephone has not been approved and issued so far?

**Mr. Makhdoom Muhammad Amin Faheem:** (a) No.

(b) Privilege motion No. 16-23|89 QAP on the same subject came up for discussion in the Senate on 16th September, 1989, and the position was explained.

**Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui:** Mr. Chairman, we were

present on 16.9.89 and we know and we are thankful for that but according to my information as I contacted the Director General Telephone's Office, uptil now no specific instructions have been received and all our recommendations for the last four months are outstanding and no action have been taken. Could the honourable Minister take steps that the assurance that was given at the floor of the House is implemented forthwith ?

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جناب چیئرمین یہ درست ہے۔

And assurance has been given by the Interior Minister as well as by me and we have conveyed it to the Federal Minister for Communications, and he has agreed and will send instructions to the Telephone Department and action on the pending applications duly recommended by the Senators and MNAs for telephone connections shall be expedited very soon.

جناب پریزائیڈنگ آفیسر: ٹھیک ہے صدیقی صاحب۔

**Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui:** Thank you.

جناب پریزائیڈنگ آفیسر: ٹھیک ہے جی اگلا سوال۔

قاضی عبداللطیف: پوائنٹ آف آرڈر جناب والا! میں آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ آج کے سوالات 132 نمبر سے شروع کیے گئے ہیں نمبر ۱۶۱ تک تو وہ سوالات ہیں جو آج پوچھے جانے والے تھے لیکن اس کے بعد ۱۹ ستمبر سے آئے ہوئے سوالات ہیں جن کی تعداد تقریباً ان سے زیادہ ہی ہوگی تو یہ ۱۹ تاریخ والے پیچھے رکھے جاتے ہیں اور جو آج ہونے والے تھے وہ پہلے رکھے گئے ہیں اس کا معنی یہ ہے کہ ان پر بحث اور ضمنی سوال و جواب نہیں ہو سکیں گے۔ جو یقیناً زیادتی ہے۔۔۔ وہ پہلے ملتوی کیے جا چکے ہیں چاہیئے تو یہ تھا کہ انہیں لسٹ پر مقدم رکھا جاتا۔ اس لئے کہ وہ پہلے سے ملتوی ہو کر آ رہے ہیں وہ ۱۹ ستمبر کے ملتوی شدہ ہیں وہ آج آپ نے نمبر ۱۶۱ کے بعد رکھوا دیئے ہیں آپ اندازہ لگائیے کہ وہ کیوں کر آئیں گے؟ اور ان پر ضمنی سوال کیسے ہو سکیں گے؟ یہ یقیناً حق تلفی ہے اور پھر اس کے اندر تین سوال میرے ہیں اور تینوں کا جواب معلومات

[Qazi Abdul Latif]

اکٹھی کی جا رہی ہیں" دیا ہے اس سے پہلے بھی میرے سوالات کے ساتھ یہی حشر ہوتا رہا ہے اور مجھے معلوم نہیں کہ معلومات کب اکٹھی ہوں گی اور کب جواب آئے گا۔

**جناب پریذائیڈنگ آفیسر:** قاضی صاحب! آپ کا پہلا نکتہ صحیح ہے آئندہ سے جو left over سوالات ہیں انہیں پہلے رکھا جائے اور جو دوسرے ہیں انہیں بعد میں رکھا جائے۔

**قاضی عبداللطیف:** بڑی مہربانی جی۔۔۔۔

**جناب اعجاز علی خان جتوئی:** جناب ہمارا جو ٹیلیفون کنکشن دینے کا جو privilege ختم کیا گیا تھا اس کے متعلق ابھی کوئی بات انہوں نے کی تھی میں نے سنی نہیں۔ وہ کیا تھی؟

**جناب پریذائیڈنگ آفیسر:** جی انہوں نے کہا ہے کہ وزارت مواصلات احکامات جاری کر رہی ہے وہ پرویلیجر عنقریب restore ہو جائے گا۔

**Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui:** Point of order. Sir, today since the questions of the last rota day are there, therefore, I would crave your indulgence to allow more time so that most of them may be taken.

**جناب پریذائیڈنگ آفیسر:** آج ایجنڈا بہت heavy ہے جی آپ ضمنی ذرا کم کریں تو بہت سے سوالات ہو جائیں گے۔

**Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui:** I have been told that you can extend it.

**ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی:** جناب چیئرمین! رولز آف پروسیجر کے تحت جو سوال ڈیفر ہو جاتے ہیں وہ پہلے لئے جاتے ہیں اور اس کے جو۔۔۔

**جناب پریذائیڈنگ آفیسر:** وہی میں نے رولنگ دی ہے کہ آئندہ سے جو ڈیفر ہوں گے پہلے لئے جائیں دوسرے بعد میں لئے جائیں۔

**اخونزادہ بہرہ ور سعید:** پوائنٹ آف آرڈر سر۔ جناب یہ ٹیلیفون کے کوٹے کے

متعلق دو تین دفعہ یہاں سوال ہوئے ہیں میں یہ گزارش کروں گا کہ اگر ٹیلیفون کا کوٹہ بند کرنے سے کسی کے انتقام کی آگ ٹھنڈی ہو سکتی ہے تو ہم اسکو claim نہیں کرتے یہ ہمارے لیے باعث شرم ہے ہم اسکو abandon کرتے ہیں ہم ان سے درخواست نہیں کرتے

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے یہ question close ہو چکا ہے اگلا سوال نمبر 135۔

## AUDIT ACCOUNTS OF MINISTRY OF LABOUR AND MANPOWER

135. *Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir: Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state:

(a) whether the year-wise audit of its accounts stand completed for the entire period since its inception in July, 1976;

(b) whether the audit for the period 1st July, 1988 to 30th June, 1989 have been completed; and

(c) whether any irregularities have been found in any year, if so, what action has been taken by the government?

**Malik Mukhtar Ahmed Awan:** (a) The year-wise audit of accounts stands completed for the period since its inception in July, 1976 to June, 1988.

(b) The audit for the period 1st July, 1988 to 30th June, 1989 has not been completed as the present auditors declined to accept the assignment. New auditors have to be appointed by the Board of the Institution in its meeting after which the audit for the year ending 30th June, 1989 will be carried out.

(c) No irregularities have been found in any year in the audit report.

**Mr. Presiding Officer:** Supplementary question?

لیفٹننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر۔ اس سوال کے جواب میں item B پر فرمایا گیا ہے۔

"..... the present auditors declinded to accept the assignment. New auditors have to be appointed by the Board of the Institution in its meeting after which the audit for the year ending 30th June, 1989 will be carried out."

auditor نے decline کیا ہو گا تو سال بھر پہلے کیا ہو گا آخری سال

میں تو نہیں کر سکتی اور کیا وجہ ہے کہ انہوں نے decline کیا اس آڈٹ کرنے سے؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جناب والا! یہ صاف ہے کہ 98 سے 89 تک۔۔۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی: پوائنٹ آف آرڈر جناب میں سمجھتا ہوں کہ وزیر صاحب جنکو جواب دینا ہے وہ اگر اس ہاؤس میں ہوتے تو بہتر ہوتا۔ پہلے فیڈرل گورنمنٹ والے ڈھونڈ تو لیں کہ کہاں ہیں؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جتوئی صاحب وہ موجود ہیں اور بالکل ٹھیک ٹھاک ہیں بات یہ ہے کہ اگر معزز سینیٹر پڑھیں تو یہ بات کی گئی ہے آڈٹ کی 88 سے 30 جون 89 تک تو پہلے جو ہے اسکی audit ہوتی رہی ہے۔۔۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر: جی میں اس کا سوال نہیں کر رہا جناب معاف کیجئے گا۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جناب میرا پوائنٹ آف آرڈر ہے۔ اس سوال پر جناب چیئرمین! ہاں یہ ایک بات ہے اگر آپ اسکو گہرائی میں پڑھیں تو کوئی institution یا organization یہاں point out نہیں ہوئی ہے کہ کس کی audit ہونے کی بات ہے اگر آپ دیکھیں تو آپ کو محسوس ہوگا۔

"The question is; will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state:

(a) whether the year-wise audit of its accounts stand completed for the entire period since its inception in July, 1976."

For what?

جناب پریذائڈنگ آفیسر: آپ نے جواب کس کا دیا ہے؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: میں یہی کہنے والا تھا کہ جیسا سوال ہے ویسا ہی جواب ہے تو اس ضمن میں، میں عرض کرنا چاہتا ہوں

میں already پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں بات یہ

ہے کہ یہ کسی ادارے کا نام نہیں تھا ہمارے معزز سینیٹر بھول گئے کہ یہ کس کے متعلق ہے پھر سینیٹ والوں نے ان سے رابطہ کیا کہ What is the original instisution? جس کے بارے میں اب پتہ چلا کہ یہ old Age Benefit Employment Scheme کے بارے میں ہے۔ اسکی auditing کی inception ہوئی 1976 میں یہ ادارہ قائم ہوا تھا اور اسی کے بارے میں یہ audit کی جاتی ہے ورنہ تو اس میں کہیں نام نہیں تھا معذرت سے یہ میں نہیں کہتا۔ یہ اگر نام نہ ہو تو سارے پاکستان میں لاکھوں ادارے ہیں تو اس طریقہ کار سے یہ ambiguity پیدا ہو جاتی ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: دیکھئے یہ تو آپ نے clarify کر دیا جو انکا سوال ہے وہ یہ ہے کہ آڈیٹرز نے آڈیٹنگ کرنے سے کیوں decline کیا؟ وہ آپ جواب دیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: نہیں وہ مجھے پتہ ہے کہ پھر مجھے پوچھنا پڑے لیکن generally آپ دیکھیں کہ اس کا کچھ پتہ نہیں چلتا کہ کس ڈویژن سے تعلق رکھتا ہے۔ اب صورت یہ ہے کہ جب 89-1988ء کی audit شروع کی تو ہو سکتا ہے کہ صورت حال آڈیٹر کے favour میں نہ ہو جیسے وہ پہلے کرتے رہے ہیں۔

They refused it. Now another team of auditing have been constituted.

اب انشاءاللہ وہ کرے گی اور اسکی رپورٹ آئے گی تو پیش کر دیں گے۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر: انالمبا چوڑا تعارف وزیر صاحب نے کرایا ہے کافی وقت انہوں نے لے لیا ہے۔ ورنہ بہت کچھ اس پر میں کہہ سکتا تھا۔ بہر حال اس میں جز و (ج) میں کہا گیا ہے No irregularities have been found in any year in the audit report. حالانکہ اسی سوال کی continuation میں جو پوچھا گیا ہے کہ کونسی organizations یا ادارے ہیں جنہوں نے contribution نہیں دیا یا کوئی غلط کام کیا ہو اس کا اگلے سوال نمبر 137 میں تفصیل سے جواب دیا ہوا ہے اور یہاں پر لکھا ہوا ہے

No irregularities have been found in any year in the audit report.

[Let. Gen. (Retd.) Saeed Qadir]

اگر پیسہ ہی جمع نہیں کیا کسی اور وجہ سے پیسہ نہیں دیا تو پھر irregularity کیسے نہیں ہوئی اور جو amounts due تھے recovery کے لئے وہ جب واجب الادا ہیں تو irregularity کیسے نہیں ہوئی؟ یہ کیسے جواب دے دیا؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جناب والا! آڈٹ کی بات ہے یہ in any year in the audit report. اب بات یہ ہے۔ irregularities on the part of the organization. تو وہ کوئی بھی نہیں ہوئی۔

**Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir:** Point of order, Mr. Chairman. I think I will have to read out as at page 9, sub-para 6 "However in the case of Public Sector Organizations especially the Public Utility Organizations e.g. Punjab Urban Road Transport Corporation, Karachi Electric Supply Corporation, Karachi Transport Corporation etc., against whom large amount of arrears is outstanding, the coercive process of attachment and sale of property cannot be resorted to as it would result in great inconvenience to public at large."

اس کی logic پر تو میں بحث نہیں کرنا چاہتا سوال صرف یہ ہے کہ یہ irregularity ہے.

*That large outstanding amounts exits and an auditor is bound to report those audit irregularities. How can the Minister say that this is not an audit item? Really wrong reply is given here that there are no audit irregularities. Thank you.*

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، جناب audit irregularities یا pending dues embezzlement ہیں تو.

That is an audit irregularity; what does it mean, is a different thing.

ہو جائے خورد برد ہو جائے اگر کسی کے ذمے وہ پیسے ہیں اور اسسٹنٹ کلکٹر اس سے ریونیو کے طور پر declare کر کے وصول کرے تو وہ کونسی irregularity ہے.

**جناب پریذائیڈنگ آفیسر:** میرا خیال ہے یہ جو انہوں نے question نمبر 136 کے جواب میں کہا ہے۔

"We have no objection to placing these reports on the table of the House."

I think if that is resorted to then you can pursue why did they not report?

**لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر:** وہ سامنے لائیں جی۔۔۔۔

**جناب پریذائیڈنگ آفیسر:** اس پر آتے ہیں آپ اگلا سوال لے لیں جی۔ جی طارق چوہدری صاحب آن پوائنٹ آف آرڈر۔

**جناب محمد طارق چوہدری:** محترم چیئرمین مجھے ایک تو آپ کے توسط سے یہ درخواست کرنی ہے کہ ہمارے جو وزیر ہیں †[+++]

**جناب محمد طارق چوہدری:** میں نے پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا اب ان کو چار سال کا پارلیمانی تجربہ ہے تو ان کو یہ آداب آنے چاہئیں کہ directly ممبر سے مخاطب نہیں ہوتے دوسرا میں آپ سے رولنگ چاہوں گا اس بات کی کہ کیا ایک ملازم کی ایما پر ہاؤس میں سوالوں کے جواب یا کسی طرح کی سٹیٹمنٹ ایک ملازم کے behalf پر دی جا سکتی ہے اس پر مجھے آپ کی رولنگ چاہیئے۔ مختار اعوان ملازم ہیں۔ اور ان کے hehalf پر یہ سوالات کے جوابات دے رہے ہیں۔

**Dr. Sher Afgan Khan Niazi:** Sir point of order. This is also unparliamentary language that he has used. Is this the way that he is teaching us to be alright. That I don't know and he knows it and he is having all that aspersions and he is just giving such a statement which is against the Minister? It does not look nice. In this context, I will also request the honourable Chair to give the ruling whether he is right or we are right?

**Mr. Presiding Officer:** As long as he is a Minister, on his behalf answers can be given.

Next question.

† Expunged by the order of the Presiding officer

## AUDIT REPORT OF EMPLOYEES OLD AGE BENEFIT FUND

136. ***Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir:** Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state:

(a) whether annual reports of Employees Old Age Benefit Fund have been prepared since July 1976 as required under the Act;

(b) whether the reports for the period ending 30th June, 1989 have been received by the Government; and

(c) whether the Government would consider it feasible to place these reports on the table of the House?

**Malik Mukhtar Ahmed Awan:** (a) Yes.

(b) The reports for the period ending 30th June, 1987 have been received and for the period 30th June, 1988 has been compiled and being submitted by the Institution. The annual report for the period ending 30th June, 1989 will be compiled after the audit is completed.

(c) We have no objection to place these reports on the table of the House.

قاضی عبداللطیف : اس سلسلے میں ہم یہ بھی معلوم کریں گے کہ آیا جو شخص مفرور ہے ممبروں میں سے اگر اس کی جانب سے کوئی سوال آئے تو کیا اس کا جواب بھی دیا جا سکے گا یہاں؟

Mr. Presiding Officer: As long his membership is not terminated, I presume so.

Dr. Noor Jehan Panezai, on point of order.

ڈاکٹر نور جہاں پانیزئی : میں یہ بتانا چاہتی ہوں کہ مفرور وزیر صاحب سندھ میں مقیم ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : اگلا سوال جی۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی : جناب چیئرمین۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ ایسی چیزیں جو نامناسب ہیں

and are against the honour of this august House, I will request you, Sir, that they may be expunged, because these lose its dignity.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: اعجاز جتوئی صاحب۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی: جناب میں سمجھتا ہوں کہ اس سے اس حکومت کی کمزوری کا پتہ چلتا ہے کہ اپنے ایک فیڈرل منسٹر کو بھی اس ایوان میں freely نہیں لا سکتی۔ شکر ہے کہ سندھ حکومت بھی آپ کے پاس تھی کہ جہاں shelter ملتا ہے آپ کے وفاقی وزیروں کو۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: No point of order. یہ irrelevant بحث ہے۔ یہ صوبائی مسئلہ ہے اس وقت آپ سوالات پر آئیں۔ ہمارے پاس بڑا لمبا ایجنڈا ہے۔ This is not a point of order. چلیں جی سعید قادر صاحب supplementary on question No.136.

Lt. Gen.(Retd.) Saeed Qadir: Would the Minister kindly state as to when these reports be placed in the House?

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ڈاکٹر صاحب یہ question کا پارٹ (بی) ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جب یہ رپورٹ تیار ہو جائے گی۔ اس میں ایک دو ماہ لگیں گے یہ ساری reports place کر دی جائیں گی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ساری نہیں جو complete ہو چکی ہیں ان کے بارے میں پوچھ رہے ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: وہ تو جلدی انشاء اللہ اگلے اجلاس میں ہی کر دی جائیں گی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: next session میں place کر دی جائیں گی۔ Next question.

## CONVICTION UNDER EMPLOYEES OLD AGE BENEFIT ACT

137. ***Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir :** Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state :

(a) whether any person|establishment was|has been convicted under section 37 (b) of the Employees Old Age Benefit Act for failure to pay the contribution in any particular year since the inception of the law ;

(b) details of failure to pay in each financial year may be provided for the period July 1976 to 30th June, 1989 ; and

(c) what action under the law, if any, was taken against those responsible for non-payment ?

**Malik Mukhtar Ahmed Awan :** (a) No.

(b) The EOB Act, 1976 was enacted on 21st April, 1976 whereby the provisions of the Act were to be implemented *w.e.f.* 1st July, 1976 through nomination|establishment of an Institution. The Act applied to all industries and establishments wherein ten or more persons were employed or were so employed during the preceding 12 months and under section 11 it was made incumbent upon all such industries and establishments to communicate to the Institution their prescribed particulars and the particulars of every person in their insurable employment within one month of the application of the Act on them. However, very few such establishments did the needful themselves and the Institution had to carry out the identification and registration of such industries and establishments through its field officers.

The employers as well as the employees (who are the beneficiaries of the scheme) were apathetic initially to the scheme due to the provision of meagre amount of Rs. 75 per month as pension at a flat rate. They were not co-operating with the officials of the Institution in providing the necessary particulars for accomplishment of the job. Therefore, in the beginning greater emphasis was placed on the indentification and registration of the employers and employees and systems were developed to improve the poor response and in the initial 3 years period 7,986 employers and 121,862 employees could be registered. Thereafter emphasis was put on collection of contribution also as even after registration, the employers were reluctant in the discharge of their legal obligations under the Act regarding the payment of due contribution. The determination of the amount of contributions due and payable by an employer was a very difficult task as the employers avoided to produce their books of accounts and other relevant records for inspection by the officials of the Institution.

Thereafter in consultation with ILO Experts a system was evolved for booking of arrears of contribution and an exercise was conducted at country wide level to determine the arrears due after checking the relevant records of the employers and where employers did not cooperate and produce their relevant record for inspection, the dues were assessed on the basis of the available evidence, and a consolidated list was prepared. Thus reasonable picture of arrears due and payable by the employers was first depicted in the list prepared as at 31st December, 1985, which is being up dated since then.

The details of failure to pay due contribution by the employers is shown below:

| As At | Total No. or Registered Employers | No. of defaulting employers | Accumulated arrears outstanding | Amount of arrears received during the year |
|---|---|---|---|---|
| 1 | 2 | 3 | 4 | 5 |
| | | | Rs. | Rs. |
| 31-12-1985 .. .. | 16,377 | 1,670 | 147,911,576 | 11,006,495 |
| 31-12-1986 .. .. | 17,470 | 1,510 | 137,660,834 | 12,764,375 |
| 31-12-1987 .. .. | 18,606 | 2.367 | 167,834,499 | 13,407,178 |

*Note:-* The number of defaulting employers has been shown excluding the closed units which are pending for determination by the Board.

(c) Every employer is required to pay contribution in respect of persons in his insurable employment every month by the 15th day of the next following month. The procedure laid down by the Institution for recovery of the dues of contribution is as follows:

(i) In case of continuous non-payment for 3 months, a Demand and Show Cause Notice is issued to the defaulting employer to pay the amount due and payable by him within 14 days of the receipt of the notice or show cause why the amount should not be recovered from him as arrears of Land Revenue.

(ii) In case of his disputing the amount of demand within the stipulated time, the amount due is determined by checking his books of accounts and other relevant record and where he files petition under section 33 of the Act, the dues are determined under the Quasi Judicial Authority of the Institution.

(iii) Where the employer does not pay any need to the demand and show cause notice, after expiry of the period allowed for payment of the demand, a certificate of non-payment of the dues is issued and the Assistant Collector Grade-I having the local jurisdiction is requested to recover the dues as arrears of Land Revenue.

[Malik Mukhtar Ahmed Awan]

(iv) The Assistant Collector Grade-I on receipt of the certificate issues a notice under section 81 of the West Pakistan Land Revenue Act, 1967 to the employer calling upon him to pay the amount of demand within 15 days of the notice.

(v) After expiry of the time allowed by notice to pay the dues, if the amount has not been paid the Assistant Collector Grade-I proceeds to recover the dues by coercive process of warrant of distraint for attachment sale of the moveable property of the employer.

(vi) However in the case of Public Sector, Organisations especially the Public Utility Organisations *e.g.* Punjab Urban Road Transport Corporation, Karachi Electric Supply Corporation, Karachi Transport Corporation etc., against whom large amount of arrears is outstanding, the coercive process of attachment and sale of property cannot be resorted to as it would result in great inconvenience to public at large.

(vii) The total No. of cases in which the Assistant Collectors have issued notice under section 81 of the West Pakistan Land Revenue Act during the year 1988-89 is 905 and the No. of warrants of distraint under section 83 is 258.

**Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir:** The supplementary is that again on page 9 sub-para (vi), the defaulter irrespective of the fact whether it is government organization or a private organization should have been proceeded. It is against the Constitution to have such discrimination. It shows that private organizations can be proceeded against because it may not cause problems for the government. May I ask the Minister to state whether the government would categorically proceed against all those who are defaulters irrespective of which side they sit on government or non-government?

**ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی:** یقیناً جی۔ جو بھی defaulter ہوگا چاہے وہ کسی side سے ہو، اپوزیشن سے ہو یا گورنمنٹ سے ہو اس کے خلاف یہ proceedings ہوں گی۔

**جناب پریزائیڈنگ آفیسر:** ٹھیک ہے جی!

**لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر:** اپوزیشن اور گورنمنٹ کا کوئی تعلق نہیں ہے یہ تو organizations ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: پبلک یا پرائیویٹ سے مطلب ہے۔
ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جس حالت میں جیسا ہوگا جو کوئی بھی ہوگا اس کے خلاف اگر وہ defaulter ہوا تو کارروائی ہوگی۔

**Mr. Presiding Officer:** Next question 138.

## Dredger for Post Qasim Authority.

138. ***Mr. Salim Saifullah Khan:** Will the Minister for Communications be pleased to state whether it is fact that the government is spending huge amount on the dredging of port Qasim, if so, the reasons for not buying its own dredger by Port Qasim Authority like KPT ?

**Mr. Makhdoom Amin Faheem:** Dredging is of two types : capital dredging and maintenance dredging. Capital dredging is done at the initial stage and is repeated after 10 years, if required. Maintenance dredging is a continuous process. Maintenance dredging of navigational channel is being done through a contract at competitive rate of Rs. 20 per cu. meter. A stage has now come Port Mohammad Bin Qasim should have its own dredger. The Government has, therefore, approved a proposal for the acquisition|construction of a dredger for this Port.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: بتائیں جی۔
ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: Dredger کے ضمن میں یہ طے کر لیا گیا ہے کہ پورٹ قاسم کے لیے ہمارا اپنا ہونا چاہیئے۔ کیونکہ سالانہ صفائی کے لیے ۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سوال یہ نہیں پوچھا۔ سوال یہ پوچھ رہے ہیں کہ آپ نے جواب میں لکھا ہے، Acquisition/Construction acquisition یہ ہے کہ آپ بنا بنایا باہر سے منگواتے ہیں construction یہ ہے کہ یہاں اس کو fabricate کرتے ہیں وہ پوچھتے ہیں کہ کون سا ہے؟
ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: صورت حال یہ ہے کہ دو طریقے ہیں۔ ایک بنا بنایا باہر سے لیں ایک وہیں ہمارے اپنے جو کراچی شپ یارڈ ہے وہاں پر اگر کسی کمپنی کو contract دے دیں تو

[Dr. Sher Afgan Khan Niazi]

They construct the things at our own place but the things like technology that we have to have from other countries that is why it is oblique.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: تو ابھی فیصلہ نہیں ہوا۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: میرے خیال میں یہ oblique والی بات ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: یہ دو سال سے چل رہا ہے۔

**Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir:** Next supplementary question.

The present contract for dredging; is it on yearly basis or longer than yearly basis i.e. 3 yearly or 5 yearly and till when will it last?

**Mr. Presiding Officer:** Any supplementary questions?

**Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir:** Yes, Mr. Chairman.

The answer says that the government has, therefore, approved a proposal for the acquisition, construction of a dredger for this port. Now surely, the government knows whether they have approved it for acquisition of a dredger or a construction of a dredger or are they doing both?

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: یہ yearly basis پر ہے یہ چائنیز کمپنی ہے جو اس سال کے لیئے کرے گی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: Yearly ہے جی Next Question

## ALLAMA IQBAL OPEN UNIVERSITY.

139. ***Mr. Aijaz Ali Khan Jatoi:** Will the Minister for Education be pleased to state:

(a) the total number of employees working in the Allama Iqbal Open University, Islamabad, indicating their grade-wise break-up and the quota, if any, fixed for each province; and

(b) the names, designations and grade of the employees belonging to Sindh Urban and Rural Areas separately?

**Al-Haj Syed Ghulam Mustafa Shah:** (a) A total of 909 employees are working in the Allama Iqbal Open University. Grade-wise and quota-wise break-up is given at Annex I.

(b) The names, designations and grades of the employees belonging to Sindh urban and rural areas is given at Annex II.

Annex I

| BPS | Punjab | Sindh | NWFP | Baluchistan | AJK | Fana/Fata | Total |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| 20 | 13 | 3 | 2 | 1 | 1 | — | 20 |
| 19 | 22 | 4 | 5 | — | 1 | — | 32 |
| 18 | 29 | 5 | 5 | 1 | — | — | 40 |
| 17 | 67 | 20 | 15 | 3 | 1 | 1 | 107 |
| 16 | 44 | 11 | 14 | 1 | — | 1 | 71 |
| 15 | 31 | 1 | 4 | 1 | 1 | 1 | 39 |
| 14 | 7 | — | 3 | — | — | — | 10 |
| 12 | 21 | 3 | 3 | — | 2 | — | 29 |
| 11 | 34 | 8 | 12 | — | 2 | 2 | 58 |
| 10 | 3 | — | 1 | — | — | — | 4 |
| 9 | 13 | — | 2 | — | 1 | — | 16 |
| 8 | 1 | — | — | — | — | — | 1 |
| 7 | 62 | 6 | 13 | 1 | 4 | 2 | 88 |
| 6 | 8 | — | — | — | — | — | 8 |
| 5 | 93 | 23 | 22 | 2 | 6 | 4 | 150 |
| 2 | 19 | 2 | 14 | — | 2 | 7 | 44 |
| 1 | 97 | 18 | 51 | 2 | 9 | 15 | 192 |
| Total: | 561 | 104 | 166 | 12 | 30 | 35 | 909 |

Annexure-II

STATEMENT SHOWING THE PARTICULARS OF OFFICERS OFFICIALS OF BPS-16 AND ABOVE WORKING IN A. I. O. U. BELONGING TO SINDH

| S. No | Name and Designation | Sindh Province | |
|---|---|---|---|
| | | Rural | Urban |
| 1 | 2 | 3 | 4 |
| | **BPS-20** | | |
| 1. | Mr. A. J. Kazi, Director, IET. (on deputation to Pak. National Council of the Arts. | 1 | — |
| 2. | Dr. Ahmed Noor Khan, Professor .. .. .. | — | 1 |
| 3. | Dr. M. Ather Khan Koti, Professor .. .. .. | 1 | — |
| | **BPS-19** | | |
| 1. | Dr. Nazar Kamrani, R. D. Karachi .. .. | — | 1 |
| 2. | Mr. Muhammad Farooq Solangi, Associate Professor .. | 1 | — |
| 3. | Mr. Hafeez Ullah, Registrar .. .. .. .. | 1 | — |
| 4. | Mr. Wali Muhammad Roonjo, R. D. Hyderabad .. | 1 | — |

[Al-Haj Syed Ghulam Mustafa Shah]

| 1 | 2 | 3 | 4 |
|---|---|---|---|
| BPS-18 | | | |
| 1. | Mr. Ghulam Haider Bharghari, Sr. Producer .. .. | 1 | -- |
| 2. | Mr. Mahmood Hussain Awan. Assistant Professor .. | 1 | -- |
| 3. | Mrs. Nuzhat Huyder, Assistant Professor .. .. | 1 | -- |
| 4. | Mr. Ghulam Rasul Muhammad, (Move Over) Lecturer .. | -- | 1 |
| 5. | Mrs. Mehnaz Ansari, Assistant Professor .. .. | 1 | -- |
| BPS-17 | | | |
| 1. | Mr. Niaz Hussain, Lecturer .. .. .. .. | 1 | -- |
| 2. | M., Ghulam Abbas Maka, A.R.D. Sukkar .. .. | 1 | -- |
| 3. | Miss. Farzana Ursani, Lecturer .. .. .. | -- | 1 |
| 4. | Miss Munazzah Khanum, Lecturer .. .. .. | -- | 1 |
| 5. | Mr. Mukhtiar Hussain Talpur, Producer .. .. | 1 | -- |
| 6. | Syeda Mohsina Munawar, Lecturer .. .. .. | -- | 1 |
| 7. | Mr. Aman Ullah Memon, Lecturer .. .. .. | 1 | -- |
| 8. | Mr. Jan Muhammad Charan, Asstt. Lib. .. .. | 1 | -- |
| 9. | Mr. Nisar Ahmed Solangi, Asstt. Controller.F .. .. | 1 | -- |
| 10. | Mr. Talat Anwar, Lecturer .. .. .. .. | -- | 1 |
| 11. | Mr. Muhammad Yousar Sh., Lecturer .. .. .. | 1 | -- |
| 12. | Mr.. Pervez S. Khawaja, ARD, Karachi .. .. | -- | 1 |
| 13. | Mr. Muhammad Yasin, Lecturer .. .. .. | -- | 1 |
| 14. | Mr. Muzaffar Ahmed Memon, ARD, Sujawal .. .. | 1 | -- |
| 15. | Mr. Tanveer-uz-Zaman, Lecturer .. .. .. | -- | 1 |
| 16. | Miss Parveen Soomro, Lecturer .. .. .. | 1 | -- |
| 17. | Miss Samina Qureshi, Lecturer .. .. .. | 1 | -- |
| 18. | Mr. Abdul Razaq Memon, Lecturer .. .. .. | 1 | -- |
| 19. | Mr.. Muhammad Qasim Haider, Producer .. .. | 1 | -- |
| 20. | Mr. Muhammad Asif, Lecturer, Deputation .. | -- | 1 |
| BPS-16 | | | |
| 1. | Kazi Imamuddin, Superintendent, Hyderabad .. .. | -- | 1 |
| 2. | Mr. Hanif-ud-Din, Accountant .. .. .. | -- | 1 |
| 3. | Mrs. Zeenat Najeeb, Asstt. Librarian/AV. Tech., Hyderabad | -- | 1 |

| 1 | 2 | 3 | 4 |
|---|---|---|---|
| 4. | Mr. Ahmed Khan Channa, Regional Coordinator .. | 1 | — |
| 5. | Mr. Asid Ullah Baig, Supdt. Karachi .. .. .. | 1 | — |
| 6. | Miss Asmat Nizami, Asstt. Lib/AV. Tech., Karachi | — | 1 |
| 7. | Mr. Altaf Hussain Memon, Research Assistant .. .. | 1 | — |
| 8. | Mr. Muhammad Hassan Arisar, Regional Coordinator, Mithi .. .. .. .. .. .. | 1 | — |
| 9. | Mr. Manzoor Hussain Chanar, Research Assistant .. | 1 | — |
| 10. | Mr. Ashrat Parvez, Associate Engineer .. .. | 1 | — |
| 11. | Mr. Muhammad Uris, Production Assistant .. .. | 1 | — |
| **BPS-15** | | | |
| 1. | Mr. Wazir Khan Solangi, Stenographer .. .. | 1 | — |
| **BPS-12** | | | |
| 1. | Mr. Gul Hassan, Stenotypist .. .. .. .. | 1 | — |
| 2. | Mr. Muhammad Qasim, Stenotypist. .. .. .. | 1 | — |
| 3. | Mr. Jamiluddin, Stenotypist .. .. .. .. | — | 1 |
| **BPS-11** | | | |
| 1. | Mr. Shabbir Ahmed Khan, Assistant. .. .. .. | 1 | — |
| 2. | Mr. Abdul Nabi, Assistant .. .. .. .. | 1 | — |
| 3. | Mr. Muhammad Raees Pervez, Assistant .. .. | 1 | — |
| 4. | Miss Talat Khanum, Jr. Cataloguer .. .. .. | — | 1 |
| 5. | Mr. Nek Muhammad Laghari, Assistant .. .. | 1 | — |
| 6. | Mr. Ali Hussain, Assistant .. .. .. .. | — | 1 |
| 7. | Mr. Bashir Ahmed Awan, Assistant .. .. .. | 1 | — |
| 8. | Mr. Asrar Ahmed, Assistant .. .. .. .. | — | 1 |
| **BPS-7** | | | |
| 1. | Mr. Dhani Bux Chanar, SG LDC .. .. .. | 1 | — |
| 2. | Mr. Mashooque Hussain, Lib/Tech. .. .. .. | 1 | — |
| 3. | Mr. Niaz Ali, SG LDC .. .. .. .. | Rural | — |
| 4. | Mr. Muhammad Husnen, UDC .. .. .. | | Urban |
| 5. | Mr. Muhammad Talib, SG LDC .. .. .. | Rural | |

[Al-Haj Syed Ghulam Mustafa Shah]

| 1 | 2 | 3 | 4 |
|---|---|---|---|
| 6. | Mr. Muhammad Hanif, UDC .. .. .. .. | — | Urban |
| **BPS-5** | | | |
| 1. | Mr. Mansoor Ali, Photocopier.. .. .. .. | Rural | — |
| 2. | Mr. Abdul Hussain, LDC .. .. .. .. | — | Urban |
| 3. | Mr. Aftab Ahmed Sh., LDC .. .. .. .. | — | Urban |
| 4. | Syed M. Haider Rizvi LDC .. .. .. | — | Urban |
| 5. | Mr. Muhammad Gul, LDC .. .. .. .. | Rural | — |
| 6. | Mr. Khair Muhammad LDC .. .. .. .. | Rural | — |
| 7. | Mr. Talib, LDC .. .. .. .. .. | Rural | — |
| 8. | Mr. M. Aslam Channar, LDC .. .. | Rural | — |
| 9. | Mr. Zulfiqar Ali LDC .. .. .. .. | Rural | — |
| 10. | Mr. Qurban Ali Solangi, LDC .. .. .. | Rural | — |
| 11. | Mr. Talib, LDC .. .. .. .. | — | Urban |
| 12. | Mr. Imdad Ali, LDC .. .. .. | Rural | — |
| 13. | Syed Zafar Ali. LDC .. .. .. | — | Urban |
| 14. | Mr. Abu Zar Ali, Driver .. .. .. .. | Rural | — |
| 15. | Mr. Ghulam Shabbir Sh., LDC .. .. | Rural | — |
| 16. | Mr. Nazir Ahmed, Driver .. .. .. .. | Rural | — |
| 17. | Mr. Muhammad Yousaf, Driver .. .. | — | Urban |
| 18. | Mr. Ameen Muhammad Kh., LDC .. .. | Rural | — |
| 19. | Mr. Aqeel Ahmed, LDC .. .. .. | — | Urban |
| 20. | Mr. Allah Bachayo, Driver .. .. .. | — | Urban |
| 21. | Mr. Muhammad Asif, Driver .. .. .. | — | Urban |
| 22. | Mr. Jan Muhammad, LDC .. .. .. .. | Rural | — |
| 23. | Mr. Hadi Bukhsh Laghari, LDC .. .. .. | Rural | — |
| **BPS-2** | | | |
| 1. | Mr. Bakhsh Ali, Naib Qasid .. .. .. .. | — | Urban |
| 2. | Mr. Bakhshan, Naib Qasid .. .. .. .. | — | Urban |
| **BPS-1** | | | |
| 1. | Mr. Umar Khan Laghari, Naib Qasid .. .. .. | Rural | — |
| 2. | Mr. Atta Ullah, Naib Qasid .. .. .. | Rural | — |

| 1 | 2 | 3 | 4 |
|---|---|---|---|
| 3. | Mr. Bilawal Khan Laghari, Naib Qasid | Rural | — |
| 4. | Mr. Lal Bukhsh, Naib Qasid | Rural | — |
| 5. | Mr. Abdul Rahim, Naib Qasid | Rural | — |
| 6. | Mr. Chakar, Naib Qasid | Rural | — |
| 7. | Mr. Khamiso, Chowkidar | Rural | — |
| 8. | Mr. Khalid Hussain, Chowkidar | Rural | — |
| 9. | Mr. Faiz Muhammad, Naib Qasid | Rural | — |
| 10. | Mr. Muhammad Nasir, Naib Qasid | — | Urban |
| 11. | Mr. Rustam Ali, Naib Qasid | — | Rural |
| 12. | Mr. Ajeeb Khan, Naib Qasid | — | Rural |
| 13. | Mr. Abdul Fateh, Naib Qasid | Rural | — |
| 14. | Mr. Abdul Rauf, Chowkidar | Rural | — |
| 15. | Mr. Abdul Karim, Chowkidar | — | Urban |
| 16. | Mr. Muhammad Anis, Naib Qasid | — | Urban |
| 17. | Mr. Abdul Sattar, Chowkidar | — | Urban |
| 18. | Mr. Ghulam Hussain, Chowkidar | Rural | — |

**Mr. Presiding Officer:** Any supplementaries?

جناب اعجاز علی خان جتوئی: میں نے جو سوال کیا تھا وہ یہ تھا جناب چیئرمین۔ کہ کوٹہ indicate کیا جائے provinces کا۔ جواب میں صرف number of employees دیا ہے انہوں نے کوٹہ indicate نہیں کیا اب ۱۹۷۳ء کے مطابق جو کوٹہ مقرر ہے صوبوں کے لیے اس کے تحت پنجاب کی ۵۴۱ employment strength ہے وہاں پہ as a province اور سندھ کی ۱۰.۴ - ۱۹ فیصد کا کوٹہ میرے خیال میں ۱۹۷۳ء کے آئین میں موجود تھا تو یہ percentage کیا ہے، کیا محترم وزیر صاحب فرمائیں گے؟

بیگم شہناز وزیر علی: جناب چیئرمین۔ کوٹہ کے مطابق میں آپ کو بتانا چاہوں گا کہ یہ percentage بنتی ہے۔ آپ کے پاس جو Annexure ہے اس میں ۹۰۹ کل علاقہ اقبال اوپن یونیورسٹی کے ملازمین کی تعداد دی گئی ہے۔ اور اس کے

[Begum Shehnaz Wazir Ali]

مطابق پنجاب کے بنتے ہیں ۶۲ء۴۳ فیصد، سندھ کے ۱۱ء۵، فرنٹیئر کے ۱۸ء۳
بلوچستان کے ۳ء۰۱ آزاد جموں کشمیر ۳ء۳ اور فاٹا کے ۲۶۸- ان اعداد و شمار سے
ظاہر ہوتا ہے کہ کچھ کوٹے ایسے ہیں جن میں کمی ہے مثلاً سندھ میں حالانکہ ۱۹ فیصد
کوٹہ کے تحت ملازمین ہونے چاہئیں لیکن وہاں پر کچھ کمی ہے اور اسی طرح
پنجاب میں زیادہ ہیں آزاد کشمیر اور جموں کے ملازمین زیادہ ہیں اپنے کوٹے کے حساب
سے اور بلوچستان کے بھی مگر جیسا کہ آپ کو معلوم ہے تعلیمی اداروں میں،

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: پہلے ان کو ختم کر لینے دیں پھر آپ سپلیمنٹری پوچھیں۔

بیگم شہناز وزیر علی: پروفیشنل اور ڈگر requirements کی بھی اہمیت ہوتی ہے ہماری طرف سے علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی میں پوری کوشش کی گئی ہے کہ کوٹہ کے مطابق ہی appointments کی جائیں لیکن جہاں پر ہمیں جن courses کے لیکچرار کی ضرورت ہو۔ course developers کی ضرورت ہو یا resident centres میں کسی سٹاف کی ضرورت ہو ان کے لیے خاص ڈگریاں حاصل ہونی لازمی ہیں کسی سبجیکٹ کے تحت بھی وہ

We would like to have M.Scs. first division or B.Scs. first division are the requirements and accordingly in social sciences, humanities and other faculties where it is difficult to find such applicants from certain parts of the country then we go according to all those applicants who have applied and on the basis of the highest professional qualifications and experience and merit.

جناب اعجاز علی خان جتوئی: یہاں پر میرے خیال میں یہ بات بڑی common ہو سکتی ہے کہ جب بھی آپ کوئی excuse دینا چاہیں تو آپ کہہ دیتے ہیں کہ جی ہمیں امیدوار ہی نہیں ملتے حالانکہ میں سمجھتا ہوں کہ سندھ میں جو آج umemployment ہے اس کے تحت اگر آپ یہ پوسٹیں مشتہر کریں تو ان سے آپ کو بہت امیدوار ملیں گے یہاں پر زرعی ترقیاتی بینک میں ایک non-technical آدمی کو چیئرمین

بنایا گیا ہے جو سروس شو کمپنی میں ملازم تھا کون سے criteria کے تحت اور کون سے کوٹہ کے تحت جناب اس کو دہاں پر لگایا گیا ہے۔ ہم بات یہ کر رہے ہیں کہ آپ تو ۱۹۷۳ کے آئین کے بنانے والے ہیں اور آپ لوگوں نے کوٹہ مقرر کیا ہے لیکن ہمارے ساتھ یہ بلوچستان، سرحد اور سندھ تینوں صوبوں کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے۔ روزگار کے سلسلے میں، یہ تو علامہ اقبال یونیورسٹی ہی میں نہیں، کہیں بھی کوٹہ نہیں ہے تو آپ نے اب اس کے لیے کوئی پالیسیاں بنائی ہیں کہ کس طرح اس کی further recruitment کریں گے اور یہ جو زیادتی ہوئی اس کو آپ کس طرح rectify کریں گے۔

بیگم شہناز وزیر علی: جناب والا! معزز رکن نے جو ذکر کیا ہے زرعی ترقیاتی بنک کا مجھے اس کا اس سوال کے ساتھ کوئی خاص تعلق نظر نہیں آتا اور جن کا انہوں نے ذکر کیا ہے وہ صرف ایک employee نہیں ہیں بلکہ بڑے تجربہ کار صنعت کار ہیں اور ان کے پاس بڑا اہم تجربہ ہے تو یہ جو کوٹے کے ضمن میں بات ہو رہی تھی اس سلسلے میں میں ذرا کچھ وضاحت کرنا چاہوں گی کہ ایک ادارے میں جب لوگوں کی تقرری ہوتی ہے خواہ وہ کسی سطح پر ہو تو وہ ہمیشہ اس ادارے میں نہیں رہتے۔

A lot of employees are transferred. They leave their jobs, they apply in other places. At a particular time we may need more lecturers in certain subject areas and not in others; at a particular time we may need particularly qualified people of a certain professional degree and level and not in others.

یہ یونیورسٹی کوئی مشین فیکٹری تو نہیں ہوتی کہ ہر ایک faculty employee ہر ایک ہی ٹھپہ لگا ہو۔ تعلیم میں تو آپ کو پتہ ہے مختلف department ہیں مختلف ڈگریوں کی ضرورت ہوتی ہے اگر ان کے پاس کوئی بھی ایسے لوگ ہوں۔ بلوچستان یا سندھ سے جہاں سے یہ کہتے ہیں کہ کوٹے پورے نہیں کیے گئے۔ جو qualified ہوں ہم نے ان اسامیوں کے اشتہارات دیئے ہیں تو مہربانی کرکے ہمیں ذرا بتائیے۔

[Mr. Aijaz Ali Khan Jatoi]

We would be very pleased to keep people from Baluchistan, from Sindh, from Frontier - from all parts of Pakistan. The Allama Iqbal Open University is a very unique university. It is the only open distance learning university in whole of the Asia and it has the unique privilege of providing education to the most far flung areas of Pakistan.

تو ہماری طرف سے کسی قسم کی discrimination یا کوئی prejudical policy نہیں ہے اس ادارے میں بہت عرصے سے تقرریاں ہوتی جا رہی ہیں اور کوٹے کے جو imbalances ہیں ان کو ہم ایک دم صحیح نہیں کر سکتے لیکن جناب چیئرمین! ہماری طرف سے پوری کوشش یہ ہے کہ جہاں بھی اسامی خالی ہوتی ہے اس میں اب بالکل کوٹے کے مطابق ہی تقرریاں کی جائیں گی۔

میر حسین بخش بنگلزئی: جناب چیئرمین! مجھے محترمہ وزیر صاحبہ کی ان خواہشات اور خیالات کا بڑا احترام ہے ان کے جذبات کا بھی کہ required qualifications کے مطابق اگر کسی صوبے سے بالخصوص پسماندہ صوبوں سے لوگ ملیں گے تو وہ ضرور انہیں consider کریں گی میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان کے یہ اچھے جذبات تو ہو سکتے ہیں مگر عملاً ایسا نہیں ہوتا یہ ان کے نوٹس میں رہے This is No.1 دوسری بات یہ ہے کہ بلوچستان سے تین اعشاریہ ایک کا جو ذکر فرمایا ہے کیا ان کے بیان کے مطابق یا ان کے خیال کے مطابق یہ کافی ہے یا غیر تسلی بخش ہے کیوں کہ اس سلسلے میں انہوں نے کوئی واضح بات نہیں کی۔

بیگم شہناز وزیر علی: جناب چیئرمین! میں سمجھتی ہوں یہ غیر تسلی بخش ہے پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت کی ہر ممکن کوشش یہی رہی ہے اور اب بھی یہ ہے کہ خاص کر پسماندہ علاقوں کو ان کے پورے پورے حقوق دیئے جائیں ہماری کوشش یہ ہے کہ تعلیم کا فروغ ہو ہماری یہ کوشش ہے کہ تعلیمی ادارے جو ہیں وہ نہ صرف اربن ایریاز یا دیہی علاقوں کے لوگوں کے لیے یا سہولتوں کے لیے بنائے جائیں لیکن پسماندہ صوبوں کے لیے بھی تو میں معزز اراکین کے سامنے دوبارہ گزارش کروں گی

کہ اگر ان سے علم میں کوئی بھی ایسے درخواست دہندگان ہیں جو کہ وہ سمجھتے ہیں علامہ اقبال یونیورسٹی کی کسی بھی مشتہر کی گئی اسامی کے لیے apply کرنا چاہتے ہیں مہربانی کر کے میرے نوٹس میں لائیے اور ہم ان کو بالکل مکمل طور پر employment دیں گے اور absorb کریں گے۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید: میں محترمہ وزیر صاحبہ سے یہ پوچھوں گا کہ کیا یہ حکومت مخلوط ہے یا پیپلز پارٹی کی ہے اور اگر یہ مخلوط ہے تو مخلوط کہنے میں ان کو کیا ہچکچاہٹ ہے۔

**Mr. Presiding Officer:** This point of order is not relevant.

سید فصیح اقبال: جناب چیئرمین صاحب! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے جو یہ کہا ہے کہ پیپلز پارٹی کی حکومت کی پالیسی ہے اس کا ہم تو خیر مقدم کرتے ہیں لیکن ۹ مہینوں میں اب تک جتنے رکھے گئے ہیں اس میں مختلف وزارتوں میں بلوچستان کا کوئی آدمی نہیں رکھا گیا تو وہ کیسے یہ بات ثابت کر رہی ہے کہ پیپلز پارٹی کی پالیسی ہے کہ جتنے لوگ رکھے جا رہے ہیں اس میں تمام صوبوں کے کوٹے کا مناسب خیال رکھا گیا ہے۔ *(Interruption)*

بیگم شہناز وزیر علی: جناب والا! میں اس پر comment کرنا چاہوں گی کہ یہ بالکل غلط فہمی پھیلائی جا رہی ہے کہ ہمارے under بہت سارے ایسے ادارے ہیں جہاں پر بلوچستان کے لوگوں کو رکھا گیا ہے اگر آپ چاہیں تو آپ کو میں فہرست دے دوں۔

ڈاکٹر نور جہاں پانیزئی: جناب والا! انہوں نے یہ کہا ہے کہ بلوچستان کے نمائندے رکھے گئے ہیں یہ بالکل غلط بیانی ہے بلوچستان کے تو دو منہ کے لقمے چھین رہے ہیں انہوں نے لوگوں کو کیا رکھنا ہے ابھی یہ پوری لسٹ جو تیار ہوئی ہے میں ایک ایک محکمے کی آپ کو بتا دیتی درخواستیں دی گئیں جو qualified لوگ ہیں سب کو مسترد کیا گیا بلوچستان کا ایک آدمی ان کے پاس نہیں ہے اتنی غلط بیانی سے یہ کام نہ لیں۔

**Begum Shehnaz Wazir Ali:** I beg to differ. Sir, unsubstantiated statements are being made on the floor of this august House. I would like please some evidence to be pro-

[Begum Shehnaz Wazir Ali]

duced to show me where an application has been made against a post from a Baluchistan resident, having necessary qualifications and we have not taken the person. I think that these inferences that are made frequently and this air needs to be cleared here. We are not undertaking a prejudicial employment policy in the Ministry of Education. We are concerned in providing full and equal educational opportunities and employment opportunities. اگر کوئی ایسی چیز ہے تو please bring this to the floor of this House.

جناب اعجاز علی خان جتوئی: محترم وزیر صاحبہ نے بڑی خوبصورتی سے یہ کہہ دیا کہ وہ بڑے known industrialist ہیں زرعی ترقیاتی بینک کے چیئرمین۔ حالانکہ وہ اس سے متعلق نہیں ہے لیکن چونکہ وہ بڑے بھائی ہیں ہمارے بڑے صوبے سے آتے ہیں وہ صنعت کار بن جائیں مرضی ہے ان کی، وہ شیر بن جائیں وہ مرضی ہے ان کی کیونکہ وہ اس پوسٹ کے لیے qualified ہیں زرعی بینک میں ایگریکلچر ایک تکنیکی اسامی ہے اس پر صنعت کار کو بٹھا دیا گیا ہے، ٹھیک ہے اس میں ہم contest نہیں کرتے کیونکہ وہ بڑا بھائی ہے ہمارا۔ اس کے بعد جناب بات یہ ہے کہ کوٹہ رکھا ہی اس لیے گیا تھا کہ یہاں پر آپ دیکھیں ایک لاہور کا پڑھا ہوا آدمی، ایک کراچی کا پڑھا ہوا آدمی ایک پشاور کا پڑھا ہوا آدمی اور ادھر دیہی علاقوں سے جو لوگ آتے ہیں ان میں تھوڑا competition کا فرق ہوتا ہے اس لیے کوٹہ بنایا گیا تھا کہ جی کوٹہ کے تحت آپ وہ fixed جو rural کے رکھیں گے وہاں سے rural کے لوگ ہی آئیں گے اگر آپ نے یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ جی کیونکہ یہ یونیورسٹی ہے اور یہاں پر بڑے اعلیٰ قسم کے لوگ چاہئیں۔ ظاہر ہے کہ ہمیں اس کا احترام ہے کہ وہ یونیورسٹی ہے وہاں پر بڑے پڑھے لکھے لوگ چاہئیں لیکن یہ نہیں ہے کہ آپ کو اس کے لیے سندھ سے کوئی امیدوار ہی نہیں مل رہا ہے آپ نے Post کی advertise کی اور وہاں سے نہیں مل رہا میں سمجھتا ہوں یہ زیادتی ہے اور کوٹہ سسٹم کے ساتھ بھی ایک قسم کا مذاق ہے۔

**جناب پریذائیڈنگ آفیسر:** میرا خیال ہے یہ سوال repetitive ہے۔

**Begum Shehnaz Wazir Ali:** I would like to clarify and I will again state that it is not a fact that the government is not taking due interest in the areas which are deprived. I would like to say that this is the only government since the creation of Pakistan that has given such a large fund to Baluchistan from its International Assistance Development Programme. The amount of money that has been given to Baluchistan has never been given under any government for a programme for education. It is for primary education, for rural areas and particularly for female education.

**جناب اعجاز علی خان:** دیکھیں ایک تو aid آتی ہے specific provinces آپ احسان نہیں کرتے ہیں وہاں سے اگر conditional aid آتی ہے بلوچستان کے لیئے کہ یہاں آپ کے لئے یہاں استعمال کریں، آپ نے احسان نہیں کر دیا ہے یہ بات آپ نہ کریں کہ صرف ایک ہی گورنمنٹ ہے ---

**بیگم شہناز وزیر علی:** جو امداد باہر سے آتی ہے تو اس چیز کا فیصلہ حکومت پاکستان کرتی ہے کہ اس امداد کی ضرورت کہاں ہے۔

We do not expect and do not accept any other country to tell us where we need the aid. So, I think this also be clarified.

*(interruption )*

**Mr. Presiding Officer:** We are moving away from the subject of question and indulging into a debate. Let us come back to the question which is before us. The last supplementary is over and the Question Hour is also almost over.

*(interruption )*

**ملک محمد حیات:** منسٹر صاحبہ سے ایک clarification چاہوں گا کہ جہاں بھی فیڈرل گورنمنٹ کی ایجنسی ہے ایک تا پندرہ گریڈ کے ملازمین وہاں لوکل پراونس سے ریکروٹ کئے جاتے ہیں جیسے فیڈرل ایجنسی کراچی میں ہے ان کی overwhelming

[Malik Muhammad Hayat]

کراچی والوں کی ہے یا سندھ strength grade one to fifteen والوں کی ہے اسی طرح پنجاب کی ہے اگر گریڈ ۱ تا ۱۵ پنجاب والوں کے زیادہ ہونگے فرنٹیئر میں فرنٹیئر والے ہونگے اس کی clarification چاہیئے اور یہ کوٹہ جو ہے اس کو clarify کیا جائے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ان کا مطلب ہے کہ ۱ تا ۱۵ اسلام آباد کے ہوں۔

بیگم شہناز وزیر علی: جی جناب عام طور پر یہی ہوتا ہے کہ گریڈ ۱ تا ۱۵ کے جو ملازمین ہوتے ہیں کیونکہ ان کی رہائش یہاں پر ہوتی ہے نائب قاصد یا لوئر گریڈ کی، اسامیوں کے لیے سندھ یا بلوچستان یا دور دراز علاقوں سے لوگ نہیں آتے کیونکہ ان کے لیے بڑا مشکل ہے کہ وہ سارا خاندان یہاں پر لیکر آئیں۔

ڈاکٹر نور جہاں پانیزئی۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ میں انہیں یہ بتانا چاہتی ہوں کہ پرائمری ایجوکیشن کے لیے بلوچستان کے لیے امریکن گورنمنٹ کی دی ہوئی ایڈ ہے یہ گورنمنٹ آف پاکستان کی دی ہوئی نہیں ہے۔

**Mr. Presiding Officer:** The Question Hour is over.

جناب محمد طارق چوہدری: پوائنٹ آف آرڈر۔ میں آپ کی وساطت سے اپنے فاضل ممبر جناب اعجاز علی خاں جتوئی کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اے ڈی بی پی کے جو چیئرمین ہیں ان کے نان ٹیکنیکل ہونے کے بارے میں انہوں نے پنجابی ہونے کے ناتے سے بات کی ہے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اے ڈی بی پی کے جو چیئرمین بنائے گئے ہیں وہ "موچی"، یعنی جوتے بنانے والے لوگ ہیں جوتے ایکسپرٹ ہیں لہذا آپ جوتے بنانے والے کو نان ٹیکنیکل نہیں کہہ سکتے یہ بات ذرا نوٹ کرلیں۔

**Mr. Presiding Officer:** This is no point of order.

جناب اعجاز علی خاں جتوئی: جناب چیئرمین امیں نے تو صرف یہ کہا تھا کہ شیر کی مرضی ہے کہ انڈے دے چاہے بچے دے دے۔

جناب احسان الحق پراچہ : جناب چیئرمین ایجوکیشن منسٹری کے سوال میں ایگریکلچر ڈویلپمنٹ بنک کے چیئرمین کی appointment ٹیکنیکل یا نان ٹیکنیکل ہونے کے بارے میں جو بات کی گئی ہے وہ بالکل غیر متعلقہ ہے۔ I request this should be expunged.

(مداخلت)

بیگم شہناز وزیر علی : جو ہمارے ملک میں جوتے بناتا ہے ہم اس کی بھی عزت کرتے ہیں اس کو بھی اہمیت دیتے ہیں یہ کیا بات ہے یہ جو جوتے بھی نہیں بنا سکتے ان کے پاس کیا اہلیت ہے What can they do? ان کو کہیئے کوئی کام کرکے دکھادیں یہ نہ جوتے بنا سکتے ہیں نہ کرسی بنا سکتے ہیں۔ یہ کرسی پر بیٹھنا جانتے ہیں۔

**Mr. Presiding Officer:** Let us not raise a status issue.

میر باز محمد خان کھیتران : جناب چیئرمین طارق چوہدری صاحب نے اس کو ایوان بالا کا ہال سمجھا ہوا ہے یا موچی گیٹ کے جلسے کی یاد تازہ کرا رہے ہیں۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی : پوائنٹ آف آرڈر ۔ جوتے بنانے ہیں تو موچی گیٹ پر جائیں وہاں پر ان کو بٹھادیں۔

**Mr. Presiding Officer:** This is no point of order. The Question Hour is over.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی : پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب چیئرمین ! ڈھائی ہزار سالہ تاریخ سے سبق سیکھا ہے کہ آج تک کوئی "آرائیں" حکمران نہیں ہوا لیکن اس کے باوجود ہم نے برداشت کیا ہم میں تو رواداری پیدا ہو چکی ہے یہ ان کی کیا بات ہے۔

**Mr. Presiding Officer:** Let us not continue this debate. Yes. Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui.

**Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui:** Sir, the questions that have been listed from the previous date, it will be very unfair if they are allowed to lapse.

**Mr. Presiding Officer:** No, they are treated as read because there is no time now for questions more and we are already five minutes over.

**Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui:** They can be taken up on the next rota day and they may be given the first priority.

**Mr. Presiding Officer:** That is not the rule.

کیونکہ پھر اگلے سوال رہ جائیں گے پھر اس طرح چکر چلتا جائے گا۔

Let us try to reduce the number of supplementaries then you can take more questions.

اور اب ایک گھنٹہ ہو گیا ہے۔

قاضی عبداللطیف: پوائنٹ آف آرڈر۔ جن سوالات کے متعلق کہا گیا ہے کہ معلومات اکٹھی کی جا رہی ہیں۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر: وہ آئیں گے جن کے جواب دیے ہوئے ہیں وہ پڑھے ہوئے تصور کیے جائیں گے اور جن کے جواب نہیں آئے وہ آئیں گے۔

## RECRUITMENT IN TELECOMMUNICATIONS

140. ***Mr. Aijaz Ali Khan Jatoi:** Will the Minister for Communications be pleased to state :

(a) whether it is a fact that the Telecommunication Department banned fresh recruitment on 15th July, 1987 in the Sindh province ;

(b) whether it is also a fact that the department appointed 177 supervisors from Karachi Urban on 16th March, 1989 and 133 persons were recruited by the G.M., K.T.R. for the course of A-1-94 (KTR) ; and

(c) whether it is further a fact that G.M., K.T.R. further recruited 64 persons on 14th December, 1988 from Karachi Urban ; and if so, the reasons for these recruitments despite ban ?

**Makhdoom Muhammad Amin Faheem:** (a) No.

(b) No.

(c) No.

## Admission Policy in Nursery Classes.

141. ***Mr. Muhammad Tariq Chaudhary:** Will the Minister for Education be pleased to state :

(a) the present admission policy for nursery, class-I, class XI and class XIII in all model schools/colleges under the administrative control of Ministry of Education; and

(b) whether this admission policy is also applicable to all other federal government institutions in the country?

**Al-Haj Syed Ghulam Mustafa Shah:** (a) According to the present admission policy for nursery, class-I, class-XI, and class XIII in all model schools/colleges under the administrative control of Ministry of Education, 60 per cent, seats have been allotted to the children of federal government employees and 40 per cent seats have been reserved for the children of residents of Islamabad.

(b) This Admission Policy is also applicable to all federal educational institutions in Islamabad and the federal capital territory, but not to other federal institutions in the country.

**Postal Life Insurance**

28. ***Mr. Shad Muhammad Khan:** Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the Postal Life insurance does not usually cover risks such as sickness, unemployment and total disablement; and if so,

(b) whether it is also a fact that bulk of insurance policies lapse due to unsatisfactory after sale service and mis-management in the administration?

**Makhdoom Muhammad Amin Faheem:** (a) Yes.

(b) No.

**P.C.O. in Chak No. 262/J.B., Jhang.**

29. ***Syed Iftikhar Ali Bokhari:** Will the Minister for Communications be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the government to establish a PCO in Chak No. 262/J.B., Kot Bhojowana, Tehsil and District Jhang, if so, when?

**Makhdoom Muhammad Amin Faheem:** No.

**Construction of Road in Distt. Jhelum**

30. ***Mian Alam Ali Laleka:** Will the Minister for Local Government and Rural Development be pleased to state whether it is a fact that a feasibility report was prepared for construction of a metalled road from Dina to village Nirkhian, Tehsil and District Jhelum, if so, the action taken on the said report and the time by which this road will be constructed?

**Question Hour beign over the remaining questions and answers were placed on the table of the House**

**Syed Faisal Saleh Hayat:** No feasibility report has been prepared for the construction of metalled road from Dina to village Nirkhian, Tehsil and District Jhelum by the Ministry.

## Supply of fibre glasses

31. ***Prof. Khurshid Ahmed:** Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) whether it is a fact that a contract has been given to an Australian firm for construction|supply of fibre glasses, if so, whether this contract was advertised, if not, its reasons; and if so, the name of newspapers in which it was advertised;

(b) number of parties participated in the tenders and terms and conditions of the contract; and

(c) whether international tenders were invited in accordance with the usual procedure?

**Makhdoom Muhammad Amin Faheem:** (a) Yes. The contract for construction and supply of Fibre Optic system between Karachi-Rawalpindi has been decided in favour of M|s. Telecom. Australia (International) Ltd. Australia. An International tender for the subjected system was issued through press.

(b) In all, eleven bidders participated whose names are given below :—

(1) M|s. Marubeni, Japan

(2) M|s. A T&T, U.S.A.

(3) Siemens, West Germany.

(4) M|s. Telecom. Australia (International) Ltd., Australia.

(5) M|s. Sumitomo, Japan.

(6) M|s. Pirelli, England.

(7) M|s. Nokia, Finland.

(8) M|s. Samsung, South Korea.

(9) M|s. Les Cable Delyon, France.

(10) M|s. Toyo Menka Kaisha, Japan.

(11) M|s. LM Ericsson, Sweden.

The contract is being formulated and is under finalization.

(c) Yes. International tender were invited in accordance with the usual procedure and procurement guidelines of the World Bank. The contract has been approved by the World Bank.

**Acting Chairman of KPT**

32. ***Prof. Khurshid Ahmed:** Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) the name, educational qualification and experience of Mr. Alim Akhtar Shah, Acting Chairman of Karachi Port Trust; and

(b) whether it is a fact that his M.B.A. Degree was declared as fake by the High Court. If so the reasons for his retention in service?

**Makhdoom Muhammad Amin Fahim:** (a) Mr. Alim Akhtar Shah is holding the charge of the Chairman, Karachi Port Trust. His educational qualification and experience are as follows:

1. *Education qualifications*
   MA, LLB.

2. *Experience*

   (a) Karachi Port Trust—10 years as General Manager (Administration). He joined KPT in 1979

   (b) Karachi/Southern Gas Co—2 years as General Manager (Administration/Marketing).

   (c) Service in private firms—over 12 years service.

(b) Mr. Alim Akhtar Shah did not possess MBA degree at the time of recruitment to the post of General Manager (Administration). The High Court of Sindh has held that "he was able to secure" that post "only by misrepresentation". The High Court has further held that Mr. Alim Akhtar Shah "due to lack of prescribed qualifications for the post of General Manager (Administration) Karachi Port/Trust was not qualified to hold the post and is illegally continuing to hold that office". The High Court has declared that "the post of General Manager (Administration) Karachi Port Trust is lying vacant" and issued an injection restraining Mr. Alim Akhtar Shah from holding ;the office of in any manner acting therein. Consequently he is no longer holding the post of General Manager (Administration)". However he has been retained in service and is allowed to hold the charge of the duties of Chairman. Karachi Port Trust until further orders.

**Special Courts**

33. ***Dr. Bisharat Elahi:** Will the Minister for Law and Justice be pleased to state.

(a) the number of special courts for speedy trials functioning in the country; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to abolish these courts?

**Syed Iftikhar Hussain Gilani:** (a) Special Courts for Speedy Trials Act, 1987, was a federal law but the power to establish special courts under this law was vested in the provincial government.

The said Act was to remain in force for a period of one year from the day it was assented to by the President, that is to say, until the 7th November, 1988. Its life was extended for a period of one ;year l;through an amendment made in it by the Special Courts for Speedy Trials (Amendment) Ordinance, 1988 (XIX of 1988_), which was promulgated on the 13th October, 1988, and got repealed on the 12th February, 1989, by virtue of clause (2) of Article 89 of the ;Constitution. The life of the Act has not been further extended beyond the 7th November, 1988, and it stood repealed on that date.

However, on a reference to the provincial government, it has been learnt that still eleven special courts for speedy trials are functioning in the province of the Punjab. There is no such court in any other province.

(b) The special courts were established by the provincial government. The Federal Government is not concerned with the matter.

**Construction of Dual Carriage G.T. Road**

34. ***Dr. Bisharat Elahi:** Will the Minister for communications be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the government to construct dual carriage G.T. Road from Lahore to Islamabad if so, when; indicating also the total amount, if any, allocated for the said purpose in the current budget?

**Muhammad Makhdoom Amin Fahim:** Yes. The position for dualization of G.T. Road between Lahore and Islamabad is as under:

(i) Lahore-Gujranwala (59 km). already dualized.

(ii) Gujranwala-Khatian (94 km.) which is part of the 4th Highway Project, is being dualized under World Bank loan, work on which is in progress since January, 1988. In the current year ADP Rs. 500 million have been allocated for the 4th Highway project of which the share of this section would be about Rs. 150 million.

**OVERSEAS CALL**

35. ***Nawabzada Jahangir Shah Jogezai:** Will the Minister for Communications be pleased to refer to Senate Starred Question No. 21 replied on 17th January, 1989 and state:

(a) the number of private overseas calls booked by the concerned officer from his residential telephones; and

(b) the present posting of the said officer, and the amount recovered from him so far on account of private overseas calls, if any?

**Muhammad Makhdoom Amin Faheem:** (a) Sixty-nine (69) calls.

(b) Director (Parliamentary Affairs) office of the Director General, Rs. 7,991.

36. Already replied on 28th September, 1989.

**Telephone connection in NIH Colony Islamabad**

37. ***Mian Alam Ali Laleka:** Will the Minister for Communications be pleased to state.

(a) the number of telephone connections given to NIH colony Islamabad on or after 10th October, 1988 and the number of telephone lines available in that colony: and

(b) the number of telephone connections given on the recommendations of Senators during the said period and the details of pending cases with reasons thereof?

**Makhdoom Amin Faheem:** (a) (i) Number of telephone connections. Nil.

(ii) Number of telephone lines. Nil.

(b) (i) Number of telephone—One (Senator Cases).

(ii) Number of telephone—16 (Other Cases).

*Reasons for the Sanctioning* — Non-availability of cable pairs in the said area.

**Community Welfare/Labour Attachs**

38. ***Mir Hussain Bukhsh Bangulzai:** Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state:

(a) whether it is a fact that Community Welfare/Labour Attachee posted aboard are being called back before completion of their deputation period if so, its reasons; and

(b) the name, qualification, experience and garde of Labour Atachee of Pakistan in U.A.E.?

**Malik Mukhtar Ahmad Awan:** (a) Only three Community Welfare Attachs are being recalled before completion of their tenure due to their unsatisfactory performance.

(b) Three Community Welfare Attachs are posted in UAE. Their grades, qualification and experience are as sunder:-

| S.No. | Name | Grade | Qualification | Experience |
|---|---|---|---|---|
| 1. | Mr. Wali-ur-Rehman. | 19 | Matric | 24 years in State Life Insurance Corporation of Pakistan. |

[Malik Mukhtar Ahmed Awan]

| | | | |
|---|---|---|---|
| 2. Mr. Ghulam Mohiuddin. | 18 | M.A. | 22 years in different Government offices. |
| 3. Mr. Mushtaq Hassain Naqvi. | 18 | B.A. LLB Diploma AEE. | 21 years in different Government Departments. |

## Pakistanis Murdered in USA

39. *Qazi Abdul Latif: Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state the number of Pakistan nationals murdered in USA since 1st January, 1989 indicating also their names and home addresses in Pakistan?

**Malik Mukhtar Ahmad Awan:** The requisite information is being collected from Embassy of Pakistan, Washington and will be placed before the House as soon as received.

## Peoples Programme

40. ***Qazi Abdul Latif:** Will the Minister for Local Government and Rural Development be pleased to state:

(a) the number of sewing machines, bicycles and bags of fertilizer distributed free of cost under the Peoples Programme in each of the four provinces from 1st July, to 20th August, 1989;

(b) the names of Ministers under whose supervision these items were distributed; and

(c) the names of the agencies/companies through which these items were purchased?

**Syed Faisal Saleh Hayat:** (a) Information on the subject is being collected from the field offices in the districts and would be placed before the House as soon as received.

(b) Information on the subject is being collected from the field offices in the districts and would be placed before the House as soon as received.

(c) — Cycles from PECO (Government Enterprise).

— Fertilizer from NFC (Government Enterprise).

— Sewing Machines through Director General, Supplies, Ministry of Industries.

## Labour Sent Abroad

41. ***Qazi Abdul Latif:** Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state the number of skilled and unskilled workers sent abroad for employment by the Government from 1st January to 20th August, 1989 indicating also their names, permanent addresses, tenure and the name of country to which they have been sent?

**Malik Mukhtar Ahmad Awan:** The requisite information is being compiled and will be placed before the House as soon as it is completed.

## Un-employment

42. *Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui: Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state:

(a) the number of un-employed graduates, Doctors and Engineers in the country, with province-wise break-up; and

(b) the job apportunities created to accommodate them?

**Malik Mukhtar Ahmad Awan:** Necessary information is being collected and will be placed before the House as soon as compiled.

## Vacant Posts of Judges

43. *Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui: Will the Minister for Law and Justice be pleased to state:

(a) the number of existing vacant posts of judges in the superior courts in the four provinces anad athe time by which the said posts will be filled up; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to increase the number of judges in each High Court to dispose of huge backlog of cases?

**Syed Iftikhar Hussain Gilani:** (a) The number of existing vacant posts of Judges in each High Court is as follows:—

| | |
|---|---|
| Lahore High Court .. .. .. .. .. | 12 |
| Sind High Court .. .. .. .. .. | 8 |
| Peshawar High Court .. .. .. .. | 2 |
| Baluchistan High Court .. .. .. .. | 2 |

The appointment of High Court Judges is made by the President under Article 193 of the Constitution after consultation with the Chief Justice of Pakistan, the Governor of the Province and the Chief Justice of the concerned High Court. The proposal for appointment of new Judges in a High Court is initiated by the Chief Justice of that High Court and new appointments are made by the President on the advice of the Prime Minister after receipt of recommendations of the authorities concerned. No time is fixed for appointment of new Judges of the High Courts. Vacancies in the High Courts are filled up after the formalities stated earlier are finalized.

(b) There is no proposal at present under consideration of the Government to increase the sanctioned strength of the four High Courts.

## Foreign Scholarship

44. ***Mr. Muhammad Mohsin Siddiqi:** Will the Minister for Education pleased to state :

(a) the number of foreign scholarships received during the last financial year : and

(b) the number of the scholarships availed of alongwith the names of the persons granted these scholarships ?

**Syed Ghulam Mustafa Shah:** (a) The total number of scholarships received from the foreign countries under Cultural Exchange Programme during the last year *i.e.* **1988-89 was 40.**

(b) The number of the scholarships availed during the said period is 37. There names and other details may be seen at Annex I.

### CULTURAL SCHOLARSHIPS OFFERED DURING 1988-89

### PUNJAB

**U.S.S.R.**

1. Mr. M. Zafarullah Ghuman, Govt. Islamia College, Sambrial.
2. Mr. Mohammad Shamim c|o Mohammad Amin, E.S.P. Carrier (Telephone), Jhelum.
3. Mr. Shakil Akhtar Khan, Lecturer, College of Veterinary Sciences, Lahore-1.
4. Mr. Mohammad Bashir, Distt. Soil Conservationist, Chakwal.

**Poland**

5. Miss Neelam Naz, Assistant Professor, Deptt. of Archaeology University of Engg. & Tech., Lahore-31.

**U.K. (Charles Wallace Trust)**

6. Mr. Mohammad Mumtaz Raja, P.O. Box No. 1331, Islamabad.

**Malaysia**

7. Mr. Fayyaz Ashraf, Lecturer, Barani Agriculture College, Rawalpindi.

**Japan**

8. Mr. Khaleeq Ahmad, Lecturer in Physics, Islamia University, Bahawalpur.

9. Mr. Islamullah Khan, Alvi Colony, Mohammad Ali Park, Jaranwala, Distt. Faisalabad.

10. Mr. Tariq Mahmood, Scientific Officer, P.O. N.I.H., NARC, Islamabad.

**China**

11. Mr. Mohammad Tayyab Ansari, Lect., Deptt. of Pharmacy, Bahauddin Zakaria University, Multan.

12. Mr. Khalid Farooq, H. No. 4, St. No. 63, F-7|3, Islamabad.

**Turkey (Post Graduate)**

13. Mr. Mohammad Iqbal, Instructor in Service Agri., Training Institute, Sargodha.

14. Mr. Pervez Akhtar Chatta, Lecturer, Inter College, Ali Pur Chatta.

**Turkey (Language)**

15. Syed Mohammad Shahid, E-185, St. No. 2, Qutbuddin Mohallah, Rawalpindi.

16. Miss Saadia Saeed, H. No. 52, St. No. 23, Sector F-10|2, Islamabad.

17. Mr. Furqan Hameed, N.I.M.L., Islamabad.

**G.D.R.**

18. Mr. Ashraf Ali, Assistant Land Reclamation Officer, Bara Reclamation Sub-Division, H. No. 57|A, St. No. 3, Rehmania Colony, Mian Channu.

**Romania**

19. Mr. Shabbir Ahmed, Department of Agriculture Sciences, A.I.O.U., Islamabad.

## SINDH

**S.S.R.**

1. Miss Nafeesa Bano, Physiology Department, Sindh University, Jamshoro.

**pan**

2. Mr. Badar-ul--Haque, Baluch, Department of Electrical Engg., Mehran University of Engg. and Technology, Jamshoro.

**ina**

3. Mr. Abdul Jabbar, Lecturer in Physics, Govt. Superior College, Khairpur Mirs.

[Syed Ghulam Mustafa Shah]

**Turkey (Post Graduate)**

4. Mr. Latafat Ali Chughtai. Department of Physiology. Sindh University, Jamshoro.

**U.S.S.R.**

5. Mr. Iqbal Ahmad Ansari, Assistant Professor. Mehran University-College of Engg. & Tech., Nawabshah.

**U.K.**

6. Syed Sajid Raza, 335, Bahadur Abad, Housing Society, Karachi-5.

N.W.F.P.

**U.S.S.R.**

1. Mr. Khurshid Anwar, c/o Haji Mohammad Hussain, Taj Mahal Hotel, Mansehra—Hazara.

**Poland**

2. Mr. Bahadar Shah, Lecturer, Department of Public Administration, Gomal University, D. I. Khan.

**Malaysia**

3. Mr. Mohammad Saeed Khan Khattak, Lecturer in Agri-Chemistry, Faculty Agriculture, Gomal University, D. I. Khan.

**Japan**

4. Mr. Imdadullah, Department of Chemistry, University of Peshawar. Peshawar.

**China**

5. Mr. Ghulam Qasim, 48-Kwatra Building Arbab Road, Peshawar Cantt.

**Turkey (Post Graduate)**

6. Mr. Umar Ali Khan, c/o Ghulam Akhbar Khan, H. No. 135/C, Mohallah Toyanwala, D. I. Khan.

**Hungary**

7. Mr. Ghulam Mohammad, Lecturer in Biology, Govt. Jehanzeb College, Saidu Sharif, Swat.

BALUCHISTAN

**Japan**

Miss Lala Rukh Kamal, c/o Mr. Hyder Kamal Chemist, Geological Survey of Pakistan, P.O. Box No. 15, Quetta.

(F.A.) F.A.N.A., A.J.K.

**China**

1. Mr. Mohammad Riaz Naeem, Assistant Research Officer, Soil Testing Laboratory, Department of Agriculture (Gojara), Muzaffarabad.

2. Mr. Yousaf Ali, Assistant Professor, University-College of Agriculture, Azad Kashmir.

**G.D.R.**

3. Mr. Mohammad Siddiq Kiani, P.O. Box No. 34, Muzaffarabad, Azad Kashmir.

## Telephone Exchange in Dir

45. ***Akhunzada Bahrawar Saeed :** Will the Minister for communications be pleased to refer to Senate Starred Question No. 75 replied on 22nd May, 1989 and state the time by which the additional 50 lines will be added to the existing telephone exchange in village Khall, Tehsil & District Dir, N.W.F.P. ?

**Makhdoon Muhammad Amin Faheem:** Three months.

## Vacancies of Linemen

46. ***Mr. Shad Mohammad Khan :** Will the Minister for Communications be pleased to state :

(a) whether it is a fact that thirty vacancies of Linemen in Hazara Division have been filled in by recruiting persons not belonging to Hazara Division ; if so

(b) the reason for not recruiting persons belonging to Hazara Division against these vacancies ; and

(c) names, addresses and place of domicile of the persons recruited against these vacancies ?

**Makhdoom Muhammad Amin Faheem:** (a) No.

(b) Nil.

(c) Names, addresses and place of domicile of these persons recruited against these vacancies are as follows :—

| Name | Domicile | Addresses |
|---|---|---|
| 1 | 2 | 3 |
| 1. Abdul Khaliq | Mansehra | Village and P.O. Battal, Mansehra. |
| 2. M. Saeed | Do. | Village and P.O. Bajna, Mansehra. |
| 3. M. Rafiq | Do. | Village and P.O. Tarapi, Mansehra. |
| 4. Shoukat Hayat | Do. | Village and P.O. Bajna, Mansehra |

[Makhdoom Amin Faheem]

| 1 | 2 | 3 |
|---|---|---|
| 5. Allahdad .. .. .. | Do. | Village Matial, P.O. Qalandarabad, |
| 6. Liaqat Ali .. .. .. | Do. | Village and P.O. Shinkiari. |
| 7. Ubaidullah .. .. .. | Do. | Village and P.O. Balagram Mansehra. |
| 8. Babar Khakan .. .. | Do. | Village and P.O. Balakot, Mansehra. |
| 9. M. Tasleem Khan .. .. | Do. | Village and P.O. Jabori, Mansehra. |
| 10 Fayyaz Hussain Shah .. | Abbottabad | Village, Shah Maqsood, P.O. Haripur, Abbottabad. |
| 11. Aurangzeb .. .. | Abbottabad | Village Bindi Mera, P.O. Bagnotar, Abbottabad. |
| 12. Muhammad Saeed .. .. | Mansehra | Village and P.O. Baffa, Mansehra. |
| 13. Tariq Mehmood .. .. | Abbottabad | Mehallah Noorduddin, Abbottabad. |
| 14. Jamil Ahmed Hussain .. | Mansehara | Khawari, Mansehra. |
| 15. Abdul Hameed .. .. | Abbottabad | Havellian, Abbottabad. |
| 16. Javed Iqbal .. .. .. | Mansehra | Village and P.O. Bajna Mansehra. |
| 17. Sarfraz Khan.. | Do. | Chitti Dheri, Mansehra. |
| 18. Azizur Rehman .. .. | Do. | Village and P.O.Batagram, Mansehra. |
| 19. Rashid Ahmed .. .. | Do. | Village and P.O. Batagram, Mansehra. |
| 20. Imtiaz Ahmed .. .. | Mansehra | Village and P.O. Baffa, Mansehra. |
| 21. Nazir Ahmed .. .. | Do. | Village and P.O. Bajna, Mansehra. |
| 22. Khan Gul .. .. .. | Abbottabad | Village and P.O. Salhad, Abbottabad. |
| 23. Manzoor Ahmed .. .. | Mansehra | Village and P.O. Bajna, Mansehra. |
| 24. Abid Hussain .. .. | Abbottabad | Village Sajikot, P.O. Qalanderabad, Abbottabad. |

**People Works Programme.**

47. ***Malik Mohammad Hayat:** Will the Minister for Local Government and Rural Development be pleased to state:

(a) the amount allocated to Islamabad Federal Area and to District Khushab under the Peoples Works Programme;and

(b) the projects which will be completed under this programme in Islamabad and in Khushab District, separately?

**Syed Faisal Saleh Hayat:** (a) The amount allocated to Islamabad Federal Area for 1988-89, 1989-90 is Rs. 7.58 million, Rs. 10.99 million respectively and the amount allocated to District Khushab for 1988-89, 1989-90 is Rs. 7.58 million and Rs. 10.99 respective.

(b) Schemes approved so far and to be completed under the People's Programme in District Islamabad are at (Annexure A) and in District Khushab at (Annex B).

Annex A

DISTRICT ISLAMABAD

| S. No. | Name of Scheme | Total | Executing Agency |
|---|---|---|---|
| 1 | 2 | 3 | 4 |
| | | (Rs. in Lacs) | |
| 1. | Construction of metalled road (70,000 rft.) from Village Rawat to Shikhpur Islamabad. | 5.00 | LG&RD Department, Islamabad. |
| 2. | Construction of 4 class rooms in F.G. Girls Primary School Mohri (Rawat). | 5.00 | Do. |
| 3. | Construction of retaining wall and Drains for Tamair road. | 3.88 | Do. |
| 4. | Construction of Bhudo Naryas Katcha Road. | 1.00 | Do. |
| 5. | Construction of metalled road from Noon Village to Darbar Ghazi Imam. | 5.00 | Capital Development, Authority |
| | Total .. | 19.88 | |

Annex B

DISTRICT KHUSHAB

| S. No. | Name of Scheme | Total Cost | Executing Agency |
|---|---|---|---|
| | | Rs. | |
| 1. | Const. of Primary School No. 2, Hadali .. .. | 59,532 | Pak. Pwd. |
| 2. | Const. of 2 Class Room Hadali.. .. .. .. | 1,08,936 | Do. |
| 3. | Const. of School, Audhi Circle Punjab .. .. .. | 1,62,310 | Do. |
| 4. | Const. of Srick Soling Thaathi Kalak Bhan .. | 72,400 | Do. |
| 5. | Const. of One Room Bhundial.. .. .. .. | 59,532 | Do. |
| 6. | Const. of Class Room Dhok Utrol .. .. | 59,532 | Do. |
| 7. | Const. of one Class Room Dera Ahmad Sher .. .. | 59,532 | Do. |
| 8. | Const. of one room Jey Sint Utra .. .. | 59,532 | Do. |
| 9. | Const. of Single E. Block Quaid Abad .. .. .. | 59,532 | Do. |
| 10. | Const. of 2 Class room Chorib Colony Quaid Abad | 1,08,936 | Do. |
| 11. | Const. of Single Class Room Audi Cirgal .. .. | 59,532 | Do. |

[Syed Faisal Saleh Hayat]

| S. NO. | Name of Scheme | Total Cost | Executing Agency |
|---|---|---|---|
| 12. | Const. of Single room Adhi Coat .. .. .. | 59,532 | Do. |
| 13. | Const. of one room Shawala Janobi .. .. .. | 59,532 | Do. |
| 14. | Const. of one room Dalah Shah Janoobi Noorpur .. | 59,532 | Do. |
| 15. | Const. of one room Dera Murdan .. .. .. | 59,532 | Do. |
| 16. | Const. of one room Dera Naster .. .. .. | 59,532 | Do. |
| 17. | Const. of one room Dera Sultan Baluch .. .. | 59,532 | Do. |
| 18. | Const. of one room Dakhli Maajods .. .. .. | 59,532 | Do. |
| 19. | Const. of one room Jera Kalan .. .. .. | 59,532 | Do. |
| 20. | Const. of one room Thathi Kalak Bhun .. .. | 59,532 | Do. |
| 21. | Const. of one class room Chak No. 7 U/C 14 MB .. | 59,532 | Do. |
| 22. | Const. of one room Chack No. 12, U.C. 14 MB .. .. | 59,532 | Do. |
| 23. | Const. of one room Chak No. 11 U.C. 14 MB .. .. | 59,532 | Do. |
| 24. | Const. of one room P. sat 40 DB.U.C. 14 MB .. .. | 59,532 | Do. |
| | Total .. | 10,43,222 | Do. |

## Placement Bureau

@19. ***Prof. Khurshid Ahmed:** Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to refer to question No. 110 replied on 25th July, 1989 and state :

(a) the number of applications received and recommended by the Placement Bureau to different departments of the Federal and Provincial Governments and autonomous bodies from the date of its establishment till end July, 1989, on a month-wise basis ;

(b) the criteria on which selection has been made and the number of persons actually given employment ;

(c) whether it is a fact that most of these recommendations have been for posts for which special criteria have been fixed by the Government and different Service Commissions or Selection Committees ;

(d) whether it is also a fact that the persons recommended by the respective Service Commissions or Selection Committees have been superseded by the recommendations made by the Placement Bureau ; and

(e) the number of persons recommended by the Placement Bureau so far from FATA and other Provinces with province-wise break-up ?

**Malik Mukhatar Ahmed Awan:** Necessary information is being collected and will be placed on the table of the House as soon as possible.

## PLACEMENT BUREAU

3. **Prof. Khurshid Ahmed:** Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to briefly state the orders regarding establishment of Placement Bureau, its terms of reference, responsibilities, functions and any guideline given to it by the Government from time to time?

**Malik Mukhtar Ahmed Awan:** The elected people's government stood committed to better the lot of the impoverished and persecuted people. The Prime Minister was pleased to direct the establishment of the Placement Bureau with a view to provide, in coordination with different Ministers/Divisions, Departments, autonomous and semi-autonomous bodies, etc., employment opportunities to the poor and deserving people.

The Government decided to impose a ban on direct recruitment (excluding promotion quota) against the vacancies by the departments. These departments were further asked to notify these vacancies to the Placement Bureau alongwith details of job description; conditions of qualifications and experience; and regional/provincial allocation of these vacancies.

The Placement Bureau made an honest effort to process on priority the cases of those who struggled and suffered for the cause of democracy. The People's Government had taken it as a moral responsibility to rehabilitate them. The deserving cases having the required academic credentials have in no way been ignored.

The cases have been processed observing the regional/provincial allocation of the posts. The recommendations have been made for *ad hoc* appointments only and are then required to be regularised in accordance with the service selection rules. Strict observance of regional quota has resulted in due representation of all the regions of the country.

## FREE AND SPEEDY JUSTICE

4. **Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui:** Will the Minister for Law and Justice be pleased to state.

(a) the steps the government has taken to provide free and speedy Justice to the people ; and

(b) the steps undertaken or proposed to be taken by the government to improve the working conditions of the judiciary?

**Syed Iftikhar Hussain Gilani:** (a) The subject of dispensation of justice is primary a provincial subject. The Federal Government is, however, very much concerned to provide inexpensive and speedy justice to the people. In order to achieve these objectives the Federal Government has taken the following steps :—

(i) Since it is considered that a sound judicial system depends upon the principle that the judges administering it are competent and men of integrity, a Federal Judicial Academy has been set up to provide pre-service and in-service training to the judges and other persons performing quasi-judicial functions. The Academy shall be a centre of excellence in legal research apart from being an institution imparting training to the members of the subordinate judiciary and to act as a bank and centre of information and assistance on legal and constitutional matters and also be an organization involved in upholding the rule of law.

(ii) Four benches of Income Tax Appellate Tribunal have been set up, two at Karachi and two at Lahore, for expeditious disposal of appeals pending before the Tribunal.

(iii) Suppression of Terrorist Activities Act, 1975, has been amended by bringing changes in the procedure of trial including submission of challans in the courts for quick disposal of cases specified in Schedule to the said Act.

(iv) Two special courts for banking and two courts for prevention of corruption have been set up to deal with the pending matters relating to bank loans and cases relating to corruption.

(v) Proposal for establishing three more special courts to deal with smuggling cases and two tribunals for dealing with foreign exchange offences are under process.

(vi) A sum of Rs. 0.5 million was given to Pakistan Bar Council as grant-in-aid including for the purpose of free legal aid.

(b) (i) During the year 1988-89, the Federal Government had reserved a sum of Rs. 50 million for the improvement of judiciary. A major portion of these funds were distributed amongst the Provinces for construction of courts, residence for judges and for provision of library and furniture to the subordinate course in all the four vinces.

(ii) For the current year, the Federal Government has again allocated a sum of 50 million rupees for improvement of judiciary. We are in contact with provincial governments for preparation of necessary plants so that courts and residences of the judges may be constructed, wherever needed.

(iii) The provincial governments had agreed for allocation of matching funds equivalent to the grant made by the Federal Government during the last financial year. A similar request for grant for matching funds will be made to the provincial governments for the current year.

(iv) A sum of Rs. 5.3 millions were distributed amongst the various Bar Associations of the country for improvement of the bar rooms and for provision of books, furniture, etc. For the current financial year as well, the Federal Government plans to distribute a substantial amount for the same purposes.

### LEAVE OF ABSENCE

**Mr. Presiding Officer:** So, we move next item. Leave Applications.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جناب عبدالمجید قاضی صاحب نے ضروری کام کی بناپر ایوان سے ۲ اکتوبر تا اختتام حالیہ اجلاس ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور کرتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: امیر عبداللہ خان روکڑی نے اپنی علالت کی بناپر ایوان سے ۲۴ ستمبر تا اختتام حالیہ اجلاس کے لیئے رخصت کی درخواست کی ہے کیا آپ ان کی رخصت منظور کرتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جناب عالم علی لالیکا نے ضروری مصروفیات کی بناپر ۲۸ ستمبر تا ۴ اکتوبر ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور کرتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

## ADJOURNMENT MOTION RE:STATEMENT OF MINISTER CONCERNING THE PRESIDENT OF AJK.

**جناب محمد طارق چوہدری:** Point of Explanation

جناب چیئرمین گزارش یہ ہے ابھی فاضل وزیر ڈاکٹر شیر افگن صاحب نے فرمایا ہے کہ ہزار سال کی تاریخ میں ان کو اتنا ہی معلوم ہے تاریخ اس سے بہت طویل ہے کبھی کوئی ارائیں حکمران نہیں ہوا اور دس برس ایک آدمی حکمران رہا ہم نے اس کو برداشت کیا میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ آج تک کسی "ارائیں جنرل" نے کسی نیازی" کی طرح دشمن کے پاؤں میں ہتھیار بھی نہیں ڈالے اور میں آپ سے یہ کہہ دوں کہ جس خاتون حکمران نے ان کو گرائے پر بھرتی کیا ہے وہ بھی "ارائیں" ، ہے ماں کے ناتے سے نہیں باپ کے ناتے سے۔

**ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی:** point of explanation انہیں یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ انڈیا میں بنگال ہیبت خان نیازی نے conquer کیا تھا انہوں نے نہیں کیا تھا یہ تاریخ کو کیا سمجھتے ہیں۔

**Mr. Presiding Officer:** These personal remarks are not desirable and should not be repeated. Next, we take up adjournment motions - No.28 and 59 club together.

اس پر بحث اس دن ہو چکی تھی اور وزیر امور کشمیر میر باز محمد کھیتران صاحب نے اس کا جواب دینا تھا تو وہ آج موجود ہیں۔ میں ان سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنا بیان دیں۔

**اخونزادہ بہرہ ور سعید:** پوائنٹ آف آرڈر۔ اس سے قبل کے وزیر صاحب بیان دیں میں یہ پوچھنے کی کوشش کروں گا کہ کیا قانون کی رو سے وزیروں کی جو باتیں ہوتی ہیں کیا وہ ان کی person سے الگ ہوتی ہیں جناب والا! یا تو وزیر ہے یا میری طرح ممبر ہے۔

**جناب پریذائیڈنگ آفیسر:** دیکھیں اب آپ آگے جا رہے ہیں ان کو بیان تو دینے دیں۔

**اخونزادہ بہرہ ور سعید:** Two capacities نہیں ہو سکتیں اس کی اسٹڈ لینا کہ یہ میری

اپنی رائے ہے۔ یہ ایک غلط طریقہ ہے۔

**جناب پریذائیڈنگ آفیسر:** ابھی تو انہوں نے بیان نہیں دیا ہے کہ پرسنل ہے کہ نہیں ہے۔

**اخونزادہ بہرہ ور سعید:** یہ آرڈر نہیں لینا چاہئیے۔ frankly کہیں کہ ہاں میں وزیر کی حیثیت سے نہیں تو یہاں پر استعفیٰ دے اور سلام کر کے چلا جائے۔

**Mr. Presiding Officer:** That is not a point of order.

Gen. Saeed Qadir on a point of order.

**Lt. Gen.(Retd.) Saeed Qadir:** I think this is a very important issue and it has been raised in this House earlier also and it appears that we make statements in various locations and then decide that we made this statement as an individual and not as a Minister. Now, I think, there is the decision of the Chair earlier also in the Senate proceedings but I think there is a need to have a fresh look at it. If Mr. X, Y or Z happens to be a Minister and he makes a statement, there can be only a statement on account of his being a Minister. If that Mr. X, Y or Z makes a statement not as the Minister and he would not be a Minister nobody would even publish it. How can you make these important statements and then come in this House or some other House and decide to say that you have made the statement in your personal capacity. Therefore, I would like to request you Mr. Chairman, that whatever the Minister wishes to state now the fact is that once you are in official capacity it cannot be divided by a thin line and say where you are going to make a statement in your personal capacity and where you are going to make a statement as the Minister particularly where it involves major public issues such as Kashmir. How can anybody go around the streets and start saying that this or that policy may be adopted unless you happened to be in a position. So, while you are giving a ruling Mr. Chairman please keep this in mind that there is no such thing as personal statement by any official. Once he utters those things out of his lips they become official. Thank you.

**Dr. Sher Afgan Khan Niazi:** Point of order Mr. Chairman, Sir.

**Mr. Presiding Officer:** Yes Dr. Sher Afgan.

**Dr. Sher Afgan Khan Niazi:** As the decision on this point was given by the honourable Chairman in connection with the adjournment motion brought against me on this very august House, If at all we have to reconsider such a decision already given by the honourable Chair there is a special procedure for that which is known as motion of rescission under law and rules. That is available somewhere, I will point out. Similarly it is available in the Rules of Procedure of the National Assembly, therefore, if we go again to discuss the same decision which has been given by this honourable Chair a few days back there must be a procedure and then if it is reversed through a proper procedure then this precedent which have been created by this august House may be dropped. Otherwise it is binding upon this august House to be with that precedence which have been created and honourable Chair has held it. Therefore, I will again request as it has been decided until through a procedure, through a law, through a proper motion it is changed this will remain applicable Mr. Chairman.

**Mr. Presiding Officer:** Let us first hear the Minister.

جناب عالم علی لالیکا: جناب والا! میں آپ کی وساطت سے اتنی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اگر ایک وزیر جو کہ proclaimed offender ہے کیا اس کی طرف سے کوئی دوسرا وزیر یہاں بیان دے سکتا ہے، آپ نے ابھی فرمایا ہے کہ

As long as he is a Minister he will be considered a 'Minister'. He shall remain the Minister. There is no second opnion on this subject.

کہ کسی وقت وہ کچھ ہوں اور کسی وقت وہ کچھ ہو اگر وہ proclaimed offender ہوتے ہوئے بھی وزیر رہ سکتا ہے تو پھر non-proclaimed offender ہوتے ہوئے بھی اس کو وزیر رہنا چاہیئے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میرا خیال ہے کہ پہلے وزیر صاحب کو سن لیں، اس کے

بعد یہ نکات اٹھائے جا سکتے ہیں۔

قاضی عبداللطیف : پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی فرمائیے۔

قاضی عبداللطیف : جناب! گزارش یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے جو نکتہ اٹھایا ہے اور اس سلسلے میں انہوں نے حوالہ دیا ہے کہ چند دن پہلے اس پر رولنگ آ چکی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس رولنگ میں اور آج کے کیس میں زمین اور آسمان کا فرق ہے اس وقت ڈاکٹر صاحب نے جو بیان دیا تھا، وہ ان کے اپنے محکمے کے متعلق نہیں تھا ڈاکٹر صاحب نے ایک بیان دیا تھا اور یہاں دوسرے وزیر نے اس کی تردید کر دی ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے خود بھی یہی کہا تھا کہ بھئی، یہ میرا ذاتی بیان ہے اور میں یہ ذمہ داری قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں کہ گورنمنٹ کی جانب سے یہ ہو لیکن اگر وزیر اپنے محکمے کے متعلق بیان دیتا ہے، چاہے وہ بازار میں دیتا ہے یا چاہے وہ کسی جلسے میں دیتا ہے، چاہے یہاں ایوان میں دیتا ہے، تو یہ اس کی ذمہ داری ہے اور یہ سمجھا جائے گا کہ یہ اسی عہدے کے لحاظ سے ہے اور یہ حکومت ہی کی جانب سے ہے یہ کہہ دینا کہ چونکہ اس دن رولنگ دی جا چکی ہے میں سمجھتا ہوں کہ ان دونوں کے درمیان زمین و آسمان کا فرق ہے اس سے انحراف کی بات نہیں ہے یہ نیا کیس ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی سومرو صاحب،

**Mr. Ahmedmian Soomro:** Sir, I want to explain it that a Minister is a Minister all the 24 hours. He signs files at night even because he is the Minister all the time. You cannot separate his person and his capacity as a Minister in public statements. There is such a thing in the Constitution as 'joint responsibility' as we have today seen one Minister answers even on behalf of another who is supposed to be declared as an absconder. The Minister has every right to reply on his behalf. It is a joint responsibility and here anything said by a Minister is not supposed to be in his personal capacity and the Cabinet is responsible for any utterance in a public statement of any Minister.

میر باز محمد خان کھیتران : جناب والا! سب سے پہلے تو میں ان کے پوائنٹ آف آرڈر کے متعلق عرض کرتا ہوں کہ وہ کہتے ہیں کہ "منسٹر" ہر وقت "منسٹر" ہوتا ہے ہم نے کبھی نہیں کہا کہ ہم sun set کے بعد منسٹر نہیں ہوتے لیکن اس تمام question پر بات کرنے سے پہلے میں یہ عرض کروں کہ آزاد جموں و کشمیر کا یہ مسئلہ جو یہاں ایوان بالا میں اٹھایا گیا ہے، ۱۹۷۴ کے آزاد کشمیر ایکٹ کے تحت، یہ بحث اس ایوان بالا میں نہیں ہو سکتی آئین کے تحت وہ پاکستان کا حصہ نہیں ہے اور نہ ہی آزاد کشمیر کو یہاں پر سینیٹ اور قومی اسمبلی میں نمائندگی حاصل ہے اور میں نے وہ بیان اپنی personal capacity میں ضرور دیا تھا، اس کو میں admit کرتا ہوں میں نے یہ اس طرح دیا تھا کہ قیوم خان کی سیاسی موت بہت نزدیک ہے اس کے بارے میں اگر کوئی question ہوتا ہے، میں اپنی پارٹی، آزاد کشمیر پیپلز پارٹی کے حوالے سے یہ بیان دے سکتا ہوں، اور میں نے دیا ہے لندن میں ہی یہ پڑھ کر میں نے تردید کر دی تھی آزاد کشمیر کے صدر کے بیان کے فوراً بعد اور یہ اس کی کابینہ میں ڈسکس ہوا تھا، میں نے اس کو contradict کر دیا تھا۔ میں نے یہ کہا کہ میں نے اس کی سیاسی موت کی بات ضرور کی ہے لیکن personal capacity میں کی ہے، میری کوئی قیوم خان سے ذاتی دشمنی نہیں ہے اور نہ ہی میرا کوئی اس قسم کا ارادہ ہے اور نہ ہی ہو سکتا ہے۔

ویسے میں قیوم خان کے بارے میں تھوڑی سی عرض کروں کہ وہ برائی اور فساد کی جڑ ہے اس نے آزاد کشمیر کے عوام کا جینا حرام کر رکھا ہے اور وہاں کے عوام کے مسائل حل کرنے کی بجائے......

(مداخلت)

قاضی عبداللطیف : پوائنٹ آف آرڈر۔

میر باز محمد خان کھیتران : جناب والا! پہلے مجھے سنیئے۔

قاضی عبداللطیف : جناب والا! میں پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑا ہوں۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر : جی قاضی صاحب۔

قاضی عبداللطیف: میں گزارش کر رہا ہوں کہ ڈاکٹر صاحب نے بھی یہی فرمایا تھا۔ اور سب نے یہی کہا کہ جو شخص ایوان میں موجود نہیں ہے، اور جواب نہیں دے سکتا اور اپنی صفائی پیش نہیں کر سکتا، اب اس پر الزام لگانا درست نہیں ہے ہم نے یہ بات کہی تھی وہ ان کے طرز تکلم پر نہیں کی تھی یہاں جو معاملہ ہے اس میں یہ بات نہیں ہے کہ اس کی سیاسی موت ہونے والی ہے بلکہ یہ ہے کہ اس کی حکومت کو اب ختم کیا جا رہا ہے اور لندن سے اس مقصد کے لیے آدمی منگوا لیا گیا ہے اور عنقریب ایک نگران حکومت قائم ہو گئی۔ تو جناب والا! میں عرض کروں گا کہ ان کو روکا جائے کہ ان کے متعلق کوئی بات نہ کریں۔ بلکہ موشن کے متعلق بات کریں۔

جناب محمد طارق چوہدری: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر: جی فرمائیے۔

جناب محمد طارق چوہدری: جناب چیئرمین! آپ کی وساطت سے اپنے ممبران سے درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ وزیر صاحب کو بیان دے لینے دیں اور جب وہ اپنا بیان مکمل کر لیں تو جو movers ہیں وہ خود بھی ان سے نپٹ لینے کی سکت رکھتے ہیں اور اس کے بعد وہ ہماری مدد کو آئیں، براہ کرم ان کو اپنا بیان مکمل کرنے دیں ان کے بیان میں بھی ان کی غلطیاں ہیں یہ براہ کرم ذرا صبر سے کام لیں۔

سید عباس شاہ: پوائنٹ آف آرڈر، جناب والا! جیسے منسٹر صاحب نے بات کرنی شروع کی ہے، We will request کہ ایسے الفاظ اس آدمی کے خلاف استعمال نہ کیے جائیں جو اس ہاؤس میں اپنے آپ کو defend نہیں کر سکتا ہے۔

He should stick to only that statement which he has already given and on which the adjournment motion has come to the House.

میر باز محمد خان کھیتران: تو جناب، ان کے بارے میں جو آدمی

**Dr. Sher Afgan Khan Niazi:** Point of order. Sir, my point of order is this; in the name of Sardar Qayyum how the adjournment motion was brought on the floor of the House? In what capacity? There and three reasons behind

[Dr. Sher Afgan Khan Niazi]

it. One is that the Azad Kashmir is not part of Pakistan. It has got a separate Constitution. I did describe this thing; they have got a different set up and the thing is, that man is coming day in and day out and is trying to create such a fuss with the Federal Government of Pakistan and this note has not been taken, he has got no right to come and there was no right to bring such a thing on this august House when he has got nothing to do with that.

**Mr. Presiding Officer:** We are discussing the admissibility of the motion and these points be taken on record. Let the Minister finish his statement.

جناب والا! ہم نے آپ سے پہلے بھی بات کی ہے کہ سردار آدمی یہاں موجود نہیں ہے، تو اس پر الزامات کیسے لگائے جا سکتے ہیں تو اس کا جواب ڈاکٹر صاحب نے بھی دے دیا ہے اور میں بھی عرض کرتا ہوں کہ اگر ایسی صورت ہے تو اس آدمی کو یہاں discuss کیسے کیا جا سکتا ہے اور اگر اس کو discuss کرنے کی یہ اجازت مانگتے ہیں تو پھر ہم اس کو oppose کرتے ہیں اور وہی لوگ جو اس طرف بیٹھتے ہیں، جنہوں نے یہ موشن پیش کی ہے وہی اس کو defend کریں وہی اس کے متعلق بات کریں ۔۔

(مداخلت)

میر باز محمد خان کھیتران: جناب والا! ہم نے آپ سے پہلے بھی بات کی ہے کہ سردار قیوم خان کا ایک پیشہ ہے کہ وہ کبھی تینوں مسلح افواج کے Chiefs کو خط لکھتا ہے۔ موجودہ جمہوری حکومت کو ختم کرنے کے لیے اور کبھی فلسطین کے صدر یاسر عرفات کو خط لکھتا ہے کہ کبھی یہ Intelligence Bureau کے لوگوں کو خط لکھتا ہے اور روز بروز وہ اسلام آباد میں بیٹھ کر پاکستان کی سیاست میں مداخلت کرتا ہے جس کو میں کافی دفعہ بطور وزیر کشمیر افیئرز درخواست کر چکا ہوں کہ آپ خدارا، کشمیر کے لوگوں کے مسائل حل کریں، وہ بجائے کشمیر کے لوگوں کے مسائل حل کرنے ان کی توجہ divert کر کے کبھی وزیر کشمیر افیئرز کے بیان کا نوٹس لیتا ہے اور کبھی صدر پاکستان کو خط لکھ دیتا ہے، کبھی وزیر اعظم

کو خط لکھ دیتا ہے۔

ان سب باتوں کے باوجود تھوڑے دن ہوئے ہیں کہ ہم نے ان کو ایک خط لکھا۔

+[+ + + +]

ہے کہ ہم آپ کے ساتھ بیٹھ کر ہر قسم کے مسائل پر dialogue کے ذریعہ حل کرنا چاہتے ہیں۔

جناب محمد طارق چوہدری: کیا اب میں ان کی باتوں کا جواب دے سکتا ہوں۔

قاضی عبداللطیف: جناب والا!

جناب پریزائیڈنگ آفیسر: آپ کیا پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں یا پہلے موور بات کریں۔

قاضی عبداللطیف: جناب والا! میری اسی سلسلے میں تحریک ہے اور میں یہ پیش کرنے والا ہوں ۔۔۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر: چوہدری صاحب، میرا خیال ہے کہ پہلے قاضی صاحب بول لیں۔

قاضی عبداللطیف: جناب والا! یہاں دو مسئلوں کو غلط ملط کیا گیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ دیدہ دانستہ اس مسئلہ کو الجھایا جا رہا ہے۔ خان قیوم کا نام لے کر، حالانکہ صدر آزاد کشمیر کا تعلق ہمارے ساتھ شہ رگ کی حثیت رکھتا ہے اور اسی بنیاد پر ہم اس کا احترام کرتے ہیں کہ وہ اس علاقے کا صدر ہے اور وہ منتخب صدر ہے کہ جو علاقہ ہمارے پاکستان کے لیے شہ رگ کی حیثیت رکھتا ہے اور اس وقت بھی ہندوستان کی نگاہیں اسی پر لگی ہوئی ہیں اور اسی کو کمزور کرنے کے لیئے یا اسی کو ختم کرنے کے لیئے وہ وہاں کام کر رہا ہے آپ کو معلوم ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں اس وقت بھی کرفیو نافذ ہے اور وہاں ہڑتالیں ہو رہی ہیں۔ ان چیزوں کو ختم کرانے کے لیے یہاں سے ایسی چیزیں کرائی جا رہی ہے کہ یہاں کشمیریوں کے مسئلہ کو الجھا کر کمزور کیا جائے۔ جہاں تک سردار عبدالقیوم خان کا تعلق ہے میں نے اُن کا نام نہیں لیا جو انہوں نے بیان دیا ہے کہ "آزاد کشمیر میں جلد ہی نگران حکومت قائم کر دی جائے گی۔ آزاد کشمیر کے ہائی کورٹ کے چیف جسٹس، جسٹس محمد خورشید کو لندن سے طلب کر لیا گیا ہے میر باز کھیتران" سپریم کورٹ کے ایڈہاک جج جسٹس عبدالمجید ملک

***Expunged by the order of the Presiding Officer.

[Qazi Abdul Latif]

نے ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کے عہدے کا چارج سنبھال لیا ہے یہ ہے اس کی حکومت کے متعلق، سردار قیوم خان کی ذات کے متعلق نہیں ہے میری تحریک کی نوعیت یہ ہے۔ اور میں اسی بنیاد پر کہتا ہوں کہ اگر آزاد کشمیر کی حکومت کو ختم کیا جا رہا ہے تو اس کا معنی یہ ہے کہ ہم بھارت کو شہہ دے رہے ہیں اور اپنے موقف کو کمزور کر رہے ہیں۔ جب وہاں کی حکومت اس وقت منتخب ہے اور آج بھی ایک مشیر کا بیان آیا ہے کہ اس حکومت کو کبھی ختم نہیں کیا جائے گا اور وہ اپنی میعاد تک برقرار رہے گی اب ہمیں معلوم نہیں ہے کہ حکومت کی پالیسی کیا ہے کہ اس کا انچارج وزیر کچھ کہتا ہے اور اس کے مشیر کچھ کہتے ہیں اور دوسرے وزیر ہیں کچھ اور کہتے ہیں یہ ان کا ذاتی بیان ہے یہ حکومت کا بیان نہیں ہے۔

بہرحال میں گزارش کروں گا کہ یہ میری جو تحریک ہے اس کا تعلق سردار قیوم خان کی ذات سے نہیں ہے جن کو انہوں نے موضوع بحث بنا لیا ہے۔ بلکہ آزاد کشمیر ہی کی حکومت کے متعلق ہے۔

جناب محمد طارق چوہدری: محترم چیئرمین! بڑے چھوٹے کا ادب لحاظ تو اب پرانے زمانے کی باتیں ہو گئیں لیکن پروٹوکول کے کچھ اپنے اداب ہیں اور اس پروٹوکول سے بغاوت بجائے خود ایک سنگین مسئلہ ہے سردار عبدالقیوم بقول ان کے، ایک علیحدہ ریاست کے سربراہ ہیں اور جو خود ابھی صدر مملکت ہے انکے بارے میں (وزیر صاحب کا) لب و لہجہ اور رویہ آپ نے خود ملاحظہ کیا - آزاد کشمیر کی صورت حال یہ ہے کہ پاکستان کا موقف یہ ہے کہ وہاں پر استصواب کرایا جائے اس بات کے لئے کہ کیا کشمیری پاکستان میں شامل ہونا چاہتے ہیں یا ہندوستان میں، اور سردار عبدالقیوم خان، انکی جماعت اور بہت سے مسلمان کشمیری پاکستان میں شامل ہونے کی تحریک چلاتے ہیں اور انڈیا موقع پاکر آدھے کشمیر پر قبضہ کر لیتا ہے اور یہ معاملہ اقوام متحدہ میں ابھی تک زیر غور ہے اس نسبت سے اگرچہ کشمیر ابھی پاکستان کا حصہ نہیں بنا لیکن ہمارا یہ claim ہے کہ استصواب رائے اگر ہو جائے تو کشمیر پاکستان کا قدرتی حصہ اور ناقابل تقسیم حصہ ہے لہذا ہم یہ

سمجھتے ہیں کہ مستقبل میں وہ پاکستان ہوگا لیکن ابھی ہم نے اسے متنازعہ تسلیم کیا ہے اس لیے وہاں پر ایک علیٰحدہ حکومت ہونے کے باوجود اس کے اور پاکستان کے آپس میں خصوصی تعلقات ہیں کشمیر کوئی اس طرح کا اجنبی خطہ بھی نہیں ہے کہ جس کے بارے میں ہم یوں باتیں کریں۔ کشمیر کے مسئلے میں ہم نے تین جنگیں لڑی ہیں۔ ہماری دو بنیادی پالیسیاں یعنی خارجہ، ڈیفنس اور فارن افیئرز کشمیر کے حوالے سے تشکیل پاتی ہے وہ سب سے اہم ہمارا ڈیفنس اور ہماری خارجہ پالیسی جو ہے اسی نسبت سے تشکیل پاتی ہے یہ تو ہے کشمیر کی حیثیت اور اہمیت۔

میاں پر جو مسئلہ ہمارے زیر غور ہے وہ تو بذات خود وزیر محترم جو بیان اس ایوان میں دے رہے ہیں وہ اس حکومت کی مشترکہ ذمہ داری ہے اور یہ بیان جو ان کی طرف سے آیا ہے گھٹیا لفظ سمیت جو آپ نے کٹوا دیا یہ دراصل پرائم منسٹر کے behalf پر کہا جا رہا ہے اس بات کو آپ ذرا بغور دیکھیں اور جو بعد میں واقعات ظہور پذیر ہوئے ان کے بارے میں قاضی صاحب نے اپنی تحریک دی ہے میں نے اس واقعہ کے بارے میں تحریک دی تھی اس رویے اور لہجے کے بارے میں اپنی تحریک دی تھی جو وزیر محترم کی طرف سے صدر آزاد کشمیر کے بارے میں روا رکھا گیا اور اس میں بطور خاص چیز جو توجہ طلب ہے وہ کشمیر کے خصوصی حیثیت کے علاوہ وہ ادب لحاظ اور پروٹوکول ہے جس کی انہوں نے خلاف ورزی کی ہے اور جو انہوں نے رویہ اور لہجہ اختیار کیا ہے یہ ہمارے کشمیر کے ساتھ تعلقات کو بھی بری طرح متاثر کرتا ہے خود اندرون پاکستان بے چینی کا سبب بنتا ہے اور اسی نسبت سے میں نے یہ کہا کہ ایوان اس پر بحث کرے اور اس کے بعد پھر جس طرح چیزیں ترتیب پاتی گئیں بعد میں قاضی صاحب نے جو تحریک دی کہ وہاں ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کو بلایا گیا اور حکومت توڑی جائے گی یہ سب کچھ انہی کی طرف سے آیا تو اس نسبت سے یہ ہمارے سامنے ایک مسئلہ ہے کہ اس پر غور کیا جانا چاہیے ایوان میں بحث ہونی چاہئیے کیونکہ یہ مرکزی حکومت سے متعلق ہے ہمارے ملک میں بے چینی کا سبب ہے ہمارے ایک ایسے حساس خطے میں یہ گڑبڑ کا باعث

[Mr. Muhammad Tariq Chaudhary]

بن سکتا ہے جس کے اوپر دشمن اپنی فوجوں کے ساتھ بیٹھا ہوا ہے یہ ہمارے درمیان بہت بڑے فساد کا باعث بن سکتا ہے اسی وجہ سے میں یہ درخواست کرتا ہوں۔

باقی رہ گئی یہ بات کہ personal capacity میں نے یہ اس دن بھی عرض کیا تھا وزیر موصوف برا نہ منائیں اگر یہ لب و لہجہ اور رویے کی بات ہے تو ہم اس ایوان کے باہر ایک دوسرے کو اس کا جواب دے سکتے ہیں بات یہ ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے ذاتی حیثیت سے کہا میں ایک بات تو یہ عرض کرتا ہوں کہ انہوں نے آزاد کشمیر کے بارے میں جس آرٹیکل کا حوالہ دیا ہے۔ وزیر محترم اس آرٹیکل کو یہاں پر صحیح لفظوں کے ساتھ پڑھ کر بھی نہیں سکتے یہ تو انکی اہلیت ہے۔ اور جہاں تک ذاتی حیثیت کا تعلق ہے خدا شاہد ہے آپ یہاں سے نکل کر اخبار نویسوں سے پوچھ لیں کہ قصہ یہ ہے کہ ذاتی حیثیت اخباری سطح پر آدمی کی news value کے حساب سے تشکیل پاتی ہے، ان کی ذاتی حیثیت میں قطعاً یہ نیوز (news value) نہیں ہو سکتی کہ اتنی بڑی بڑی خبریں چھپیں اور اگر بقول ان کے آزاد کشمیر کے ایک الگ خطہ ہے تو پھر یہ وہاں کی سیاست میں کس طرح ملوث ہو سکتے ہیں وہاں کی سیاست اور وہاں کی پیپلز پارٹی کے قائد کس طرح بن سکتے ہیں ان کی وہ حیثیت بجائے خود غور طلب ہے اس پر آپ ذرا غور کریں ساری چیزوں کو اور اس تحریک کو آپ منظور کریں تاکہ ہم ایوان میں اس پر تفصیلی بحث کر سکیں چونکہ یہ ہمارے ملک کا بہت حساس، نازک، اہم اور ایک تاریخی موڑ ہے جس پر ہم کھڑے ہیں ہم ان جیسے نادان دوستوں کے ہاتھوں اپنے علاقے کو، خطے کو ہم گنوا سکتے ہیں، ہم اپنے موقف کو برباد کر سکتے ہیں ہمیں ضرورت ہے نادان دوستوں سے چھٹکارا حاصل کرنے کی، یہ نادان دوست ہی نہیں نادان دشمن بھی ہیں۔ اس لئے میں درخواست کرتا ہوں کہ آپ اس تحریک کو admit کریں تاکہ یہ یہاں مزید نعرا بننے کی بجائے یہ admit ہو کر زیر بحث آئے شکریہ!

ڈاکٹر نور جہاں پانیزئی: جناب چیئرمین! میں قاضی صاحب اور طارق چوہدری کی پوری تائید کرتی ہوں لیکن اس وقت مجھے ایک بات پر بڑا افسوس ہو رہا ہے۔ اور میرا سر شرم سے جھک رہا ہے کہ جس صوبے سے میں تعلق رکھتی ہوں اسی سے وزیر صاحب کا تعلق بھی ہے اور ہمارے صوبے میں ایک چیز یہ ہے کہ بڑوں کی عزت

بھی جاتی ہے اور زبان استعمال کرتے وقت بڑا خیال رکھا جاتا ہے مجھے بڑا افسوس ہے کہ پہلے ایک وزیر صاحب کو جسے اکثر لوگ کہتے ہیں کہ default میں آگیا ہے اور جو زبان اس ہاؤس میں اس نے استعمال کی ہے اس پر پورے بلوچستان کو شرم آگئی، کیا وزیر صاحب کوئی صحیح language استعمال نہیں کر سکتے تھے اپنی protection کے لئے کیا راجیو کو خوش کرنے کے لیے وہ کوئی اور طریقہ استعمال نہیں کر سکتے تھے؟ کیا یہی language استعمال کرنا تھی جس نے بلوچستان کی بے عزتی کر دی ہے اور میں پوری طرح یہ request کرتی ہوں کہ اس کو admit کیا جائے اور اس پر بحث کی جائے اس طریقہ سے یہ گورنمنٹ اور راجیو کو خوش کرنے کا جو طریقہ ہے وہ اپنے اس پر پورے صوبے کو بے عزت نہ کریں۔ شکریہ جناب۔

میر باز محمد خان کھیتران : یہ سپریم کورٹ کے ججوں کے بارے میں کہا گیا ہے۔

جناب آصف فصیح الدین وردگ : پوائنٹ آف آرڈر سر۔

میر باز محمد خان کھیتران : ایک منٹ۔ میں وضاحت کر لوں۔

جناب آصف فصیح الدین وردگ : کیسے وضاحت کر سکتے ہیں؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : آپ پہلے ان کو بولنے دیں پھر آپ سب کا اکٹھا جواب دے دیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : admissibility پر بات کریں۔

جناب آصف فصیح الدین وردگ : شاید آپ بہتر جانتے ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : اس وقت آپ admissibility پر بات کریں۔

**Mr. Asaf Fasihuddin Vardag:** Mr. Chairman, Sir, this attempt by the honorable Minister outside the House and inside this House to malign Sardar Abdual Qayum Khan is park to a very dangerous conspiracy launched by the Pakistan People Party to deny to us the right of demanding occupied Kashmir for Pakistan and to make Azad Jammu & Kashmir a dispute territory. All this is being done only to please India. This is a very dangerous conspiracy and this must be brought for discussion before this House.

In so far as the personal capacity of the Minister is concerned, I am afraid that as Mr. Tariq Chaudhary pointed out the Minister has no personal capacity. I speak in all the meanings of this term. Secondly, whenever a Minister speaks, he speaks with joint responsibility. Even the Prime Minister is responsible for her statement. if today a Minister gets up and says that we are going to advance into Afghnistan and three days later when he is beaten on the head with all the shoes that belong in this House then he should get up and say that this was in my personal capacity that I made such a statement; this cannot be allowed.

Mr. Chairman, Sir, if somebody wants to speak in his personal capacity he should start with this statement that although I am a Minister of the government I am speaking now in my personal capacity as Dr. Sher Afgan has been doing from time to time. Even then as Mr. Ahmedmian. All Soomro pointed out there is no such thing as a personal capacity of a Minister. All the time, a Minister is a Minister but at least a distinction could then be drawn. Here a Minister, speaks as a Minister, as a Minister of the portfolio about the subject about which he is speaking and then he comes up. and when this House takes note of that matter than he gets up and says that this was in my personal capacity. This is a shameful conduct.

*(Interruption)*

میر حسین بخش بنگلزئی : پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : بنگلزئی صاحب۔

میر حسین بخش بنگلزئی : جناب چیئرمین۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : آپ بیان دینا چاہتے ہیں اس موضوع پر یا پوائنٹ آف آرڈر raise کرنا چاہتے ہیں؟

میر حسین بخش بنگلزئی : میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہی بات کر رہا ہوں جناب میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ میرے خیال میں اس ایوان کو پانچ سال ہونے کو ہیں اس ایوان میں ادب آداب، احترام کی جو ایک روایت موجود ہے آج مجھے انتہائی افسوس سے یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ اس روایت کو محترم وزراء کرام کی طرف سے پائمال کیا جا رہا ہے۔

لہذا جو زبان سردار عبدالقیوم خان کے لئے وزیر موصوف کی طرف سے استعمال کی گئی ہے آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ اس کو تمام کارروائی سے expunge کریں۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ ہم ہر انسان کو محترم انسان سمجھتے ہیں خواہ اس کے خیالات کچھ بھی ہوں لہذا بحیثیت ایک انسان کے اور وزیر باتدبیر کی حیثیت سے اس معزز ایوان میں جو الفاظ انہوں نے استعمال کئے ہیں تو نہیں کر سکتا اس قسم کے الفاظ سے کسی شریف انسان کو یاد کرنا یقیناً اس ایوان کے احترام کے خلاف ہے اور ساتھ ہی ساتھ میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ آپ اس موشن کو admit کر لیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جہاں تک اس پوائنٹ آف آرڈر کا تعلق ہے

I think this is absolutely valid and I appeal to all the members to uphold the dignity of the House and use restrained language and not cast aspersions on anybody leave aside a functionary of a government.

جناب عالم علی لالیکا: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ unparliamentary language ناشائستہ الفاظ نہ صرف حکومت کے لوگ استعمال کر سکتے ہیں بلکہ اپوزیشن کے لوگ بھی استعمال کرتے رہے ہوں گے اور کرتے ہیں مجھے ایک بات پر بڑی حیرانگی ہے کہ وزیر صاحب اسی طور پر کھڑے ہو کر فرماتے ہیں کہ میرا فلاں بیان میری ذاتی حیثیت میں ہے اور اسی زبان سے انہی قدموں پر کھڑے ہو کر پھر دوبارہ وہی زبان استعمال کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ یہ چیز میں نے کبھی نہیں دیکھی۔ اس بات پر مجھے افسوس ہے اور میں درخواست کرتا ہوں کہ اس موشن کو admit کیا جائے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: عباس شاہ صاحب۔

سید عباس شاہ: جیسا کہ وزیر صاحب نے ذکر کیا کہ آزاد کشمیر ایک علیحدہ حکومت ہے۔ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ پاکستان حکومت راجیو گاندھی کی حکومت کو توڑنے کے متعلق بیان کیوں نہیں دیتی آزاد کشمیر کی حکومت کو توڑنے کی بات کرتے ہیں جب

[Syed Abbas Shah]

وہاں پر الیکشن ہو سکتے ہیں ان کے اپنے حقوق ہیں ان حقوق کو ہم کیسے پائمال کر رہے ہیں افغانستان کے نجیب کی حکومت کے توڑنے کی بات نہیں ہو رہی ہے یہ issue بڑا احساس issue ہے اور میں صرف یہ درخواست کروں گا کہ اس کو admit کیا جائے۔

سید فصیح اقبال : جناب چیئرمین صاحب! میں بھی اس سلسلے میں عرض کرنا چاہتا ہوں جیسے میرے معزز ساتھیوں نے بیان کیا ہے کہ اس ایوان میں روایت رہی ہے اور کبھی ایسا موقع نہیں آیا لیکن مجھے افسوس ہے کہ اس قسم کی ناخوشگوار فضا اکثر یہاں قائم ہو جاتی ہے وزراء صاحبان ہوم ورک کر کے نہیں آتے اور ان کو سوچنا چاہیئے کہ وہ جس کرسی پر متمکن ہیں کم از کم اپنی ذمہ داری کا انہیں احساس ہونا چاہیئے۔ فراخدلی اور رواداری بڑی چیز ہے جب ایک ایوان میں یہ مسئلہ پیدا ہوا، میں حیران ہوں کہ ابھی خود وزیر صاحب کی موجودگی میں سوالات آئے ملازمتوں کے اس میں خود آپ کے سرکاری طور آزاد کشمیر کے کوٹہ کے ملازمین کے بارے میں بتایا گیا اس کا مطلب ہے کہ کچھ تو کشمیر کے ساتھ تعلق ہے اور یہ ایک حساس مسئلہ ہے جو قومی سلامتی سے تعلق رکھتا ہے اس میں کم از کم Party alliance سے بالاتر ہو کر سوچنا چاہیئے ان کو کبھی یہ نہیں سوچنا چاہیئے کہ پیپلز پارٹی کا مسئلہ ہے کسی اور کا۔ اس لیئے کہ ابھی کشمیر کا یہ حصہ ہے جس میں ہماری پاکستانی فوج موجود ہے اگر یہ کہیں کہ کشمیر کا پاکستان سے کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ ہندوستان نے ہمارے اس کشمیر پر زبردستی قبضہ کیا ہوا ہے۔ جہاں تک تعلق ہے وزیر موصوف کا یہ کہنا کہ اس کا پاکستان سے کوئی تعلق نہیں ہے یہ نہایت افسوسناک بات ہے۔ باقی ان کو یہ حق ہے کہ وہ اس پر اپنا بیان دیں۔ لیکن وہ جو زبان استعمال کر رہے ہیں کسی بھی شخصیت کے بارے میں وہ نازیبا ہے اس لیئے کہ اس کا سوال جواب ہوگا تو یہ ہاؤس نہیں چل سکے گا لہذا اس مسئلے پر ہمیں اس موشن کو admit کرنا چاہیئے اور چیئرمین صاحب قانون کی رو سے بھی جہاں تک کشمیر کا مسئلہ ہے ہمارے تمام ممبران نے اس مسئلے پر جو رائے دی ہے اس پر کم از کم وزیر صاحب کو یہ سوچنا چاہیئے کہ کشمیر ایسا مسئلہ نہیں ہے جس کے متعلق یہ کہیں کہ پاکستان سے

اس کا کوئی تعلق نہیں ہے پاکستان کے عوام کا تعلق ہے ہماری حکومت کا تعلق ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ قانونی لحاظ سے بھی ضروری ہے کہ اس موشن کو آپ admit کریں تاکہ اس پر تفصیلی طور پر بحث ہو سکے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: منٹو صاحب جی۔

جناب محمود احمد منٹو: جناب چیئرمین! یہ بات قابل غور ہے، وزیر صاحب کون ہیں؟ وزیر صاحب ہیں امور کشمیر کے وزیر صاحب اور یہ وزارت کیوں قائم کی گئی ہے؟ کشمیر کے متعلق، اس لئے کہ پاکستان والے سمجھتے ہیں کہ آزاد کشمیر کے ساتھ ہمارا کوئی تعلق ہے۔ ورنہ اس وزارت کی کوئی ضرورت نہیں اور یہ اس وزارت کو ختم کریں اب زبان کا سوال رہ گیا ہے یہ بات کہنا کہ وہ ایک حوالہ علیحدہ ہے میں نے سردار قیوم کے متعلق کے متعلق یہ کہہ دیا ہے، میں جناب صرف یہ عرض کرتا ہوں کہ گالیاں دینا ہر شخص کو آتی ہیں اور میں تو یہ جانتا ہوں کہ پڑھے لکھے آدمی کو زیادہ گالیاں دینا آتی ہیں اور ایسی گالیاں بھی آتی ہیں جو اس وقت نکالیں تو شاید وزیر صاحب تین منٹ سوچیں گے کہ اس گالی کا مطلب ہے کیا۔ وہ مطلب ہی نہ سمجھ سکیں گے کیونکہ وہ ان پڑھ آدمی ہیں شریف آدمی ہیں اور ایک غیر مہذب آدمی میں فرق یہ ہے کہ باوجود گالیاں جاننے کے شریف آدمی گالیاں نہیں نکالتا اور جو غیر مہذب آدمی ہے وہ اس طرح کی بے سروپا چلاتا رہتا ہے اب ایک بات بالکل سیدھی صاف ہے، انہوں نے یہ کہا کہ آزاد کشمیر کی پیپلز پارٹی نے فلاں فلاں بات مجھے بتائی کہ وہ کر رہے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ پیپلز پارٹی آزاد کشمیر بھی یہاں کی برانچ ہے یعنی حکومت کے ساتھ حکومت کی پارٹی کے ساتھ ان کا بہت تعلق ہے جس کی جانب سے یہ بول رہے ہیں تو اب اگر یہ کہا جائے کہ نہیں سردار قیوم کے کیا کچھ لگتے ہیں وزیر صاحب تو کشمیری نہیں ہیں میں تو کشمیری ہوں اور میں کشمیر کے متعلق اتنے بہت زیادہ جذبات رکھتا ہوں جس طرح جواہر لال نہرو نے کہا تھا کہ میں کشمیر کے معاملے کو نہیں چھوڑتا یہ میرا جذباتی معاملہ ہے یہ میرا بھی جذباتی معاملہ ہے لیکن یہ کشمیر کی وزارت کے وزیر صاحب کا جذباتی معاملہ نہیں ہے کیونکہ نہ ان کا پاکستان کے ساتھ کوئی

[Mr. Mehmood Ahmed Minto]

تعلق ہے اور نہ آزاد کشمیر کے ساتھ کوئی تعلق ہے یہ تو ایک concerted action اس پیپلز پارٹی کا ہے مدت سے جس دن سے آئی ہے اس دن ہی اس کا مظاہرہ ہو گیا جس دن راجیو گاندھی آیا تھا۔

میر باز محمد خان کیھتران: جناب منٹو صاحب کتنی تقریر یاد کر کے آئے ہیں۔

**Mr. Mehmood Ahmad Minto:** I object, Sir, he has no right to speak when I am already on the floor.

کوئی وزیر کا حق نہیں ہے کہ اٹھ کر کھڑا ہو جائے اور لوگوں کو اس طرح ٹوکے اپنی باری آئے گی تو بولیئے آپ ہیں ہی نہیں وزیر، کس بات کے وزیر ہیں کشمیر کی وزارت ہی نہیں ہے آپ کا کشمیر کے ساتھ تعلق ہو، کوئی نہیں ہے میں کہتا ہوں اور یہ بد تہذیبی بھی ہے کہ ایک آدمی کے پاس فلور ہے اور دوسرا آدمی ایک وزیر ہونے کی وجہ سے کھڑا ہو جائے اور اس کو ٹوکے جناب میں یہ کہتا ہوں کہ یہ صحیح بات نہیں ہے کیوں کہ یہ اسی قماش کے آدمی ہیں اس طرح یہ پھر یہ کہیں گے کہ میں ذاتی طور پر بول رہا ہوں مگر ذاتی طور پر آپ کو یہاں بولنے کون دیتا ہے یہ تو محض آپ ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں وزیر ہونے کا یہاں آپ کھڑے ہو جاتے ہیں۔ پریذائیڈنگ آفیسر صاحب کہتے ہیں اچھا تم کچھ کہہ لو۔ ورنہ آپ کو کون بات کرنے دیتا، میں آپ سے یہ عرض کرتا ہوں کہ جو باتیں آزاد کشمیر کے صدر کے متعلق ۔۔۔ جو منتخب صدر ہیں لاکھ دفعہ یہ وزیر کہیں کہ وہ منتخب نہیں ہیں، وہ منتخب ہیں ووٹ لے کر بنے ہیں اور یہ شیخ ہے اور جس طرح لغو جھوٹی باتیں یہ کہتے ہیں پیپلز پارٹی آزاد کشمیر کی بنا پر، یہ بھی ان میں ایک اضافہ ہے میں آپ سے عرض کرتا ہوں کہ ایک شخص کے متعلق اس قدر نازیبا زبان استعمال کرنا شاید یہی کر سکتے ہیں اور کوئی شریف آدمی اس حال میں نہیں کرے گا۔

ایک بات میں آپ سے عرض کرتا ہوں کہ ہمارے لئے کشمیر کا معاملہ۔۔۔ جیسا کہ آپ نے مختلف بحثوں میں یہاں سنا ہے ماضی قریب میں ہمارے لئے ایک بہت ہی اہم مسئلہ ہے ہمارے قائداعظم مرحوم و مغفور کا حکم ہے کہ کشمیر ہماری شہ رگ ہے اور اس شہ

رگ کو یہ پیپلز پارٹی والے نہیں کاٹیں گے اور نہ ہی ہم کاٹنے دیں گے اور اس لیے اس تحریک کو admit کیا جائے اور اس پر بحث کی اجازت دی جائے ۔

**Mr. Presiding Officer:** Muhammad Ali Khan Sahib.

**Mr. Muhammad Ali Khan:** بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔

**Mr. Muhammad Ali Khan:** Sir, we were really looking forward to the statement of the Minister but I am sorry to say that, He has dwelt on certain items here, he has said that Kashmir has nothing to do with Pakistan, I would like to remind him the Pakistan Resolution which clearly states that Pakistan shall consist of Punjab, Sindh, Baluchistan, the Frontier and Kashmir. And again I would like to request him to go through this word, "Pakistan", without the 'K' of Kashmir, Pakistan would not be Pakistan.

Sir, as my learned colleague and elder brother Minto Sahib has just stated that the Minister Incharge is Minister for - Kashmir Affairs, if Kashmir had nothing to do with this country of ours then we would not have had such a Ministry or a Minister for that matter. (2) Then during his statement he had used very unparliamentary language and I can only suggest to his other colleagues, the Ministers, here to prevail upon him so that he may keep the decorum of the House and use decent language when he is replying any motion. (3) Sir, as for his statement of individual capacity is concerned a lot of discussion has taken place in this House and all the Members have vehemently suggested that no Minister, as long as he is a Minister and he gives a statement it is not in his individual capacity, because the Cabinet has joint responsibility and he is a member of that Cabinet. So, it amounts to a statement by the government and not an individual. A person who wants to give a statement in his individual capacity first has to resign and then we will see when he gives a statement; whether the papers publish his statement or not. Sir, I am not going to waste the time of the House because a lot of discussion has taken place. So, I would request that this may be admitted and sent to the Committee, Sir. I thank you, Sir.

**Mr. Presiding Officer:** Mir Nabi Bakhsh Zehri Sahib.

<u>میر نبی بخش زہری</u>: جناب چیئرمین صاحب! آج آپ کی موجودگی میں اس معزز ایوان میں ایک وزیر صاحب کو سننے کا مجھے موقع ملا ہے مجھے بڑا افسوس ہوا کہ میں تین دفعہ انتخابات میں سینیٹ کا ممبر رہا ہوں اور میں یہ دعویٰ کرتا ہوں کہ میں ایک سینئر ممبر ہوں کبھی ایسے الفاظ ایسے مقام پر کسی نے نہیں کہے اگر کہے گئے تو ان کا نوٹس ہاؤس کے معزز اراکین اور چیئرمین نے لیا وہ میرے دوست اور بھائی ہیں اور ہم سارے پاکستانی ہیں یہ دعویٰ ہم نہیں کرتے کہ وہ بلوچستان سے ہے اور میں بھی بلوچستان سے ہوں بلکہ سینیٹر جو ہے اس کا کام ہے کہ سارے ملک کے حالات پر نظر رکھے ساری جگہوں کی نمائندگی کی ذمہ داری خود پر ہے اس وقت جو کچھ زیر بحث آیا وہ جناب والا! آپ کے سامنے ہے اور ہمارے معزز وزیر صاحب نے واقعی افسوس کی بات ہے کہ بڑی سبکی دکھائی اور ان کو یہ زیب نہیں دیتا تھا اگرچہ یہ ٹھیک ہے کہ اس کا وزن اور قد کم ہے۔ لیکن اس کا عہدہ تو معزز وزیر کا ہے۔ میں ایک دفعہ پہلے کہہ چکا ہوں اس معزز ایوان میں کہ کجا لورالائی کے ہمارے بھائی اور کجا وزارت امور کشمیر۔ مجھے سارے ملک میں ساری وزارتوں میں کوئی آدمی نہیں ملتا۔ سوائے وزیر خارجہ صاحبزادہ یعقوب علی کے وہ صرف جانتے ہیں کہ ہمارے کیا مقاصد ہیں اور کشمیر کے لئے آگے کیا کرنا ہے کیوں کہ وہ اس منسٹری میں رہے ہیں میں نے اس وقت وزیر اعظم سے درخواست کی تھی کہ ہمارے کیتھران صاحب کو کوئی اور اچھی وزارت دے دیں مگر انہوں نے کشمیر کے امور کی وزارت قبول کی جو خود تنازعہ کشمیر کے وقت پیدا ہی نہیں ہوا تھا کشمیر کے معاملات کو وہ کیسے جانتے ہیں بڑا افسوس ہے کہ اس نے ایک بڑی ذمہ داری لی، یہ کیسے کہنے کی بات ہے کہ آزاد کشمیر کے صدر جو کہ منتخب ہیں ہماری یہاں کی حکومتیں منتخب ہیں یہاں کی مرکزی حکومت منتخب ہے ہمارے دوست وزیر صاحب خود بھی تو منتخب ہیں۔

ہر چہ بر خود نہ پسندی بادیگراں ہم مپسند۔

آپ اپنے لیے جو الفاظ پسند نہیں کرتے بڑے تو آزاد کشمیر کے صدر کے لئے ایسے کہنا۔ یہ سب

سارے لوگوں نے تو کہہ دیا میں نہیں چاہتا کہ میں آپ کا اور معزز ایوان کا وقت لوں میری مراد نہ پارٹی بازی سے ہے میری مراد نہ پیپلز پارٹی کی موافقت ہے نہ مخالفت ہے۔ نہ آئی جے آئی کی مخالفت ہے لیکن ایک آزاد ممبر کی حیثیت سے مجھے یہ کہنا پڑتا ہے۔ کیا چیز صحیح ہے کیا غلط ہے، میں اپنے نقطۂ نظر سے دعویٰ نہیں کرتا کہ میں حرف آخر ہوں دعویٰ صرف ہمارا دوست میر باز خان کھیتران کر سکتا ہے ہم تو اس دعویٰ کے لائق نہیں کہ ہم عقل کل ہیں ہمارا قد برابر ہے مگر افسوس ہے کہ اس کا ضمیر بھی بے ضمیر ہوگیا ہے۔ جناب ہر ایک کی پگڑی اچھالنے کے لیئے ان کو رکھا ہے Joker پیپلز پارٹی کی پرائم منسٹر کی میں قدر کرتا ہوں انہوں نے اس کی سیلیکشن لوگوں کو گالی دینے کے لیئے کی دیکھو اس نے کیا ہے میں شرمسار ہوں کہ وہ میرے صوبے کا آدمی ہے آخر ہم نے بلوچستان کے لوگوں نے کیا گناہ کیا ہے کہ پرائم منسٹر اس کو جوکر بناتی ہے اس سے گالی دلواتی ہے۔

<u>بیگم شہناز وزیر علی</u> : پوائنٹ آف آرڈر، جناب چیئرمین صاحب میں سمجھتی ہوں کہ کابینہ کے کسی بھی وزیر کے خلاف اس قسم کے الفاظ استعمال کرنا کہ وہ ایک Joker کی حیثیت رکھتا ہے کچھ اور۔ بالکل ناجائز ہے اور غلط ہے ان کو مہربانی کر کے expunge کیا جائے۔

(مداخلت)

<u>میر نبی بخش زہری</u> : جناب میں معافی چاہتا ہوں بیگم صاحبہ سے۔ کہ شروع کس نے کیا۔ اور ایک صدر آزاد کشمیر۔۔۔

<u>ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی</u> : پوائنٹ آف آرڈر۔

(مداخلت)

جناب والا! مجھے حیرت ہوئی ہے کہ ایک معزز رکن کو کیسے معلوم ہو گیا کہ میں کیا بات کرنے والا ہوں انہیں الہام ہو رہا ہے بات یہ ہے کہ جو ابھی یہاں نصیحت فرما رہے تھے۔ بڑی خوش آئند بات ہے کہ یہاں decorum ہونا چاہیئے۔

[Dr. Sher Afgan Khan Niazi]

dignified ہاؤس ہے آنریبل ممبرز ہیں آنریبل منسٹرز ہیں یہاں پر کوئی لغو قسم کی گفتگو نہ ہو لغو الفاظ استعمال نہ ہوں افسوس مجھے یہ ہے کہ وہ انہیں نصیحت کرتے کرتے خود اس عمل پر اتر آئے ہیں یہ بات قابل غور ہے۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر: یہی بات انہوں نے کہی ہے۔

میر نبی بخش زہری: وہ ہمارے دوست ہیں۔ ہم نے ان کو کہا ہے اور ہم ان کو جانتے ہیں انہوں نے ہر ایک معزز آدمی کی پگڑی اچھالنے کا ذمہ لیا ہے میرا دوست ہے وہ اپنے آپ کو اس وزارت میں ایسے شہرت نہ دیں جس سے ایوان کے اندر اور باہر لوگ بری رائے قائم کریں یہ میرا مشورہ اس لیئے ہے کہ میرا بھائی ہے بلوچ ہے میں ان کا elder ہوں اس حثیت سے بھی مجھے حق ملتا ہے کہ میں ان کو مشورہ دوں اور سینیارٹی کے لحاظ سے بھی میں ان کو عرض کردوں۔ آپ کو پتہ ہے جناب کشمیر کی اہمیت کیا ہے کیا کوئی خاص پالیسی بن رہی ہے میں نہیں جانتا کہ حکومت پاکستان کی یہ پالیسی ہوگی کہ وہ قصداً الیکشن شاید آنے والے ہوں اور ہمارا جو کشمیر کا تنازعہ ہے ہندوستان اور پاکستان کے درمیان کب اس کا amicably فیصلہ ہوگا تو جب فیصلہ ہوگا اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے لوگوں کو (آنریبل منسٹر) الیکشن میں ووٹ لینے کے لیئے ایک ایک آدمی کے پاس جا کر کہتا ہے کہ مجھے ووٹ دیں یہاں تو لاکھوں آدمی ہیں آزاد کشمیر ہے اور جموں کشمیر ہے اور کل اگر انتخاب ہو کر یہ علاقہ پاکستان میں آجائے یا ہندوستان میں — آج سے ان کو بدظن کرنا اور دھمکانا شروع کیا ہے لاکھوں کشمیری پاکستان میں بھی رہتے ہیں لاکھوں آدمی وہاں آزاد کشمیر میں ہیں اور وہ بار بار اعلان کرتے رہے ہیں کہ وہ پاکستان کا ساتھ دیں گے کیا سٹیٹ کا ایک حصہ جس کے سارے مسائل تصفیہ طلب ہیں within two countries internationaly and nationaly کیا یہ جائز بات ہے کہ صرف منسٹری کو بھرنے کے لیئے گالیوں سے کام لیا جائے وہاں جائیں اور ان کے لوگوں کو بدظن کیا جائے آزاد کشمیر کے پریذیڈینٹ کی نہ ہم پارٹی میں ہیں نہ پیپلز پارٹی میں جو وہاں موجود ہے دوستوں نے درست کہا کہ اگر وہ ہمارا حصہ نہیں اور ہمارے ساتھ

انہیں ہمدردی نہ ہوتی تو وہاں پیپلز پارٹی کیسے قائم ہوتی اس کی صداقت ہم بیان کیوں کرتے۔

**Mr. Ahmedmain Soomro:** Point of order. Sir, we are discussing the admissibility of an adjournment motion for which even half an hour is over, are we making speeches on the motion?

**جناب پریذائیڈنگ آفیسر:** ٹھیک ہے جی، آپ ذرا ختم کریں وقت کافی ہو گیا ہے۔

**میر نبی بخش زہری:** جناب میں wind-up کرتا ہوں آنریبل ہمارے دوست جناب سومرو صاحب کو یہ کہنا پڑا ہر ایک نے تقریر کی۔ بات یہ ہے کہ میں یہ چاہتا ہوں کہ یہ بڑا اہم معاملہ ہے ممکن ہے کہ منسٹر کی سمجھ میں آتا ہو وہ پرائم منسٹر سے پوچھے کہ آیا اس قسم کا بیان دینا چاہیئے آیا آزاد کشمیر کے لوگوں کو ناراض کرنا چاہیئے گورنمنٹ پاکستان ان کو کروڑوں روپے aid تو دے دیتی ہے تاکہ ان کی favour میں ہو جائیں وہ لوگ develop ہو جائیں خوش ہو جائیں آخر یہ کیا پالیسی شروع ہوئی ہے میرے خیال میں پرائم منسٹر کو اب تک علم نہیں ہے وہ میرے دوست کی بیٹی اور میری بھتیجی ہے اور میری بیٹی ہے میں اس سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنے منسٹروں یا کسی منسٹر کے رویے کو چیک کرے کیونکہ اس کو اخبارات پڑھنے کا شاید موقع نہیں ملتا۔ میں نے بارہا وزیروں سے عرض کیا جو یہاں بیٹھے ہیں کہ کچھ معاملات اس کی favour میں ہیں ہم غیر جانب دار ہیں یا جو مخالفت یا موافقت کرتے ہیں اس کے نوٹس میں تو لایا جائے کیونکہ اس کے پاس ٹائم ہے نہیں سارے ملک اور دنیا سے اس کا واسطہ ہے میں اب چیئر سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ یہ مسئلہ بڑا اہم اور گہرا ہے اس کو بڑی سازش کہا جا سکتا ہے میں جانتا ہوں کہ اس کو ایک سازش کہہ سکتے ہیں اور ہمیں اس کو اس ایوان میں صاف کرنا ہے۔ ایسا دھبہ کشمیر کے لوگوں پر لگانا بیجا ہے اس کو admit کیا جائے اور ہمیں فوراً دو تین دن کا وقت بحث کے لیئے دیا جائے۔ شکریہ۔

**جناب پریذائیڈنگ آفیسر:** چوہدری صاحب آپ تو بات کر چکے ہیں۔

**جناب محمد طارق چوہدری:** میں پوائنٹ آف آرڈر پر ایک چھوٹی سی بات عرض کرنا چاہتا ہوں۔ میں اس ایوان کے وقار کے بارے میں جو بات ہو رہی تھی اس کے حوالے سے

[Mr. Muhammad Tariq Chaudhary]

صرف اتنی بات کہنا چاہتا ہوں کہ اس ایوان کا اپنا ایک decorum ہے وقار ہے لہجہ ہے رویہ ہے وہ بڑا اہم sober اور ہمیشہ سے بڑا ٹھیک ٹھاک رہا ہے اور جس طرح محترمہ شہناز وزیر علی نے ابھی فرمایا ہے ہر ایک آدمی کے پاس اپنا اپنا portfolio ہے علاوہ امور کشمیر کے اگر اس ایوان کے decorum کا خیال ہوتا تو یہاں پر افتخار گیلانی صاحب تشریف رکھتے ہیں جو وزیر قانون ہیں جو ایک مہذب انسان متوازن soft speech کرنے والا، ایک نرم رویہ رکھنے والا ایک مہذب وزیر قانون ہے وہ بھی تو اس ایوان میں جواب دے سکتا ہے. آخر ضرورت کیا پڑی ہے اس طرح کے لوگوں کو اس کام کے لیئے کھڑا کیا جائے یہ الگ الگ protfolio ہیں کسی کے ذمہ پگڑی اچھالنے کا portfolio ہے اور کسی کے ذمہ ہے کہ وہ آدھا گھنٹہ یہاں پر مزاحیہ پروگرام پیش کرے ورنہ افتخار گیلانی صاحب بجائے خود جو اتنے مہذب ہیں وہ اس ایوان کے decorum کو جانتے ہیں کیا وہ نہیں جواب دے سکتے. اس طرح یہ الگ portfolio بھی ان کے پاس ہیں۔ شیر افگن خان صاحب کے پاس علیحدہ ہے ان کے پاس علیحدہ ہے جو اس ایوان کے وقار کو برباد کرنے کے لیے ہیں۔

**جناب پریذائیڈنگ آفیسر**: قاضی حسین احمد صاحب۔

**قاضی حسین احمد**: جناب چیئرمین! اس ایوان میں آج پہلی دفعہ اس طرح اشتعال پھیل گیا ہے اس تحریک التوا اور اس موضوع پر تو یہی اس بات کی علامت ہے کہ یہ بہت اہمیت اور فوری اہمیت کا حامل مسئلہ ہے اس لیئے میں بھی request کرتا ہوں کہ اس کو admit کیا جائے۔

**جناب پریذائیڈنگ آفیسر**: وزیر صاحب آپ کچھ مزید کہنا چاہتے ہیں، افتخار گیلانی صاحب، پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

**Syed Iftikhar Hussain Gilani**: Sir, I just want to give a small statement.

Mr. Chairman, Sir, I think, Azad Kashmir unfortunately today does not form part of Pakistan. I wish it does and we pray that it happens in our life time and so,

we wish all and every Pakistani. But Sir, I see certain pitfalls in admission of this adjournment motion, I just want to bring it to your notice and the Members of this august House that the adjournment motion is regarding certain remarks made about the President of Azad Kashmir and according to the adjournment motion itself the President of Azad Kashmir in his wisdom has also written a letter to the President of Pakistan to look into the matter. So, my first submission Sir., would be that as the President of Azad Kashmir in his wisdom has taken a course it will be better tc wait what reply is given by the President of the State of Pakistan who is part of the Parliament also. Parliament means the President and both Houses as such.

(2) I do see a little as honourable Member just now before me have mentioned that there is a little unfortunate anger on both sides. and the person of the President of Azad Kashmir will come under discussion and I think it will help nobody. He will not be able to defend himself here. We do not want him to be maligned in one way or the other. Because he is the President of an Independent State of Azad Jammu and Kashmir and certainly the matter would come in discussion. Certain things that have been happening and the Federal Government, in fact, has taken notice, for instance, the Minister-in-Charge did not mention that some letters were written by the President of Azad, Jammu and Kashmir, to our Chief of the Army Staff which the Federal Government of Pakistan considers are beyond his jurisdiction is not for the first time. So, all these matters will come-up.

Then Sir, there were unfair remarks used by the honourable Members about the intentions of the government that there is a conspiracy to please India. Sir, we as Muslims believe that we have only to please God and after God, if a political party has to please anyone is to please the people of Pakistan. It is a matter of record that the political party today which has been given a mandate to serve the people of Pakistan and the federation of Pakistan never tried to please anyone even the worst, even the most powerful dictators, where one little extension of hands from us would have made things different but our endeavour always has been to serve the people of Pakistan. So, this party, this

[Syed Iftikhar Hussain Gilani]

government has no intention to please anyone but the people of Pakistan and please God.

As for the conspiracy theory, Sir, I would only beg you and this House not to make such wild allegations against each other and we do not consider even our right to say that any Pakistan howsoever different perceptions he may have with me politically, I will never, it does not come into the farthest corner of my mind that the Pakistanis will ever conspire against the accession of Kashmir to Pakistan. That is a dream. That is a dream of every child of Pakistan. That is a dream of our future generation also and we hope it is fulfilled, Sir. So, with these remarks, Sir, I do see little that if this adjournment motion is admitted, it will not be of any service to him and the person of the President, I feel and this matter can be sorted out in a far better way and as now the President of Pakistan, the highest dignitary in the State of Pakistan has already seized of the matter I think, it will be in the interest of everyone that we wait for what action does he take? Thank you.

قاضی عبداللطیف : جناب والا! میری گزارش ہے کہ ہمارے قابل احترام وزیر قانون صاحب نے اس کو زیادہ اس قابل بنا دیا ہے کہ اس کو اس ایوان میں لایا جائے ایک "لفظ" انہوں نے فرمایا ہے کہ میں نہیں سمجھتا کہ یہ پاکستان کا حصہ ہے جب کہ ہم کہتے ہیں کہ یہ پاکستان کی شہ رگ ہے اور ہم کہتے ہیں کہ اس وقت جو حصہ ہے وہ پاکستان ہی کے زیر تسلط ہے اور اسی وجہ سے ہم نے اس کے لیے وزارت امور کشمیر بنا لی ہے۔ یہ اب وزارت قانون کا ہی نہیں بنا ہے بلکہ یہ مسئلہ بن گیا وزارت خارجہ کا، اب تو ضروری ہی اس ایوان میں اس پر بحث ہونی چاہیئے کہ کیا وہ ہمارا حصہ ہے کہ نہیں ہے، اور ہم اس کی نگرانی کرتے ہیں یا نہیں کرتے ہیں۔ اگر نہیں کرتے تو اس کا معنی یہ ہے کہ شمالی علاقہ جات کے اندر اور کشمیر کے بقایا حصوں کے اندر، ہم جو مداخلت کر رہے ہیں کیا وہ غیر قانونی ہے اور اس وقت، اس کے متعلق ہم جو اپنے حقوق جتلا رہے ہیں۔ اس کی پوزیشن اور حیثیت کیا ہو گی، اس لئے میں گزارش کروں گا کہ انہوں نے مزید مواد ہمیں دے دیا ہے کہ اس issue کو ضرور اس ایوان میں لانا ضروری ہو گیا ہے اس لیے کہ یہ

الفاظ انتہائی خطرناک ہیں یا تو وہ اس کی تشریح کر دیں کہ "ان کا حصہ نہیں ہے" کا کیا مطلب ہے اور اس کی اگر تشریح نہیں کرتے ہیں تو پھر میرا خیال ہے کہ اس کو یہاں ضرور آنا چاہیئے۔ تاکہ منسٹر خارجہ یہاں آکر ہمیں سمجھائیں کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔

سید افتخار حسین گیلانی : میں قاضی صاحب کا بڑا مشکور ہوں کہ انہوں نے تشریح مانگی ہے اور میں یہ تشریح کر دیتا ہوں میری مراد آرٹیکل ۱ ہے کیونکہ یہاں ایک آنریبل ممبر نے mention کیا تھا، کہ

It forms a part of Pakistan explicitly. Unfortunately, today, it does not. I wish it did. What I mentioned was to the Constitution's Article 1 that Republic of Pakistan shall be a Federal Republic to be known as the Republic of Pakistan hereinafter referred to as territories of Pakistan shall comprise (a), (b), (c) and (d). Unfortunately, today, it does not. I wish and pray to God that it may come under the State which accedes. Then there is another Article 257 that also provides in this Constitution which says that when the people of State of Azad Jammu and Kashmir decide to accede to Pakistan relationship between Pakistan and that State, we are waiting very anxiously, Sir, for that decision. We would love that decision. We would welcome that decision and I hope it happens as early as possible. So, in answer to observations of my very learned august friend that I meant, it does not form part as per the Constitution of Pakistan. Thank you.

جناب محمد طارق چوہدری : جناب چیئرمین۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : جی فرمائیے۔

جناب محمد طارق چوہدری : جناب چیئرمین! میں محترم وزیر صاحب کی سٹیٹمنٹ کے بعد ایک Mover کی حیثیت سے ایک مختصر سی بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ تحریک جو آپ کے پیش نظر ہے، جو میں نے move کی ہے، اس میں معاملہ صدر آزاد کشمیر اور کشمیر کا نہیں ہے اس میں، میں نے جو مسئلہ اٹھایا ہے وہ وزیر امور کشمیر کا ہے اور وزیر امور کشمیر جو پاکستانی حکومت کے وزیر ہیں اس کے رویہ کو ہم زیر بحث لانا چاہتے ہیں۔ لہٰذا اس

[Mr. Muhammad Tariq Chaudhary]

میں فرق ہے بہت بڑا ، جو بات یہ فرما رہے ہیں اور جو ہم تحریک میں اٹھانا چاہتے ہیں میں نے تحریک میں یہ کہا ہے کہ امور کشمیر کے وفاقی وزیر کی طرف سے اس دھمکی کے بعد صدر کشمیر اس چیونٹی کی طرح ہیں ، جس کے موت سے پہلے پر نکل آئے ہیں' صدر آزاد کشمیر نے شدید ردعمل کا اظہار کیا ہے اور صدر پاکستان کو بھی ایک خط کے ذریعہ اس واقعہ کا نوٹس لینے کی درخواست کی ہے پھر میں یہ عرض کرتا ہوں کہ یہ دھمکی دراصل حکومت پاکستان کی طرف سے ، حکومت آزاد کشمیر کو دھمکی کے مترادف ہے۔ چونکہ ان کی حیثیت کی وجہ سے اور یہاں جس حیثیت سے بیان دیا ہے ، اور جو کچھ کہا ، پاکستان ، آزاد کشمیر کے ساتھ اس قسم کی محاذ آرائی کا متحمل نہیں ہو سکتا لہذا میں نے آزاد کشمیر کے صدر کے رویہ کو یہاں زیر بحث لانے کی بات نہیں کی اور نہ ہی آزاد کشمیر کے status* کو - یہاں معاملہ وزیر برائے امور کشمیر کے رویہ کا ہے اور اسی کو میں زیر بحث لانا چاہتا ہوں وہی امور کشمیر کے وزیر ہیں وہی بات جو ہے ، ہمارے پیش نظر ہے ، اور اس نسبت سے میں اس کو سمجھتا ہوں کہ admit ہونا چاہیئے ، ہمارے رول ۵ ے کی تمام آرٹیکلز اس کے favour میں ہیں ۔

اخوانزادہ بہرہ ور سعید : جناب چیئرمین ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : اس پر کافی بات ہو چکی ہے ، آپ ذرا مختصراً بات کیجیے

اخونزادہ بہرہ ور سعید : شکریہ جناب چیئرمین صاحب ! جو تحاریک التوا زیر غور ہیں دونوں کا مفہوم محترم وزیر صاحب کا وہ بیان ہے جنہوں نے اپنے عہدے کا فائدہ اٹھا کر صدر آزاد کشمیر کے متعلق فرمایا انہوں نے جو الفاظ استعمال کیے میں سمجھتا ہوں کہ کاش ! اس وزیر صاحب کو پتہ ہوتا کہ سردار عبدالقیوم خان تحریک پاکستان کے ایک سپاہی ہیں وہ مجاہد اول ہیں۔ واہ واہ تو کہوں لیکن آپ اس وقت پیدا نہیں ہوئے تھے تو واہ واہ کیسے کہوں۔ جناب وہ مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کے ایک متحرک کارکن تھے انہوں نے پاکستان کی جنگ میں صف اول میں حصہ لیا ۔ کشمیر کا جو موجودہ حصہ ہے جس کے آپ مشرف بہ وزارت ہوئے

ہیں یہ انکی قربانیوں اور جدوجہد سے بنا ہوا ہے جب آپ ان کے متعلق کچھ فرمائیں گے۔۔۔

**Mr. Ahmedmian Soomro:** Point of order. Sir, we are violating Rule 78. Either the House may suspend the rule and then have further discussion on this otherwise the period prescribed under Rule 78 is mandatory and we should adhere to it.

**جناب پریذائیڈنگ آفیسر:** مطلب ہے کہ admissibility پر بات کریں۔ جی arguments جو ہیں ان کو repeat نہ کریں arguments کافی آ چکے ہیں۔۔۔

**Le.Gen.(Retd.) Saeed Qadir:** Point of Order. I move that under Rule 78 the time period be suspended.

**Akhunzada Behrawar Saeed:** We support it.

**Mr. Presiding Officer:** Let us finish the debate.

**Lt.Gen.(Retd.) Saeed Qadir:** When I move the thing and the House accepts it there is no question of restricting any time. The House supports it.

**جناب پریذائیڈنگ آفیسر:** وہ آدھا گھنٹہ تو already گزر چکا ہے وہ effectively suspended تو ہے ہی۔ ختم کر لینے دیں۔

**لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر:** لیکن اب آپ legally suspend کریں۔

**معزز اراکین:** کر لیں جی۔

**جناب پریذائیڈنگ آفیسر:** بس یہ آخری سپیکر ہے جی۔

**اخونزادہ بہرہ ور سعید:** اگر اس قسم کی چھوٹی چھوٹی کو پر لگتے ہیں تو میرے خیال سے میرے سامنے بیٹھنے والوں کو بہت پہلے بہت پر لگ چکے ہیں اب کٹنے کا وقت آ گیا ہے انشاءاللہ کٹیں گے۔ دوسرا مسئلہ جناب یہ آئین کی آڑ تو لیتے ہیں اگر آپ اس پر بحث کی اجازت دیں گے تو میں آپ سے درخواست کروں گا کہ اسے آپ admit

[Akhunzada Behrawar Saeed]

کریں۔ تاکہ ہم اقوام متحدہ میں جو کشمیر پر بحث ہوئی ہے پنڈت جواہر لعل نہرو کے زمانے میں یا پاکستان کی طرف سے ہوئی ہے اُن کو ہم پیش کریں ہمارے پاس ریکارڈ ہے تاکہ ہم اِن بچوں کو سمجھا سکیں کہ کشمیر کی اہمیت پاکستان کے لیے کتنی ہے جناب ایک طرف ہندوستان کا دعویٰ ہے اور راجیو گاندھی میرے گھر میں آ کر میرا نمک کھا کے کہتا ہے کہ کشمیر بھارت کا اٹوٹ انگ ہے۔ اور دوسری طرف سے بدقسمتی سے میرا وزیر کہتا ہے۔ کہ یہ پاکستان کا حصہ نہیں ہے اُن کی بات تو تسلیم کر لی گئی یہ تو اُن کا ہے جو کچھ آج کل کشمیر میں ہو رہا ہے اور جو کچھ آج کل یہ کشمیر میں کروا رہے ہیں اس کی کڑیاں اگر ملائیں تو میں وزیر صاحب سے گزارش کروں گا کہ اگر سازش نہیں ہے تو یہ اب وزیر امور کشمیر کی بات سے ایسا موضوع بحث کے لئے بن گیا ہے کہ اس ہاؤس کو اس پر بحث کرنی چاہئیے فارن منسٹر کو دعوت دینی چاہئیے۔

جناب ہمارے سینیٹ کے رول کے مطابق کمیٹی نمبر 6 جو ہے وہ کس کس کے متعلق ہے؟ وہ فارن آفیئرز، کشمیر آفیئرز، ناردرن ایریاز اور سرحدی علاقہ جات کے لیئے ہے فارن کے ساتھ یہ attach ہے اس کو ہم الگ نہیں کر سکتے یہ ہمارا ایک حصہ ہے جس طرح سے اب یہ شمالی علاقہ میں کروا رہے ہیں جو نقشے یہ کھینچ رہے ہیں۔ وہ نقشے کیوں کھینچ رہے ہیں، وہ نقشے نہیں کھینچے جا سکتے اگر آزاد کشمیر چلا جائے گا جو پیشکش آزاد کشمیر کے دوسرے لیڈروں کو کی جاتی ہے کہ آپ تقسیم مان لیں، تو ہم آپ کو یہ تحفہ دے دیں گے یہ تو ایسی چیزیں ہیں جسے ہم کم از کم برداشت نہیں کر سکتے۔

جناب والا! چونکہ کشمیر ہماری شہ رگ ہے اس کے ساتھ آئندہ دفاع کا مسئلہ بہت ہی قریبی طور پر وابستہ ہے اس لیئے اس مسئلے پر یہاں بحث کی جائے اور وزیر خارجہ آ کر اس کی وضاحت کرے امور کشمیر کے وزیر صاحب کچھ نہیں جانتے، اس کے لیے وزیر خارجہ دعوت دی جائے اور ہمیں موقع دیا جائے ہم وہ خط و کتابت

بھی پیش کر دیں گے اور اس مسئلے پر تفصیلی بحث کریں گے اسکو side track نہ کریں یا حکومت واضح طور پر اٹھ کر سٹیٹمنٹ دے کہ انڈیا کا جو دعویٰ ہے وہ غلط ہے بیان اگر جو کچھ اس نے کہا وہ بھی غلط ہے کشمیر ایک متنازعہ مسئلہ ہے اس کو جنوری ۱۹۴۸ کی یو این او کی قرارداد کے مطابق حل کیا جائے گا اور جب تک وہ نہیں ہوتا، نہ وہ اس کا اٹوٹ انگ ہے اور نہ وہ اس میں کچھ اور کر سکتا ہے اگر ہماری حکومت categorical statement نہیں دیتی تو پھر اس ایوان کی یہ ذمہ داری ہے کہ اس پر بحث کر کے یہ ثابت کرے کہ کشمیر ہمارا ہی ہے، ہمارا بنے گا اور ہندوستان کا دعویٰ جو ہے وہ غلط ہے۔ شکریہ!

نوابزادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی: شکریہ چیئرمین صاحب! وقت بہت تھوڑا ہے معاملہ بہت لمبا ہے میں مختصراً بات کروں گا، میں صرف اپنے لوگوں سے، اپنی قوم سے ایک ہی بات پوچھتا ہوں کہ پاکستان کو توڑنا ہے یا رکھنا ہے اگر توڑنا ہے تو سیدھے طریقے سے توڑ دو۔ پہلے آپ نے الیسٹ پاکستان کو توڑا کسی نے نہیں پوچھا جو قصوروار لوگ ہیں وہ دندنا[illegible] پھر رہے ہیں پہلے ہم اس کا جواب اور فیصلہ چاہتے ہیں کہ کس نے توڑا؟ اور ان کے ساتھ کیا سلوک ہوا! اور اگر پاکستان کو رکھنا ہے تو پھر ہماری سوچ ایک ہو گی چاہے اپوزیشن ہو یا گورنمنٹ ایک ہی سوچ رکھیں گے تو یہ ملک بچے گا اگر ہماری سوچ کو سیاست کے لئے بھی ٹکڑے ٹکڑے کرنا ہے تو یہ بھی سامنے ہے میں یہ آپ سے عرض کروں گا۔۔۔

**Malik Muhammad Qasim:** Point of Order. Sir, the Govern-
ent would like to accept this and we would like to discuss
ho is responsible for the break of Pakistan.

**Mr. President Officer:** It is another issue. Let us not
o into other issues.

نوابزادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی: میں عرض کرتا ہوں جناب کہ سیاسی پارٹیاں موجود ہیں پیپلز پارٹی بھی ہے دوسری پارٹیاں بھی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ وزیر موصوف چونکہ نوجوان بھی ہے اور سیاسی پارٹی کا ایک متحرک رکن بھی

[Nawabzada Jehamgir Shah Jogezai]

ہے ہمیں پتہ ہے کہ کشمیر میں پیپلز پارٹی ہے مگر اس پارٹی کے اندر رہتے ہوئے ایسی باتیں نہیں کہنی چاہئیں۔ جس سے پاکستان کے اوپر کوئی حرف آئے یا اسے نقصان پہنچے۔ یہ مسئلہ دو باتوں کا نہیں ہے ہمیں اس واقعہ کو یکجہتی سے pursue کرنا چاہیئے اور جو جو اس میں ملوث ہے اسکو سزا دینی چاہئیے اور آئندہ کے لئے سب کو سمجھ آنی چاہیئے کہ ہم ہر پلیٹ فارم کو پاکستان کے لیے استعمال کریں پاکستان کو اپنی پارٹی کے لیے تباہ نہ کریں میرا یہ وہم وگمان سمجھیں لیکن الیٹ پاکستان کو الگ پیپلز پارٹی نے کیا ہے اور آج کشمیر کو بھی یہ پیپلز پارٹی دے رہی ہے اگر مجھے یہ شک نہ ہوتا تو میں یقیناً ان کے بعض اصولوں پہ ان کا ساتھ دیتا مجھے یہ بھی یقین ہے کہ پاکستان اور ہندوستان کے درمیان شملہ سمجھوتے میں یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ جو تمہارے پاس ہے وہ تمہارا ہے اور جو ہمارے پاس ہے وہ ہمارا ہے آئندہ اس کو لٹکائے رکھیں تاکہ لوگوں کو پتہ نہ چل سکے یہ بات صاف کر دیں تاکہ ہمارے ذہن صاف ہو جائیں اور حقیقت کو قوم کے سامنے رکھ دیں۔ پاکستان کا دشمن ہمارا دشمن ہے شکریہ!

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: وزیر صاحب آپ مزید بولنا چاہتے ہیں گیلانی صاحب کے بیان کے علاوہ؟

(Interruption)

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جناب چیئرمین! technically وہ چار نکتے جو ہیں اس کے basic concern کے۔ جن کی بنا پر میں نے oppose کیا تھا۔ وہ statement دے چکے ہیں انہیں آپ رولز آف پروسیجر کی دفعات یاد کرایا کریں تاکہ یہ پڑھ لیا کریں یہ aspersions کہلاتے ہیں۔ ابھی یہ بہت ساری تقریریں فرما رہے تھے۔

ڈاکٹر نور جہاں پانیزئی: پوائنٹ آف آرڈر۔ وفاقی وزیر صاحب نے بڑی اچھی statement دی ہے افتخار گیلانی صاحب کے بعد میرے خیال میں دوسرے کو chance دے کر وہ impression نہ خراب کریں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جناب چیئرمین! معترضہ کا تو کام یہی ہے میں ان کا مشکور

ہوں وہ بہت ساری خوبصورت باتیں کرتی ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: admissibility پر آپ بات کریں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: technically جیسا کہ انہوں نے کہا چونکہ بہت
سارے معزز سینیٹرز کا یہ خیال ہے کہ یہ admit ہونی چاہیے اور اس پر
بحث ہونی چاہیے تو اس کے چند پہلو آپ کے گوش گزار کرنا بہت ضروری ہے ایک
بات تو ہے یہ دو adjournment motion notice آئے اور ان کی clubbing
کی گئی ہے قاضی صاحب کا علیحدہ متن ہے، چوہدری صاحب کا علیحدہ متن ہے لہذا
basically رول ۵۷ کا آپ مطالعہ کریں تو محسوس ہوگا کہ اس میں

(a) it shall raise an issue of urgent public importance;

(b) it shall relate substantially to one definite issue;

یہ بڑی قابل غور بات ہے اور ہمیں دیکھنا ہوگا کہ جو مسئلہ زیر بحث ہے کیا یہ ایک مسئلہ
ہے یا ایک سے زائد ہیں میں مشکور ہوں کہ آنریبل سینیٹر چوہدری صاحب نے بڑی فصاحت
و بلاغت سے کہا ہے کہ یہ کشمیر سے یا اس سے تعلق نہیں رکھتا بلکہ ایک آنریبل منسٹر سے متعلقہ
ہے جس نے بیان دیا ہے۔ بات سمجھنے کی ہے دوسری قاضی صاحب کی بات اور ہے۔
اور یہ ایک issue نہیں بنتا۔ بنیادی طور پر اب اس کے بارے میں ایک کتاب
ہے Author جس کا Practice and Procedure of Indian Parliament
Page 468 - Matter must be definite اگر ملاحظہ کریں تو S.S.More

**Akhunzada Behrawar Saeed:** Why he is so frequent in relying on Indian Parliament, why not ours? Is he ashamed of ours?

**Dr. Sher Afgan Khan Niazi:** That is why we did not go for parliamentary democracy. That I explain. We deviated from the true path which was assigned to us. We went to the dictorial regime and dictators ruled this country, that is why we couldn't create the precedence and we pray for that. No doubt it is a matter of shame but we should feel it our responsibility that most of us have been supporting dictorial regimes and Martial Laws, that is why we couldn't create good precedents.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ہمارے رولز بڑے واضح ہیں، ان کے مطابق بات کریں۔

*(Interruption)*

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم said it like that.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ کو admissibility پر ٹائم دیا ہے اس پر بات کریں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: انہوں نے فرمایا تھا کہ علم کے لیے اگر چین جانا پڑے تو جاؤ اس وقت چین میں مسلمانوں کی academies نہیں تھیں تو بات یہ ہے کہ matter must be definite. اب اس پر یہ ہے۔

Matter raised in the motion must be definite i.e. single specific matter. The motion must, therefore, refer to a single specific matter. The motion must not deal with more than one subject.

اب آپ کی attention divert کرانا چاہتا ہوں میں اس میں more than one issues یا matters ہیں پہلی بات۔ اب دوسرا اس کا یہ ہے کہ

very important nature it should have.

قاضی عبداللطیف: پوائنٹ آف آرڈر۔ میں آپ کی وساطت سے وزیر صاحب سے گزارش کروں گا کہ یہ تحریکیں ہماری علیحدہ علیحدہ ہیں ہم نے مستقل طور پر علیحدہ علیحدہ دی تھیں یہ نہیں ہے کہ ہم نے ایک ہی تحریک پر دستخط کیے ہیں۔ میری تحریک علیحدہ ہے ان کی تحریک علیحدہ ہے اور ان میں ایک ہی بات ہے۔ رولز میں علیحدہ ہوں گی۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جناب والا! یہ club ہو گئی تھیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: اور درخواست بھی آپ ہی نے کی تھی کہ club کی جائیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: اس وقت انہیں سمجھنا چاہئیے تھا کہ۔

If I said it like that, they should have understood

technically, that will become inadmissible. That is their duty to do that. My duty was to get it clubbed. That was my duty, if they don't know the parliamentary tactics, they must learn. The second point is that the matter must be urgent.

ڈاکٹر نور جہان پانیزئی: پوائنٹ آف آرڈر سر۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: اب دو پہلو رہ جاتے ہیں۔ یہ قابل غور ہے، آپ سنیں گے تو مسئلہ حل ہو جائے گا اب urgency کا touch stone کیا ہے ہمارے پاس اس کے تین precedence ہیں اور

Speaker Mavlankar has laid down the test of urgency in the following words.

یہ ۶۸۴ صفحہ نمبر ہے

"The test of urgency visualised in respect of an adjournment motion is best expressed in the old dictum of Mr. Speaker Peel in the House of Common. He said, "what I think was contemplated was the occurrence of sudden emergency......"

اب یہاں ایک لفظ استعمال ہوا ہے۔ Occurence

Has such a thing has happened?

کہ آزاد کشمیر کے صدر کے پیر نکل آئے ہیں چیونٹی کی طرح نہیں۔

So, the question is this. Nothing has happened so far.

یا دوسری بات جو یہ فرما رہے تھے کہ کیا Caretaker گورنمنٹ قائم کر دی گئی ہے Occurrence has happened, it has not میں آگے چلتا ہوں آپ پر زیادہ واضح ہو جائے گا کہ

What is there:

".......occurrence of some sudden emergency, either in home or foreign affairs. The crucial test always is whether the question proposed to be raised has arisen suddenly......."

یہ تو کافی دنوں سے بحث و مباحثہ ہو رہا ہے بیانات آ رہے ہیں۔ باتیں ہو رہی ہیں

[Dr. Sher Afgan Khan Niazi]

"........suddenly and created an emergent situation of such a character that there is ~~prima facie~~ case of urgency and the House must, therefore, leave aside all other business and take up the consideration of the urgent matter at the appointed hour. The urgency must be of such a character that the matter really brooks no delay......."

It means there is no delay, condonation of the delay can't be done on a point that something has happened very abnormal.

تو اب کیا ہے۔

"..... and should be discussed on the same day that notice has been given."

I can give so many precedents. اب بات یہ ہے کہ اس کے یہ جواب ایک اور ہے

Ruling out two motions on May 17, 1952 Speaker Mavlankar explained how importance is judged.

کہ اب اس میں importance کا جو عنصر شامل ہے urgency، کا جو مسئلہ اس
کے ساتھ admix ہے وہ ہم کیسے take out کرتے ہیں dug out کرتے ہیں کہ
ایک happening ہو گئی ہے کہ وہ واقعی urgent ہے کہ اس کو لیا جائے۔ اب یہ بہت
واضح مثال انہوں نے دی ہے۔ وہ یہ ہے۔

"The only question, therefore, to my mind is whether such rioting ...

which happened in certain areas in which many of the people were killed, injured, there was lawlessness in Delhi and what he said is:

"..... whether such rioting or tension as is stated to have taken place is a fit subject, ....."

وہ یہ کہتا ہے کہ یہ ہمیں تسلی کرنی ہو گی کہ rioting اس قسم کی tension
کا fit subject ہے یا نہیں تو آگے کہتا ہے۔

" ...... looking at the background and the nature of the fusiness before the House ......."

اس کی background کو دیکھنا ہوگا اور

" ..... nature of the business before the House, to take notice of in the form of an adjournment motion ......."

آگے وہ کہتا ہے۔

" ..... I am not, therefore, inclined to treat this as a matter of public importance from that point of view. Of course the matter of importance is always a relative question and we have to look at the importance of an incidence like ......."

ابھی تو کچھ بھی نہیں ہوا یہاں پر یہ کہا جا رہا ہے کہ لایا جائے یہ ہو گیا وہ ہو گیا۔
یہ ایک بیان دیا بعد بیان دینے کے بعد انہوں نے nothing has happened so
کہا کہ میں نے دیا ہے اور اس میں occurrence نہیں ہے۔
to state something is not an accurrence.

Mr. Presiding Officer: Dr. Bisharat Elahi Sahib.

ڈاکٹر بشارت الٰہی: پوائنٹ آف آرڈر سر۔ یہ جو منسٹر صاحب اتنی لمبی تقریر کر رہے ہیں:
against the admission of the motion, does he mean to
ay,
کہ جب آزاد کشمیر کی حکومت ٹوٹ جائے جب انڈیا کا وہاں تسلط ہو جائے
جب یہ سارا کچھ ہو جائے اس کے بعد ہم اسے تحریک التوا کے طور پر یہاں ڈسکس
کریں گے؟ He is talking out of context.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جناب چیئرمین! بات سمجھنے کی ہے۔ اگر سمجھ میں نہ آئے
تو میں معذرت خواہ ہوں۔ کسی چیز کے واقع ہونے کے بعد عمومی طور پہ یہاں یہ لایا جاتا
ہے۔ And it is the law that if something happened.
جہاں تک انڈین قبضے کا ان کے ذہن میں ہے ہماری گورنمنٹ اور پاکستان کے
عوام پوری طرح اس کے لئے اپنی جانیں دینے کے لئے تیار ہیں اور انشاءاللہ میں

[Dr. Sher Afgan Khan Niazi]

یقین سے کہتا ہوں کہ یہ واقعہ کبھی نہیں ہوگا جہاں تک اس کی بات ہے آگے تھوڑا سا رہتا ہے وہ میں پڑھ دیتا ہوں

Inspite of the efforts those who say and claim much they do nothing.

"..... question and we have to look at the importance of an incident like that in the background of the entire administration of the country. I am not inclined to give my consent in this motion on this sole ground."

جناب چیئرمین بات یہ ہے کہ اگر administration entire government of the country is shaken, if something happens practically then it is known as occurrence and of urgent public importance, therefore, this very motion brought before this honourable House is hit by Rule 75 (1) Sub-rule (a) and (b). I will humbly request the honourable Chair that it may kindly be ruled out of order.

جناب محمد طارق چوہدری: ruling دینے سے پہلے ذرا کھیتران صاحب کی بات سن لیں۔

میر باز محمد خان کھیتران: جناب والا! اس پر ہمارے وزیر قانون نے بڑے اچھے طریقے سے بات کی ہے اور ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی نے بھی بات کر لی ہے تو اس پر میں تھوڑی سی گزارش کروں گا کہ طارق چوہدری صاحب نے بات کی تھی کہ سپریم کورٹ کے جج کے بیان کا، حوالہ بھی یہاں پر ہے، میں اس بات پر یہ جواب دوں گا کہ سپریم کورٹ کے جج کے بارے میں ۲۵ ستمبر ۱۹۸۹ کو جو یہ بیان دیا گیا ہے کہ ۲۵ ستمبر کو بلا کر کے آزاد کشمیر کے چیف جسٹس کو، آزاد کشمیر سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ کے ججز کو کس نے تبدیل کیا، کیسے تبدیل کیا، کس طرح تبدیل کیا یہ آزاد کشمیر کے صدر کا اختیار ہے ہم صرف ان ججز کی تقرری کرتے ہیں، پوسٹنگ وہی کرتے ہیں جج کو تبدیل کرنے کے اختیار کو حکومت ہائی کورٹ آف آزاد کشمیر نے ۱۹۷۸ میں غیر قانونی قرار دیا ہوا ہے اب ان کو خطرہ تھا کہ کہیں سپریم کورٹ میں ریفرنس

پاکستان گورنمنٹ ہمارے خلاف پیش کرے اور ان ججز پر شاید ان کو شبہ تھا کیوں کہ میں بھی انگلینڈ گیا ہوا تھا اور بد قسمتی سے وہ جج صاحب بھی انگلینڈ میں چھٹیوں پر تھے۔ اس وجہ سے ان کو بلا کر اسی خوف سے فوری طور پر تبدیل کر دیا گیا اس کے علاوہ زہری صاحب اب اس وقت تشریف نہیں رکھتے، یہ تحریک تھی سردار قیوم کے بارے میں اور میرے بیان کے بارے میں۔۔۔۔

قاضی عبداللطیف: پوائنٹ آف آرڈر، جناب یہ تو اس کے admit ہونے کے لیے بطور دلیل نہیں ہے یہ بیان تو اگر یہ ہاؤس کے اندر بحث کے لیئے آجائے اس وقت یہ ارشادات فرمائیں گے تو میرے خیال میں مناسب ہوگا۔

میر باز محمد خان کھیتران: اور دوسری بات یہ ہے جی کہ اس پر میرے دوست نبی بخش زہری صاحب، افسوس کے ساتھ کہوں گا میرا دوست چلا گیا ہے انہوں نے کہا ہے کہاں لورالائی اور کہاں آزاد کشمیر کی وزارت اور کہتے ہیں کہ میں نے جا کر وزیر اعظم سے کہا کہ ان کو آزاد کشمیر کی وزارت کے علاوہ کوئی اور وزارت دیں میری موجودگی میں زہری صاحب آئے اور میں ہی ان کو لے گیا تھا اور ان سے پوچھیں کہ آپ نے کتنی پچھلی یادگار تصاویر مسٹر بھٹو کی لا کر کے پیش کیں کہ مجھے خدا کے لیئے منسٹر آف سٹیٹ بنا دو کہیں بھی اگر بنانا ہے اور میں کہتا ہوں کہ وہ نبی بخش زہری صاحب اپنی ماربل کے ٹھیکوں کے اپنی کانوں کی یونین کے صدر ہی الیکشن جیت کر ایک دفعہ بن جائیں تو میں ادھر سے ایم این اے شپ سے چلا جاؤں گا۔

Mr. Presiding Officer: No personal remarks please.

میر باز محمد خان کھیتران: اس طرح سے ہم اس تحریک کی مخالفت کرتے ہیں جو پاکستان کے اس ایوان بالا میں سردار قیوم کو ڈسکس کرنے کے بارے میں ہے اس سے پہلے کبھی یہ روایت نہیں رہی ہے پہلے بھی ہمیشہ اگر اس طرح کی کوئی تحریک پیش ہوئی ہے تو مسترد کی گئی ہے اور اس روایت کو برقرار رکھتے ہوئے اس تحریک کو بحث کے لیئے ایڈمٹ نہ کیا جائے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: طارق چوہدری صاحب۔

جناب محمد طارق چوہدری: محترم چیئرمین! یہ recent occurrence کے بارے میں ہمارے محترم ڈاکٹر شیر افگن خان صاحب نے بڑی ہی دلچسپ باتیں کی ہیں مثلاً ابھی پانچ منٹ پہلے مجھے تحریری طور پر یہ اطلاع دی گئی ہے (***] یہ مجھے اطلاع دی گئی ہے اب اگر یہ بات میں تحریک التواء کے ذریعے لانا چاہوں ٹھیک ہے جی، یہ بات جی ابھی میرے نوٹس میں پانچ منٹ پہلے آئی ہے (***] یہ بات اگر میں تحریک التوا کے ذریعے لانا چاہوں تو ابھی میں باہر جا کر اس کے لیے نوٹس دوں گا اور پھر یہ نوٹس اپنے عمل سے گزرتا ہوا آپ کے پاس آئے گا پھر آپ مجھے اجازت دیں گے اور یہ نوٹس آپ تک آتے آتے دو چار دس دن پتہ نہیں کتنے دن لگیں اس لیے ان کا recent occurrence کا عجیب تصور ہے کہ اس وقت ہمارا اجلاس ہی نہیں ہو رہا تھا ہم نے پہلی فرصت میں اس کا نوٹس دے دیا اب یہ نوٹس process میں ہوتے ہوتے آپ تک پہنچا پھر یہ بات کہ یہ دو issues ہیں۔ جناب میرا الگ issue ہے، ڈاکٹر نور جہاں پانیزئی کا وہی issue ہے اور محترم قاضی صاحب کا الگ issue ہے جس کا نوٹس بھی الگ دیا گیا ہے تحریک بھی الگ ہے، "چیئر" کی اجازت سے اس کو ایک جگہ کر دیا گیا اب یہ اپنی طرف سے camera trick کھیل رہے ہیں یعنی یہاں پر camera trick نہیں چلتے، چیئرمین نے اجازت دی دو الگ الگ تحریکوں کو وقت بچانے کے لئے Club کیا تا کہ دلائل ایک ہی دفعہ سن لیے جائیں تو یہ جناب اپنی طرف سے بڑے ہوشیار بنتے ہیں camera trick کھیلا جی ہم نے چیئرمین کو یعنی "چیئر" کو یہ کیا بنانا چاہ رہے ہیں خدا ان کے انداز کا تصور کیجئے اور اس کے علاوہ یہ تو تھی اس بارے میں کہ یہ بالکل ایک issue ہے بالکل ٹھیک وقت پر دیا گیا ہے اور اس کا آزاد کشمیر کے صدر کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے مرکزی حکومت کے وزیر کے لہجے کو ہم زیر بحث لانا چاہتے ہیں اور پاکستان کے اندر یہ منفی طور پر

*** Expunged by the order of the Presiding Officer.

اثر انداز ہوتا ہے یہ تو جناب ہماری گزارش تھی اور اس کے بعد میں ایک چھوٹی سی گزارش محترم ملک قاسم صاحب کی تجویز کے بارے میں کرنا چاہتا ہوں کہ ملک صاحب پیدائشی مسلم لیگی ہیں ماشاءاللہ اور اب بھی وہاں مسلم لیگی کی حیثیت سے بیٹھے ہیں ہمیں خوشی ہے کہ جو سازشیں ہم یہاں بیٹھ کر بے نقاب کر رہے ہیں وہ سازشیں یہ اندر بیٹھ کر وہاں سے پکڑ رہے ہیں اس بات کی مجھے خوشی ہے لہٰذا ان کی تجویز کو منظور کیا جائے تاکہ اندر کی معلومات جو وہ ہمیں فراہم کر سکیں ان کی نسبت سے ہم یہ ثابت کر سکیں کہ واقعی کچھ سازشیں پروان چڑھ رہی ہیں۔

Mr. Aitzaz Ahsan: On a point of order.

جو فاضل ممبر نے بات کی ہے فاضل وزیر کے متعلق رول ۲۲۲ دیکھیں جناب
It clearly comes under defamatory statement.
یہ میں عرض کروں گا کہ یہ expunge کیا جائے اگر فاضل ممبر کو یہ کہنا ہو تو اس ہاؤس کے فلور پر ایسی بات نہ کہیں ہاؤس کا ایک وقار ہے باہر کہیں تو کوئی دوسرا شخص اس پر ایکشن بھی لے سکتا ہے بہتر یہ ہے کہ ایسی بات کسی ایک ایسے شخص کے بارے میں جو شخص آئین کے تحت یہاں بیٹھا ہے نہ کہی جائے یہ یہاں تصور کیا جاتا ہے کہ وزراء چونکہ اس ایوان کے ممبر نہیں ہیں اس لئے ان کا یہ خیال ہے وہ by leave or by courtesy یہاں بیٹھے ہیں۔

Under the Constitution the Ministers are here. Under Article 57 they are performing their constitutional duty and they have a right to be present in the House and to participate in the proceedings. I request that under Rule 232 all that the learned member has said concerning those FIRs whatever they may be alleged FIRs in whatever district be expunged from the proceedings of this House.

Syed Abbas Shah: I support that this accusation be expunged from the record.

Mr. Presiding Officer: The point of order is up held The remarks are expunged.

(*Interruption*)

جناب محمد طارق چوہدری : جو بات میں نے یہاں عرض کی وہ میں نے ذمہ داری کے ساتھ کہی ہے اور یہ درست بات ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : اسے فلور پر لانے کا کوئی اور طریقہ ہے۔

جناب محمد طارق چوہدری : دوسری بات جناب والا! یہ ہے کہ نہ ہم نے ان کو اجنبی قرار دیا نہ دوسرے ہاؤس کا قرار دیا، یہ بالکل غیر متعلقہ ہے، پتہ نہیں ہمارے سمجھدار وزیر کس طرح بات کر رہے ہیں۔

قاضی عبداللطیف : جناب والا! میں ڈاکٹر صاحب کی تشریحات کے متعلق ایک دو گزارشات کروں گا اگر آپ اجازت دیں تو یہ جو ان کا وزیر امور کشمیر کا بیان آیا ہے وہ میں پڑھ کر سنا دوں۔ کہ انہوں نے جو اس وقت تشریح کی ہے اس کا حاصل کیا ہے اور جو اخبار میں ان کا بیان آیا ہے اس کی تشریح کیا ہے، ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ یہ واقعہ ابھی تک ہوا نہیں ہے لہذا اس کو زیر بحث نہیں لایا جا سکتا۔ پرسوں آپ یہاں موجود تھے کہ ہمارے وزیر اطلاعات صاحب نے ارشاد فرمایا تھا اس کتاب کے متعلق جو بے نظیر کی کتاب شائع ہو چکی تھی اور اس کے متعلق آرڈر دیا گیا تھا اور وہ فروخت ہو گئی تھی اور اداروں نے لے لی تھی تو اس وقت وہ فرما رہے تھے کہ اب وہ واقعہ ہو چکا ہے رقم بھی ادا کی جا چکی ہے لہذا اب اس پر بحث کرنے کا کیا فائدہ۔ جو واقعہ ہو جاتا ہے اس کے متعلق کہتے ہیں اب تو یہ ہو گیا ہے لہذا اس پر بات کرنے کی کیا ضرورت ہے اور جو ابھی تک کرنے کا ارادہ ہے اس کے متعلق کہتے ہیں کہ ابھی وقوع پذیر نہیں ہوا۔ جہاں تک متعدد issues اور نکات کا تعلق ہے تو یہ عجیب قصہ ہے اگر فساد ہو جاتا ہے اور اس میں دس پندرہ آدمی مارے جاتے ہیں اور اس پر اگر ہم تحریک پیش کرتے ہیں تو ڈاکٹر صاحب فرمائیں گے کہ اس کے اندر تو پندرہ آدمی مارے گئے یہ تو پندرہ کیس ہو گئے ہیں اور ۱۵ نکات ہو گئے ہیں لہذا ایک واقعہ نہیں ہے ان کی آخری تشریحات ایسی تشریحات ہیں کہ میرا خیال ہے کسی بڑے سے

بڑے اٹارنی جنرل کے ذہن میں بھی نہیں آئیں گی اور وہ بھی اس پر کہے گا کہ خدا کے لیے یہ ایسی تشریحات ہیں کہ جو بنانے والے کے ذہن میں بھی نہیں تھیں لہذا جناب والا! میں گزارش کروں گا کہ اس کو admit کیا جائے اور اگر آپ ضرورت سمجھیں تو میں ان کا بیان پڑھ کر سنا سکتا ہوں۔ یہ میرے پاس ہے۔

**Mr. Presiding Officer:** The discussion is now closed. Senators Tariq Chaudhary and Dr. Noor Jehan Panezai on 30th August moved an adjournment motion referring to a statement of the Minister of Kashmir Affairs about the President of Azad Kashmir and said that this particular statement amounts to a threat from the Government of Pakistan to the Government of Azad Kashmir.

Qazi Abdul Latif, in his adjournment motion dated 25th September, 1989, moved a similar motion referring to another statement of the Minister of Kashmir Affairs about the likely change in establishment of an interim government in Azad Kashmir and pointed out that since Azad Kashmir is a very sensitive area and sensitive subject and a government has already been established there according to their own rules and Constitution and, therefore, the statement also amounts to an unfortunate interference in that government.

The Chairman decided to club the motions because they were dealt with similar subjects and the basic subject was the policy of the Kashmir Affairs Division in relation to the Azad Kashmir in the light of the statement made by the Minister concerned. The Senate in its earlier discussion decided to invite the Minister himself to clarify his position. In a statement, he justified the statement, that the statement made was in his capacity, as the representative of his party and used language which was also confirmed by his earlier attitude and reactions of the President of Azad Kashmir. The arguments made have been very extensive. The basic issue that does emerge is that for whatever reasons the present policy of the Kashmir Affairs Division vis-a-vis the Azad Kashmir Government does show certain strains, certain tensions which, in the light of the sensitivity of the Kashmir issue, is somewhat unfortunate although the Justice Minister pointed out that the matter has been brought to the notice

[Mr. Presiding Officer]

of the President and he made reactions in this matter that the Senate as the Upper House cannot relinquish its responsibility in taking note of the present strains in the Kashmir Affairs Division and the Azad Kashmir Government, I, therefore, hold the motion in order under Rule 77. But taking note of the Justice Minister's statement that the subject could come up with sensitive issues, I would propose under Rule 224, if the Leader of the House agrees, that the discussion on this subject should be held in the sitting of the Senate in camera.

*(Interruption)*

**Mr. Presiding Officer:** I am going to do that.

Now, under Rule 77, I ask for the Member has leave of the Senate to move the motion. Those in favour may rise, in their seats.

*(Interruption)*

**Mr. Presiding Officer:** Under Rule 77, if the motion is held in order the Chairman has to ask for leave of the Senate to allow the Members to move the motion.

Mr. Ahmedmian Soomro on point of order.

**Mr. Ahmedmain Soomro:** If there is no objection it does not arise.

**Mr. Presiding Officer:** If objection is taken.

**Mr. Ahmedmain Soomro:** That is what I have said.

**Mr. Presiding Officer:** No. Rule 77 says:

"(1) If the Chairman is of the opinion that the matter proposed to be discussed is in order, he shall ask whether the member has the leave of the Senate to move the motion and, if objection is taken, he shall request such of the members as may be in favour of leave being granted to rise in their seats".

So, those in favour of leave being granted should rise.

(Many Members stood up in their seats)

*(Interruption)*

**Mr. Presiding Officer:** Are you in favour of the motion or not?

*(Interruption)*

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: یہ تو زبردستی ہوئی ناں۔

*(Interruption)*

**Dr. Sher Afgan Khan Niazi:** They were not rising and you were proposing on the floor, canvassing on the floor.

*(Interruption)*

**Mr. Presiding Officer:** Leave is granted and the date and time will be fixed for the discussion of this motion.

*(Interruption)*

**Mr. Presiding Officer:** Can we move on to the next Item No.3?

جناب اعجاز علی خان جتوئی: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب کافی دن ہوئے ہم نے ایک تحریک التواء پیش کی تھی۔ حیدرآباد اور کراچی پر چوہدری صاحب کی موشن تھی اور میں نے بھی موشن move کی تھی جناب وہ روز لسٹ پر آتا ہے اور روز رہ جاتا ہے It is a very important motion, Sir.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آئٹم ۱۵ جو ہے اس پر آتے ہیں کیونکہ بزنس کافی ہے۔ adjournment motions are listed. Which of them should be given priority? We will discuss that.

جناب اعجاز علی خان جتوئی: لوگوں کی زندگی کا مسئلہ ہے یہاں پر لوگ

[Mr. Aijaz Khan Jatoi]

مارے گئے ہیں۔

**جناب پریذائیڈنگ آفیسر:** ابھی formal business ہو لینے دیں یہ جو آئیٹم، 3-4-5 ہیں آئیٹم 3۔

**اخونزادہ بہرہ ور سعید:** میری ایک ایڈجرنمنٹ موشن ہے۔

**جناب پریذائیڈنگ آفیسر:** ایک ایڈجرنمنٹ موشن admit ہو جائے تو اور پھر نہیں آتے۔

## THE BANKING COMPANIES (SECOND AMENDENT) ORDINANCE, 1989 — LAID

**Mr. Ehsan-ul-Haque Piracha:** Item No.3, I beg to lay before the Senate the Banking Companies (Second Amendment) Ordinance, 1989 (XII of 1989), as required by clause (2) of Article 89 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan.

**Mr. Presiding Officer:** The Minister of State for Finance has laid on the Table of the House on behalf of Minister for Parliamentary Affairs, the Banking Companies Ordinance, 1989, as required by clause (2) of the Article 89 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan.

**Mr. Ahmedmain Soomro:** Mr. Chairman, Sir, have you noticed that this House should do disapprove the Banking Companies (Second Amendment) Ordinance, 1989.

**Mr. Presiding Officer:** I think, you will have to move this in the form of a resolution, under Article 132 .

Yes, please Item No.4.

## AUDIT REPORTS OF THE CENTRAL ZAKAT FUND — LAID.

**Mr. Ehsan-ul-Haque Piracha:** Item No.4, Sir, I beg to lay before the Senate copies of Audit Reports of the Central Zakat Fund for the Zakat Year, 1406-07 A.H., as required by section 11(4) of Zakat and Ushr Ordinance, 1980.

**Mr. Presiding Officer:** The Audit reports have been laid before the House.

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی: جناب چیئرمین! اگر مناسب سمجھیں تو پہلے چھ سات آٹھ اور نو آئٹم لے لیں اس کے بعد اگر کوئی discussion چلانا چاہتے ہیں تو وہ ہوتی رہے گی کم از کم یہ introduce ہو جائیں۔ ہوتی صاحب سے بات ہوئی ہے

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: کونسا آئٹم۔

**Dr. Sher Afgan Khan Niazi:** Item No.6,7,8 and 9.

**Mr. Ahmedmian Soomro:** What has happened about Item No.6.

*(Interruption)*

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ ایسا کریں کہ آئٹم نمبر 6 کو introduce کر دیں اگر اس کو کسی نے oppose کیا تو پھر اس کو postpone کرنا پڑے گا اگر نہیں کیا تو we can take it up. Introduce it, please.

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی: ہوتی صاحب سے یہ بات ہوئی تھی کہ یہ non-controversial Bills ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: اگر کسی نے object نہیں کیا تو ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی: آپ پوچھ لیں۔ ہوتی صاحب سے بات ہوئی تھی۔

**Mr. Presiding Officer:** This is item No.6 - Bill to Repeal Martial Law Regulation No.60.

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی: یہ introduce کرانا ہے۔

**Mr. Ahmedmian Soomro:** It is not 'introduction'. It says, "taken into consideration". So, it is not introduction.

*(Interruption)*

**Mr. Presiding Officer:** Since it is a Bill which has been passed by the National Assembly it is being introduced so that it comes on the Table of the House.

**Mr. Ahmedmian Soomro:** Sir, the Bills which come to us from the National Assembly, first a notice is given by the Minister concerned, then it is to be taken into consider-

[Mr. Ahmedmian Soomro]

ation where the Members can ask for its being referred to the Standing Committee or otherwise and then it is passed.

*(Interruption)*

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: اس کا نوٹس تو دیا جا چکا ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جی ہاں، سب کچھ آچکا ہے لیکن اگر consideration کے لیے بل پیش کرنے دیں تو پھر اسے passage کے لیے پیش کیا جائے گا۔ اور پھر اس پر 3rd reading ہو گی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: پہلے 1st reading کے لیے آپ اسے introduce تو کریں اس کے بعد دیکھیں گے۔ What is the reaction.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جناب والا! اس سلسلے میں عرض یہ ہے کہ ہمیں تو ایسا کرنے میں کوئی قباحت نہیں ہے، بات کرنے کی یہ ہے، کہ ہاؤس کے معزز اراکین چاہتے ہیں کہ اس سیشن کو جلدی prorogue کر دیا جائے، اگر یہ بل آسانی سے process ہو جائے تو یہ اجلاس جلدی سے prorogue ہو سکتا ہے۔ تو اس بنیاد پر ہوتی صاحب سے بات ہوئی تھی، میں عرض کرتا ہوں کہ ایک ایسا بل ہے کہ جو بہت مختصر وقت میں پاس ہو سکتا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ پہلے move تو کریں۔

**THE MARTIAL REGULATION NO. 60 (REPEAL) BILL, 1989.**

**Dr. Sher Afgan Khan Niazi:** Sir, I beg to move:

> "That the Bill to Repeal Martial Law Regulation No.60 [The Martial Law Regulation No.60 (Repeal) Bill, 1989], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.".

**Mr. Ahmedmain Soomro:** Sir, I oppose it but I would like to make a statement.

**Mr. Presiding Officer:** The motion before the House is:

"That the Bill to repeal Martial law Regulation No.60 [The Martial law Regulation No. 60 (Repeal) Bill, 1989], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

*(The motion was carried)*

**Press** 'Repeat as at 'A' above'.

**Mr. Ahmedmian Soomro:** I oppose it but actually I do not want to oppose the Bill as such but I would like before withdrawing my objection to point out to them one or two things and that is in the Bill itself.

(interruptions)

قاضی عبداللطیف : پوائنٹ آف آرڈر

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی فرمائیے ۔

قاضی عبداللطیف : جناب والا! یہ اردو میں ہمارے پاس نہیں آیا اور اس کے متعلق ہمیں موقع دیا جائے تاکہ ہم اس کا جائزہ لے کر اس پر بحث کر سکیں ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جو انگلش والا ہے، اس کے پیچھے اردو میں بھی ہے البتہ ریگولیشن کی کاپی اردو میں نہیں ہے۔ بل کی ہے ۔ جی سومرو صاحب ۔

**Mr. Ahmedmain Soomro:** Sir, in this I would like to make only one observation about its language. In sub-section (2) they are repealing Martial Law Regulation No.60 regarding educational institutions in Islamabad capital territory. Now there is no need actually in the wording for that, Sir, because Martial Law Regulation No.60 deals only with Islamabad territory. Therefore, it would have been enough to merely say "Martial Law Regulation No.60 is hereby repealed".

Secondly, when the Martial Law Regulation No.60 came, the funds of the unions were all seized. The consequences of this repeal should also have been mentioned as to what happens to those funds. Do they go back to the unions which are revived or is the government forfeiting them. These are the two observations I want to bring to the notice of the honourable Minister otherwise I have no objection in principle.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جناب والا! گزارش یہ ہے کہ یہ تو technical language ہے، جو آنریبل ممبر فرما رہے ہیں، ان کا کہنا بھی وہی ہے۔

[Dr. Sher Afgan Khan Niazi]

اور یہ بھی وہی ہے، تھوڑی سی اگر الفاظ میں کمی ہو گئی ہے تو علیٰحدہ بات ہے مگر اب یہ قومی اسمبلی سے پاس ہو کر آچکا ہے۔ تو استدعا کروں گا کہ اسے لے لیا جائے کیونکہ مطلب simple ہے۔

ایک معزز رکن: اس میں language کی بات ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: نہیں اصل میں اس میں substance کی بات نہیں ہے، ضرورت نہیں ہے، لیکن اگر یہ الفاظ ہوتے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

(مداخلت)

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: آئندہ ایسا نہیں ہوگا۔

**Akhunzada Behrawar Saeed:** We have a right to discuss.

**Mr. Presiding Officer (Mr. Sartaj Aziz):** Of course, you have a right to discuss میں یہی پوچھ رہا ہوں۔ does anybody has any objection because then we will have to fix time for it.

*(interruption)*

**Mr. Presiding Officer:** The issue of funds does not concern with the Bill. It is a point of information that the honourable Member wants to know.

**Mr. Ahmedmian Soomro:** Sir, it is a consequential thing of the repeal. Whenever you repeal a Bill you always mention the consequences. For example, what happens to the pending cases, etc.

**Dr. Sher Afgan Khan Niazi:** In that very context the rules can be made.

*(interruption)*

**Dr. Sher Afgan Khan Niazi:** To accommodate this concept we will have to make certain rules. That is all. We will do that.

**Mr. Presiding Officer:** Are You assuring the honourable Members?

**Dr. Sher Afgan Khan Niazi:** Yes, of course.

**Mr. Ahmedmain Soomro:** Sir, the original Act mentions about the freezing of the funds of all these unions. What is going to happen to those funds?

**Mr. Presiding Officer:** I think when it is repealed these should automatically revert to the unions.

**Mr. Ahmedmian Soomro:** No. No. They have to clarify. After all, Sir, we are making laws. We are the Upper House. We are to see if there are any lapses and here is an obvious lapse that in the original Martial Law Regulation they have seized the funds. Now they are repealing that. So what about those funds? Do they go back to those unions or does the government want to confiscate them? What is the position?

*(interruption )*

**Akhunzada Behrawar Saeed:** They should present before the House the original Act alongwith the proposed amendments.

قاضی عبداللطیف: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی فرمائیے۔

قاضی عبداللطیف: جناب والا! پہلے یہاں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ جو بل یہاں پیش کیا جائے، اس کا اصل مسودہ بھی اس کے ساتھ دیا جائے گا تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ اصل مسودے میں کیا تھا اور یہاں جو ترمیم کی جا رہی ہے اس کا مدعا کیا ہے۔

جناب احمد میاں سومرو: وہ انہوں نے دیا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: اردو میں نہیں دیا ہے۔ کہتے ہیں جی کہ اردو کا مسودہ بھی دیا جائے۔

قاضی عبداللطیف: جی کیا فرمایا آپ نے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: کہتے ہیں کر دیا گیا ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: اس میں جناب چیئرمین! سیکشن ۵ جو ہے۔

[Dr. Sher Afgan Khan Niazi]

ریگولیشن کا،

It says:

"Any person or bank holding any fund or accounts of union shall inform the head of the educational institution concerned to that effect within seven days.

اور اس کے تحت جو چیز ضروری ہوگی وہ regulate ہو سکتی ہے۔ سیکشن ۵ کو دیکھیں، مارشل لا ریگولیشن نمبر ۶۰ ہے

**ایک معزز رکن:** یہ فنڈ کس کو ملے گا؟

**ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی:** وہ repeal ہونے کے بعد جو concerned ادارے ہوں گے، ان کو یہ فنڈ مل جائے گا۔ یونین جو قائم ہو گی۔

Union Fund is a continuous process.

*(interruption )*

**Malik Muhammad Qasim:** It could not be stated within the law that these funds would be released or these funds would be dealt with in this manner. It cannot be because it is a specific regulation or specific provision that the funds would be confiscated and they shall be original ones. Even if that law is finished the funds would not be there. Therefore, they have to bring specific provisions to that effect.

**جناب پریذائیڈنگ آفیسر:** ڈاکٹر صاحب، اس کو آپ دیکھ لیں۔ اگلی دفعہ اسے لے آئیں۔

**ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی:** ٹھیک ہے جی، ۔

**قاضی عبداللطیف:** جناب والا! اصلی جو ایکٹ ہے وہ کہاں ہے۔

**ایک معزز رکن:** یہ ہے۔

**قاضی عبداللطیف:** انگریزی میں ہے اردو میں کہاں ہے؟ یہ فرما رہے ہیں کہ اردو کا ذکر دیا گیا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: اگلی دفعہ۔ قاضی صاحب کو اس کی اردو کی کاپی بھی مہیا کی جائے مارشل لاء ریگولیشن نمبر ۶۰ کی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جلیس جی اگلی دفعہ پہلے ان کو اردو ترجمہ مارشل لاء ریگولیشن نمبر ۶۰ کا مہیا کر دیا جائے

So, this item hase been introduced and it will be taken up.

*(Interruption)*

قاضی عبداللطیف: تو اس سے پہلے ہمیں مہیا کر دیا جائے تاکہ اس کا ہم مطالعہ کر سکیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی ہاں۔ آئٹم نمبر ۸ لیا جائے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جی ہاں جی۔

**THE PAKISTAN INTERNATIONAL AIRLINES CORPORATION (AMENDMENT) BILL, 1989.**

**Mr. Ghulam Sarwar Cheema:** I beg to move :

"the Bill further to amend the Pakistan International Airlines Corporation Act, 1956. [The Pakistan International Airlines Corporation (Amendment) Bill, 1989], as passed by the National Assembly, be taken into consideration."

Thank you, Sir.

**Mr. Presiding Officer:** The motion before us is that:

"the Bill further to amend the Pakistan International Airline corporation Act, 1956. [The Pakistan International Airlines corporation (Amendment) Bill, 1989], as passed by the National Assembly, by taken into consideration."

*(The motion was carried)*

**Press** (Please repeat as at "A" above)

Is there any objection?

**Mr. Muhammad Ali Khan:** Mr. Chairman Sir, actually who have no objection but I would like the Minister to expalin item 3 - Service under the Corporation is hereby declared to be Service of Pakistan, if he would like to enlighten us on this?

**Mr. Ghulam Sarwar Cheema:** I will do that Sir, if you permit me?

**Mr. Presiding Officer:** Do you want to take it up for consideration?

**Mr. Muhammad Ali Khan:** Yes.

**Mr. Ghulam Sarwar Cheema:** It is very brief, just two sentences need to be said, Sir.

**Mr. Presiding Officer:** Please.

**Mr. Ghulam Sarwar Cheema:** Sir, as mentioned on the attached page to this Orders of the Day, the objects, and reasons or the rationale of the Bill is to seek to amend the PIA Act, 1956 (XIX of 1956), with a view to restoring trade union activity in the PIA. Vis-a-vis the objection raised by the learned Member Mr. Hoti, Sir, the actual original Act, of 1956 if it has been seen by any Member it was amended in 1981 through a Martial Law Regulation. The present government intended that we should restore the Act of 1956 as it stood on the 5th of July, 1977. Thereby implying that all the restrictions which were imposed vis-a-vis the trade union activity and the additional power which were given, cohersive powers which were given to the management be taken away. The total intent of the Bill is that it encompasses that the IRO (Industrial Relations Ordinance) be applied to the PIA as it applies to all other such like organizations in the country. Through that amendment of the Matrial Law Regulation to which Mr. Hoti is referring the officers in the PIA were then defined to be considered as civil servants and come under the purview of Civil Services Tribunal Act. Now, we are omitting that section also sub-section (3) which were brought in by virtue of the Material Law regulation and we are bringing everybody under the purview of IRO and a thing which did not apply to the PIA Act in its original form which was inserted thereafter artificially, we are omitting that. No anomaly is being created Sir, in the overall national interest, we are doing away with a wrong. If there is any further clarification, I can provide it right now.

**Mr. Muhammad Ali Khan:** The clerks Sir, also come

under Civil Servants Act and they are permitted to form union. So what is the idea of deleting this because clerks are also civil Servants and they are given this right to form a union?

**Mr. Ghulam Serwar Cheema:** May I, Sir?

**Mr. Presiding Officer:** Just a minute Behrawar Saeed Sahib wants to say something.

**Akhunzada Behrawar Saeed:** Sir, when we start the second reading we have to go through clause by item. The previous Acts which they think were better, and the present one which they are going to delete, be compared whether the version they are giving here is more beneficial in the interest of the union or the previous one. Why should they simply change it? Because they were introduced during Martial Law, therefore, those Regulations should be repealed and the others which were not ostensibly under Martial Law but under dictatorship should be restored. Let us examine them, Sir. This requires scrutiny, examination and discussions Sir, not simply because a Minister is kind enough to say that this is our objective Yes, that will be your objective but this may not be the objective of the nation and we are here to safeguard the objective of the nation.

**Mr. Presiding Officer:** Muhammad Ali Sahib your objection still stands or you think we should take it into consideration?

**Mr. Muhammad Ali Khan:** Sir, as the Senators feel that they should be given time to discuss this, so we could take it up in the next session *Insha allah.*.

**Mr. Presiding Officer:** O.K. Then the Bill stands introduced. We will take up its first reading in the next session.

**Akhunzada Behrawar Saeed:** Sub-sections (3) and (4) are most essential Sir, we want to discuss them.

**Mr. Ghulam Sarwar Cheema:** It is being ruled by the Chair as such.

**Mr. Presiding Officer:** Now we are at 1.30 p.m. and we should take up item 5 We have on the list still eight

[Mr. Presiding Officer]

speakers. Syed Shafqat Hussain Shah, Mr. Ghulam Haider Talpur, Mr. Muhammad Ishaq Baluch, Mian Alam Ali Laleka, Mr. Mahmood Ahmad Minto, Kazi Abdul Latif. Brig. (Rtd.) Abdul Qayyum and Mr. Muhammad Tariq Chaudhary who have to speak on item 5 i.e. the quantum of provincial autonomy.

Mr. Ahmedmian Soomro: Sir, may I through you ask and at least have the pleasure of knowing how long is this House going to continue, what is the programme? We are all just in the dark. Ordinarily it was supposed to be prorogued tomorrow, but we have no idea. Are we being prorogued, or are we to continue? Please don't keep us in the dark llike this.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: کیوں جی منسٹر صاحب کوئی اطلاع ہے آپ کو اس بارے میں؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جناب والا! یہ بات میں سنے کی تھی لیکن صورت حال یہ پیدا ہوگئی ہے تو اب جب تک یہ بل پاس نہیں ہونگے اجلاس جاری رہے گا ابھی تو کچھ دن باقی ہیں۔

**Mr. Aijaz Ali Khan Jatoi:** Point of order, Sir.

I think we are watching 'James Bond', movie. We are always at suspense you know.

کہ ابھی کیا ہوگا؟ ابھی کیا ہوگا؟ یہ بتادیں پورا پروگرام ۔۔۔ تاکہ ہمیں پتہ تو چلے کہ ہمیں کب تک بیٹھنا ہے ۔۔۔

**Dr. Sher Afgan Khan Niazi:** Mr. Chairman, in the better interest of the nation if the House is sitting that is delivering very good thing and it should continue till it consumes its Constitutional days.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میں عرض کرتا ہوں کہ کل اس پر ذرا صحیح معلومات لے آئیں۔

**Akhunzada Behrawar Saeed:** When the Minister Incharge of Sports is here, let the House know when this 'SAVER', is going to close?

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: یہ اس وقت relevant نہیں ہے۔

Now we come to item 5.

**Mr. Ahmedmain Soomro:** What was the reply, Sir?

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: وہ کہتے ہیں جی کہ یہ کب تک continue کرے گا یہ شاید کل تک بتا دیں گے۔

معزز اراکین: جب تک آپ بل پاس نہیں کریں گے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: نہیں یہ ضروری نہیں ہے۔

**Mr. Ahmedmain** Soomro: What a way to treat this House!

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: اچھا اس سے پہلے جتوئی صاحب نے ایک پوائنٹ اٹھایا تھا کہ Item 15 is urgent. اس وقت ہمارے پاس چار موشنز ہیں 12، 13، 14، 15 یہ listed ہیں ایک پروفیسر خورشید کی، دوسری جاوید جبار صاحب کی، تیسری سہراب کھوسو، خورشید احمد، طارق چوہدری اور پھر ان کی ہے تو اس میں پہلی تین جو ہیں وہ تو

Time has overtaken them.

وہ تو بہت پہلے بلکہ پچھلے سال پاس ہوئی تھیں۔ میں محرکین سے بات کر کے ان کو نکال دیں اور اس میں انکی تجویز تھی کہ آئٹم 15 ہے۔

Law and order situation in Hyderabad and Karachi.

وہ ابھی بھی Topical value کی ہے اسکو ترجیح دی جائے تو اس کے مطابق آئندہ سیکریٹریٹ لسٹ کر دے گا۔ اب ہمارے پاس وقت دو تقاریر کے لیے ہے۔

In consultations with the movers. What is the sense of the House? Would you like to hear one or two speeches on item 5 or would you like to adjourn?

قاضی عبداللطیف: پوائنٹ آف آرڈر جناب والا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی فرمائیے۔

قاضی عبداللطیف: اچھا وہ شریعت بل بے چارے کو کیوں نکال دیا گیا ہے جس

[Qazi Abdul Latif]

کے متعلق یہ فیصلہ ہوا تھا کہ آئندہ وہ ہمیشہ کے لیے چلتا رہے گا پرائیویٹ ڈے کے لیے پھر انتظار نہیں ہوگا۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر: اس میں یہ تھا کہ Provincial autonomy کی آئٹم ختم ہو جائے تو پھر۔

قاضی عبداللطیف: ایجنڈے پر تو آنا چاہیے تھا۔ اس کو تو سرے سے ایجنڈے سے ہی نکال دیا گیا ہے۔

(مداخلت)

جناب پریزائیڈنگ آفیسر: وہ جو فیصلہ ہوا تھا اس کو ذرا چیک کریں سیکرٹریٹ سے کہ وہ اس ہفتے کے لیے تھا یا پورے سیشن کے لیے؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جناب وہ پرائیویٹ ممبرز ڈے کی بات ہے اسی دن پر آپ رکھیں۔

قاضی عبداللطیف: یہ ایوان کا فیصلہ تھا۔ یہ ڈاکٹر کا فیصلہ نہیں تھا۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: پرائیویٹ ممبرز ڈے کا تھا۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر: قاضی صاحب بات یہ ہے جب ایک دفعہ یہ آئٹم ختم ہو گیا۔ تو وہ خود بخود آ جائے گا۔

قاضی عبداللطیف۔ میں یہ گزارش کروں کہ بھائی ایجنڈے سے کیوں خارج کر دیا گیا ہے یہ آپ کا سیکرٹریٹ بتائے۔

جناب شاد محمد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔ یہ قاضی صاحب جو بات کہتے ہیں بالکل من وعن ہی تھی یہ آج اگر موقع دیا جائے گا اور اس کو preference دی جائے گی اور سرکاری ایام کے دنوں میں بھی شریعت بل چلے گا اس لیے زیادتی ہو رہی ہے شریعت بل سے۔ پرائیویٹ ممبرز ڈے پر نہیں۔ یہ فیصلہ ہوا ہے اس ایوان کا۔ ریکارڈ چیک کر لیں آپ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جناب چیئرمین! قانون قاعدے سے چلنا چاہیے۔

قاضی عبداللطیف : جناب چیئرمین! لیکن یہ ہے کہ اسے ایجنڈے پر آنا چاہئیے تھا وہ ایجنڈے پر کیوں نہیں آیا؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : ٹھیک ہے۔ اب آج آپ آئٹم ۵ کو take up کرنا چاہتے ہیں یا نہیں؟

(مداخلت)

قاضی عبداللطیف : میں جناب چیئرمین سے بات کر رہا ہوں۔ ڈاکٹر صاحب سے نہیں کر رہا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : قاضی صاحب آپ نے بات ختم کر لی ہے؟

قاضی عبداللطیف : میں نے تو ختم کر لی ہے وہ آئے گا؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : جی ہاں آئے گا۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی : پوائنٹ آف آرڈر۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ Provincial autonomy کا مسئلہ ہے۔ یہ اہم ہے اور کافی چل چکا ہے میرے خیال میں سپیکرز اس پر بول لیں اور اسے wind-up کر دیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : آج کون کون یہاں موجود ہیں؟ شفقت حسین شاہ صاحب ہیں (نہیں ہیں) غلام حیدر تالپور (نہیں ہیں) محمد اسحاق بلوچ۔ عالم علی لالیکا (نہیں ہیں) محمود احمد منٹو صاحب ہیں۔ قاضی لطیف صاحب ہیں بریگیڈیئر قیوم صاحب ہیں۔ طارق چوہدری صاحب نہیں ہیں۔ تین سپیکرز ہیں۔

قاضی عبداللطیف : اس وقت میرا خیال ہے حضرت وقت بہت تھوڑا ہے ہم تو اس وقت میں مشکل کریں گے۔ پونے دو ہو گئے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : ٹھیک ہے جی۔ تو کب ہے جی آئندہ؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : کل صبح Cabinet meeting ہے۔

The House is adjourned to meet again at 10.00 A.M. on Thursday, the 5th of October, 1989.

---

[The House adjourned to meet again at ten of the clock in the morning on Thursday, October 5, 1989].

---

—:0:—